بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 34

شرح چندہ
سالانہ 850روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50پاؤنڈیا
80ڈالرامریکن
یا 60یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

26محرم1444ہجری قمری • 25ظہور1401ہجری شمسی • 25اگست2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیۡنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِہَا وَاٰمَنُوۡۤا ۫ اِنَّ رَبَّکَ مِنۡۢ بَعۡدِہَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○

(اعراف:154)

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے بدیاں کیں پھر اسکے بعد توبہ کر لی اور ایمان لائے ، یقیناً تیرا ربّ اس کے بعد بھی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19اگست 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد)ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

قرآن شریف کو عمدہ طور پر اور خوش الحانی سے پڑھنا یہ بھی ایک اچھی بات ہے مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر کرے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

قرآن شریف کی اصل غرض اور غایت دنیا کو تقویٰ کی تعلیم دینا ہے جس کے ذریعہ وہ ہدایت کے منشاء کو حاصل کر سکے۔ اب اس آیت میں تقویٰ کے تین مراتب کو بیان کیا ہے۔ اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ (البقرۃ:4) لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں مگر طوطے کی طرح سے یونہی بغیر سوچے سمجھے چلے جاتے ہیں۔ جیسے ایک پنڈت اپنی پوتھی کو اندھا دھند پڑھتا جاتا ہے۔ نہ خود کچھ سمجھتا ہے اور نہ سننے والوں کو پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح پر قرآن شریف کی تلاوت کا طریق صرف یہ رہ گیا ہے کہ دو چار سپارے پڑھ لیے اور کچھ معلوم نہیں کہ کیا پڑھا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ سُر لگا کر پڑھ لیا اور ق اور ع کو پورے طور پر ادا کر دیا۔ قرآن شریف کو عمدہ طور پر اور خوش الحانی سے پڑھنا یہ بھی ایک اچھی بات ہے مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اسکے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر کرے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 387، مطبوعہ قادیان 2018)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی سائل کو ردّ نہیں کرتے

(2093) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک عورت بُردہ لے کر آئی، کہا: آپ جانتے ہیں کہ یہ بُردہ کیا ہے؟ تو اُن سے کہا گیا: ہاں، وہ حاشیہ دار چادر ہوتی ہے۔ اُس عورت نے کہا: یا رسول اللہ! مَیں نے یہ اپنے ہاتھ سے بُنی ہے کہ مَیں آپؐ کو پہناؤں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ لے لی۔ آپؐ کو اُس کی ضرورت تھی۔ پھر آپ ہمارے پاس باہر آئے اور وہی (چادر) آپؐ کی تہ بند تھی۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! یہ (چادر) مجھے پہننے کیلئے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: اچھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھوڑی دیر مجلس میں بیٹھے رہے۔ پھر اندر جا کر اُسے تہ کیا اور اُس شخص کے پاس بھیج دی۔ لوگوں نے اُس سے کہا: تو نے اچھا نہیں کیا کہ آپؐ سے یہ مانگ لی۔ تجھے علم ہی ہے کہ آپؐ سائل کو ردّ نہیں کرتے تو اُس شخص نے کہا: بخدا مَیں نے یہ اِسی لئے مانگی کہ وہ میرے لئے کفن ہو، جب مَیں مر جاؤں۔ حضرت سہلؓ نے کہا: تو وہی (چادر) اُس کا کفن ہوئی۔

(بخاری، جلد 4، کتاب البیوع، مطبوعہ 2008ء قادیان)

......☆......☆......☆......

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا میں پڑ کر انسان خدا تعالیٰ سے محبت کر ہی نہیں سکتا

اسلام نے دنیا کو چھوڑنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ دنیا کے کاموں میں حصہ لیتے ہوئے اس کی اصلاح کا حکم دیا ہے

اگر نیکوں کو دنیا سے علیحدہ رکھا جائے تو ظاہر ہے کہ دنیا کی اصلاح کبھی ہو ہی نہیں سکتی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النحل آیت 100 اِنَّہٗ لَیۡسَ لَہٗ سُلۡطٰنٌ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ (ترجمہ: (سچی) بات یقیناً یہی ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اپنے ربّ (کی پناہ) پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ان پر اسکا کوئی تسلط نہیں ہے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا میں پڑ کر انسان خدا تعالیٰ سے محبت کر ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح کی طرف انجیل میں یہ قول منسوب کیا گیا ہے:

(1) ’’اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔‘‘ (متی باب 19 آیت 24)

نیز (2) ’’دولتمندوں کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا کیسا مشکل ہے کیونکہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔‘‘ (لوقا باب 18 آیت 24، 25)

اس خیال کے لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض ہوسکتا تھا کہ دنیا کے متعلق خبریں پڑھنے سے بعض لوگوں کے ایمان میں کمزوری پیدا ہونے کا احتمال ہوسکتا تھا تو مسلمانوں کو دنیوی فتوحات اور حکومت کی خبر دی ہی کیوں گئی؟ اس کا جواب یہ دیا کہ شیطان کا قبضہ کمزوروں پر ہوتا ہے۔ مؤمن دُنیا میں پڑ کر بھی دین کی طرف سے غافل نہیں ہوتا۔ پس اس جگہ ہم صرف کمزوروں کو ہوشیار کرتے ہیں یہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ مضبوط ایمان والے بھی دنیا میں پڑ کر نجات سے محروم ہوجاتے ہیں۔ گویا اسلام کی تعلیم اس بارہ میں یہ ہے کہ دست درکار دل بایار اور یہی مقام اعلیٰ مقام ہے۔ اسی وجہ سے اسلام نے دنیا کو چھوڑنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ دنیا کے کاموں میں حصہ لیتے ہوئے اس کی اصلاح کا حکم دیا ہے۔ اگر نیکوں کو دنیا سے علیحدہ رکھا جائے تو ظاہر ہے کہ دنیا کی اصلاح کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں دنیا کی باگ آئے جو باوجود دنیا پر تصرف حاصل کر لینے کے انصاف اور عدل اور تقویٰ قائم رکھیں تبھی دنیا کی اصلاح ہوسکتی ہے اور دوسروں کیلئے نیک مثال قائم ہوسکتی ہے۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے ہاتھ جب دنیا کا نظم ونسق آیا تو انہوں نے کس طرح اس میں پڑ کر اس سے علیحدہ رہنے کا نمونہ دکھایا اور ایسی شاندار مثال قائم کی جواب بھی کہ اس پر تیرہ سو سال گزر چکے ہیں۔ اہل عقل کے دلوں میں گدگدیاں پیدا کر دیتی ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 236، مطبوعہ قادیان 2010ء)

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 5اگست 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
مستورات سے حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2014
پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ فن لینڈ 2022
نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی حضور سے آن لائن ملاقات
قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات عصر حاضر کے مسائل کی روشنی میں (تقریر)
نماز جنازہ | خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب
دعائے مغفرت | خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

127واں جلسہ سالانہ قادیان 23، 24 اور 25دسمبر 2022ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 23، 24 اور 25دسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی الْعَالَمِ ۞ شَرُّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

طاعون ہماری جماعت کو بڑھاتی جاتی ہے اور ہمارے مخالفوں کو نابود کرتی جاتی ہے اگر اسکے برخلاف ثابت ہو تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایسے ثابت کنندہ کو مَیں ہزار روپیہ نقد دینے کو تیار ہوں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب ”حقیقۃ الوحی“ رُوحانی خزائن جلد 22 سے پیش کر رہے ہیں۔ قبل ازیں ہم نے طاعون سے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور رؤیا و کشوف اور طاعون کے حقیقی علاج کے متعلق آپؑ کے ارشادات پیش کئے تھے۔ اس شمارہ میں بھی ہم طاعون کے حقیقی علاج اور اس سے امن میں رہنے سے متعلق آپؑ کے کچھ مزید ارشادات پیش کرینگے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اکتوبر 1902 میں جبکہ طاعون کا زور تھا، کتاب کشتی نوح شائع کی۔ اس کتاب کو شائع کرنے اور اسکا نام کشتی نوح رکھنے کا مقصد یہ تھا کہ جو لوگ آپؑ کی بنائی ہوئی کشتی پر سوار ہونگے وہ طاعون سے محفوظ ہو جائینگے یعنی جو لوگ سچے دل اور پورے اخلاص کیساتھ آپؑ پر ایمان لائینگے اور آپؑ کی تعلیم پر عمل کرینگے وہ طاعون سے محفوظ رہینگے۔ اس کتاب میں آپؑ نے اپنی جماعت کو نہایت دلنشین و دلربا پیرائے میں ہر قسم کے اخلاق فاضلہ اپنانے اور سچی تقویٰ اختیار کرنیکی بھرپور اور تفصیلی نصیحت فرمائی تا کہ جماعت کے لوگ بھی طاعون کی آگ سے بچ جائیں۔ آپؑ نے فرمایا :

یہ تمام نصائح جو ہم لکھ چکے ہیں اِس غرض سے ہیں کہ تا ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے خوف میں ترقی کرے اور تا وہ اس لائق ہو جاویں کہ خدا کا غضب جو زمین پر بھڑک رہا ہے وہ ان تک نہ پہنچے اور تا ان طاعون کے دنوں میں وہ خاص طور پر بچائے جائیں سچی تقویٰ (**آہ بہت ہی کم ہے سچی تقویٰ**) خدا کو راضی کر دیتی ہے اور خدا نہ معمولی طور پر بلکہ نشان کے طور پر کامل متقی کو بلا سے بچاتا ہے ہر یک مکّار یا نادان متقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ (کشتی نوح رُوحانی خزائن جلد 19 صفحہ 82)

ٹائٹل پیج پر سب سے اُوپر آپؑ نے یہ الہام لکھا :

اِصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

یعنی ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے علم سے کشتی بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھوں پر ہے۔

اس الہام کے متعلق آپؑ نے لکھا کہ یہ خدا کی وحی ہے جو قرآنی آیات میں مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ اور اس کے نیچے تحریر فرمایا:

”رسالہ آسمانی ٹیکا جو طاعون کے بارے میں اپنی جماعت کے لئے تیار کیا گیا۔“

اور پھر فارسی کے اشعار لکھے :

جہاں را دل ازیں طاعون دو نیم ست ۞ نہ ایں طاعون کہ طوفانِ عظیم ست
بیا بشتاب سُوئے کشتیٔ ما ۞ کہ ایں کشتی ازاں ربّ علیم ست

یعنی پورے ملک کا دل اس طاعون نے دو نیم کر دیا ہے یہ طاعون نہیں یہ تو کوئی طوفانِ عظیم ہے۔ لہٰذا میری کشتی پر سوار ہونے میں جلدی کرو کہ یہ کشتی ربّ علیم کی طرف سے ہے۔

اور آخر پر یہ آیت تحریر فرمائی :

ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ

اس کشتی نوح پر سوار ہو جاؤ خدا کے نام پر ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا، آج خدا کے سوا اس کی تقدیر سے کوئی بچا نہیں سکتا وہی رحم کرے تو کرے۔

جو ہمارے گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں انہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں

آپؑ نے طاعون کے علاج کے سلسلہ میں گورنمنٹ انگریزی کی جدوجہد اور عوام کے تئیں اس گورنمنٹ کی ہمدردی و غمخواری اور سچی وفاداری کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ رعایا کا فرض ہے کہ وہ ٹیکا لگوا کر گورنمنٹ کو اس غم سے سبکدوش کرے۔ ساتھ ہی آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ :

ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے **ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے** اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے **ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے** سو اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کے لئے مت دلگیر ہو یہ حکم الٰہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں۔ (کشتی نوح رُوحانی خزائن جلد 19 صفحہ 1)

میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کے چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اس پیشگوئی کے مطابق ظہور میں نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

وہ الفاظ جو خدا کی پاک کلام سے ظاہر ہوتے ہیں اُن کی پابندی سے یہ پیشگوئی لکھی گئی ہے عقلمند کا کام نہیں ہے کہ پہلے سے آسمانی باتوں پر ہنسی کرے یہ خدا کا کلام ہے نہ کسی منجم کی باتیں۔ یہ روشنی کی چشم سے ہے نہ تاریکی کی اٹکل سے یہ اس کا کلام ہے جس نے طاعون نازل کی اور جو اُس کو دور کر سکتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ بلاشبہ اُس وقت اس پیشگوئی کا قدر کرے گی جبکہ دیکھے گی کہ یہ حیرت انگیز کیا کام ہوا کہ ٹیکا لگانے والوں کی نسبت یہ لوگ عافیت اور صحت میں رہے اور **میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اس پیشگوئی کے مطابق کہ دراصل برابر بیس بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور میں نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کے چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے** اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلۃً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی اُس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی۔ (ایضاً صفحہ 4)

مسیح موعودؑ کے گھر کے اندر کون کون داخل ہے؟

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظاہری گھر بھی کشتی کا حکم رکھتا تھا اور آپؑ کا باطنی گھر بھی، یعنی آپؑ کی تعلیم بھی کشتی کا حکم رکھتی تھی۔ ظاہری گھر میں تو معدودے چند لوگ آ سکتے تھے لیکن آپؑ کی تعلیم کے گھر میں ساری دُنیا سما سکتی تھی۔ آپؑ فرماتے ہیں :

جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اسکو بچاؤ نگا اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ (ایضاً صفحہ 10)

یہ گھر وحی الٰہی کی خوشخبری کی رُو سے اس طوفانِ طاعون میں بطور کشتی کے ہوگا

اور اپنے ظاہری گھر کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا، جبکہ آپؑ کا گھر مہمانوں کی رہائش کے لحاظ سے کافی تنگ ہو گیا تھا اور توسیع کی ضرورت تھی، چندہ کی درخواست کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا :

چونکہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون ملک میں پھیل جائے اور ہمارے گھر میں جس میں بعض حصوں میں مرد بھی مہمان رہتے ہیں اور بعض حصوں میں عورتیں، سخت تنگی واقعہ ہے اور آپ لوگ سن چکے ہیں کہ اللہ جلّ شانہ نے ان لوگوں کے لئے جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہوں گے حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے......
چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر وحی الٰہی کی خوشخبری کی رُو سے اس طوفان طاعون میں بطور کشتی کے ہوگا نہ معلوم کس کس کو اس کی بشارت کے وعدہ سے حصہ ملے گا اس لئے یہ کام (گھر کی توسیع کا کام۔ ناقل) بہت جلدی کا ہے۔ خدا پر بھروسہ کر کے جو خالق اور رازق ہے اور اعمال صالحہ کو دیکھتا ہے کوشش کرنی چاہئے۔ میں نے بھی دیکھا کہ یہ ہمارا گھر بطور کشتی کے تو ہے مگر آئندہ اس کشتی میں نہ کسی مرد کی گنجائش ہے نہ عورت کی اس لئے توسیع کی ضرورت پڑی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ (ایضاً صفحہ 86)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کہ: **”میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتاً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی اُس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی۔“** کیسے روزِ روشن کی طرح سچی ثابت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے گھر کے متعلق اپنا وعدہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کیسے عظیم الشان رنگ میں پورا کیا، اس تعلق میں ہم سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات پیش کرتے ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں :

آپؑ کے گھر کے متعلق تو ملائکہ کی فرمانبرداری کا عجیب نمونہ نظر آیا۔ یعنی باوجود اس کے کہ تین سال تک متواتر آپ کے گھر کے بائیں طرف بھی اور دائیں طرف بھی طاعون پھوٹی، آپ کے گھر کی دائیں طرف والے ملحق گھر میں بھی موتیں ہوئیں اور بائیں طرف کے گھر میں بھی موتیں ہوئیں، لیکن آپ کا گھر جس میں سو سے زیادہ

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ جلسہ کوئی دنیوی میلہ نہیں ہے بلکہ اللہ اور رسولؐ کی باتوں کو سننے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں

دنیا یہ کوشش کرتی ہے کہ ہمیں رضا کارانہ کام کرنے کیلئے لوگ ملیں لیکن جماعت احمدیہ کی تاریخ اس کے بالکل برعکس مثال پیش کرتی ہے کہ اتنے کام کرنے والے آجاتے ہیں کہ انتظامیہ کو مشکل پیش آتی ہے کہ انہیں سنبھالیں کس طرح

جلسہ کے ان تین دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی اس جذبہ سے خدمت کریں کہ انہیں ہمیشہ یہ احساس رہے اور دل میں یہ رہے کہ ہم نے اپنے افسروں سے یا کسی مہمان کی طرف سے اس خدمت کا کوئی صلہ نہیں لینا

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کے موقع پر میزبانوں اور مہمانوں کو اپنے اپنے فرائض ادا کرنے کی بابت زرّیں نصائح

ایامِ جلسہ میں عمومی دعاؤں کے ساتھ ساتھ درود شریف پڑھنے کی تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5/اگست 2022ء بمطابق 5/ظہور 1401 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن (ہمپشئر)، یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ○

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال جلسہ سالانہ برطانیہ 2019ء کے بعد دوبارہ وسیع پیمانے پر منعقد ہو رہا ہے۔ گزشتہ سال بھی جلسہ ہوا تھا لیکن محدود تعداد کے ساتھ۔ گو اس سال بھی یہ جلسہ سالانہ صرف برطانیہ جماعت کا ہے اور باہر کے مہمان بہت محدود تعداد میں شامل ہو رہے ہیں لیکن تینوں دن انشاء اللہ تعالیٰ برطانیہ کی سب جماعتوں کو شامل ہونے کی اجازت ہے اور ان شاء اللہ ہوں گی۔ امید ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اچھی حاضری ہو جائے گی۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کووِڈ وبا کی وجہ سے باقاعدہ جلسہ سالانہ کا تسلسل ایک سال تو بالکل ہی توڑنا پڑا اور جلسہ کی برکات سے ہم باقاعدہ فیضیاب نہیں ہو سکے۔ اس سال بھی اس وبا کا زور کم زیادہ ہوتا رہا ہے اور آجکل بھی یہ پوری طرح ختم نہیں ہوئی بلکہ بعض جگہوں پر، یہاں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی، گذشتہ دنوں میں یہ بڑھی ہے لیکن حکومت کی طرف سے جو اکٹھے ہونے پر پابندیاں تھیں وہ اب اتنی نہیں رہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم سب احتیاطی تدبیروں کو ختم کر دیں۔

سب احتیاطی پہلوؤں کو سب شاملین کو بہرحال سامنے رکھنا چاہیے اور ان کی پابندی کرنی چاہئے۔

احتیاطی تدبیروں میں سے ایک تو یہ ہے کہ سب شاملین بھی جب جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوں اس وقت اور ڈیوٹی والے بھی جب ڈیوٹیاں دے رہے ہوں اس وقت یا پھر باہر پھر رہے ہوں تب بھی ماسک پہن کر رکھنے کی پابندی کریں۔ اسی طرح انتظامیہ نے بھی اس سال یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ صبح آتے ہوئے اور واپس جاتے ہوئے ہومیو پیتھی دوائی جو اُن کے خیال میں اس بیماری کیلئے بہتر ہے، دینے کا انتظام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں شفا بھی رکھے۔ دوائی میں شفا رکھنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن ہمیں ظاہری کوشش کرنی چاہیے۔ اس سلسلہ میں مَیں تمام شاملین سے کہوں گا کہ انتظامیہ سے تعاون کریں۔

جلسہ کے حوالے سے کارکنان، وہ رضا کار جو اپنا وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کیلئے قربان کرتے ہیں انہیں مَیں جلسہ سے عموماً ایک ہفتہ پہلے خطبہ میں بعض باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ گذشتہ خطبہ میں مَیں اس طرف توجہ نہیں دلا سکا اس لیے آج اس بارے میں کچھ باتیں کروں گا۔ بعض بچے، نوجوان اور ڈیوٹی میں نئے شامل ہونے والے بھی ہیں ان کو توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ گذشتہ تین سالوں میں پاکستان سے بھی یہاں بہت سے لوگ آئے ہیں جنہیں جلسہ کی ڈیوٹیوں کا تجربہ نہیں ہے۔ ایک لمبا عرصہ ہو گیا وہاں جلسے نہیں ہوئے۔ اس طرف توجہ دلانے سے ان کو ان کے جو اپنے فرائض ہیں ان کی ادائیگی کا بھی پتا چل جاتا ہے یا پتا چل جائے گا۔ اسی طرح پرانے کارکنان کو بھی یاددہانی ہو جاتی ہے۔ بہرحال مختصراً اس بارے میں کچھ کہوں گا اور اس کے علاوہ آنے والے مہمانوں سے بھی بعض باتیں یاددہانی کے طور پر کہوں گا۔ اگر ہم ان باتوں کو مدنظر رکھیں تو جلسہ کے حقیقی ماحول سے ان شاء اللہ تعالیٰ ہم فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیوی میلہ نہیں ہے۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 395)

بلکہ اللہ اور رسولؐ کی باتوں کو سننے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں اور ہوئے ہیں۔ جب ہم ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اللہ اور رسولؐ نے کہیں تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی احسن رنگ میں ہم کرنے والے بن سکتے ہیں۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا پہلے کارکنان سے چند باتیں کہنی چاہوں گا۔ ماسک کے بارے میں اور دوائی کے بارے میں تو میں نے پہلے ہی بتا دیا، اس کی پابندی کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں کو بھی، بچوں کو بھی، بوڑھوں کو بھی، عورتوں کو بھی اس بات کا شوق بھی ہے اور ادراک بھی ہے کہ ہم نے جلسہ پر آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے اور احسن رنگ میں خدمت بھی کرنی ہے۔ چاہے وہ لوگ جو خدمت کرنے والے ہیں کسی بھی پیشے سے تعلق رکھنے والے ہیں یا کسی بھی خاندان سے تعلق رکھنے والے ہیں، امیر ہیں یا غریب ہیں، سب اس جذبہ سے آتے ہیں۔ جلسہ کا کام صرف جلسہ کے ان تین دنوں میں نہیں ہو رہا ہوتا بلکہ کئی ہفتے پہلے شروع ہو جاتا ہے اور اب تو ایم ٹی اے اپنی خبروں میں اور چھوٹے چھوٹے کلپس (clips) کی صورت میں یہ دکھا تا رہتا ہے کہ کس طرح کام ہو رہا ہے۔ کچھ کام بیشک باہر کی کمپنیوں اور ٹھیکیداروں سے کروایا جاتا ہے لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سا کام ہے جس کیلئے افرادی قوت کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ قوت رضا کار اپنا وقت قربان کر کے، اپنی خدمات پیش کر کے مہیا کرتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا ہر طبقہ کے لوگ اس میں شامل ہیں۔

دنیا یہ کوشش کرتی ہے کہ ہمیں رضا کارانہ کام کرنے کیلئے لوگ ملیں لیکن جماعت احمدیہ کی تاریخ اسکے بالکل برعکس مثال پیش کرتی ہے کہ اتنے کام کرنے والے آجاتے ہیں کہ انتظامیہ کو مشکل پیش آتی ہے کہ انہیں سنبھالیں کس طرح۔

جو جلسہ کی باقاعدہ ڈیوٹیاں ہیں ان میں تو پہلے چارٹ بن جاتے ہیں، پروگرام بن جاتے ہیں، ہر شعبہ کو اس کی ضرورت کے مطابق کارکن مہیا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور کر دیے جاتے ہیں لیکن جلسہ سے پہلے کا جو وقارِ عمل ہے یا بعد کا جو وقارِ عمل کا کام ہے اس میں بسا اوقات توقع سے زیادہ افراد آجاتے ہیں کیونکہ عمومی تحریک کی جاتی ہے۔ ابھی گذشتہ اتوار کو ہی اتنے کارکن حدیقۃ المہدی میں جمع ہو گئے جس کی انتظامیہ کو امید بھی نہیں تھی اور ان کیلئے مجھے پتا لگا ہے کھانے کا بھی صحیح انتظام نہیں ہو سکا حالانکہ انتظامیہ کو چاہیے تھا کہ دیکھ لیتے کہ اتنے لوگ ہیں تو پہلے ہی انتظام کرتے۔ یہ ضیافت والوں کا کام ہے۔ یہ رضا کار کوئی کھانے کے موقع پر تو جمع نہیں ہو گئے تھے۔ آخر صبح سے کام کر رہے ہیں یا وہاں موجود تھے۔ میرے خیال میں جب گذشتہ جمعہ کو میں نے آخر میں جلسہ کے حوالے سے دعا کیلئے کہا اور جو کام کرنے والے ہیں ان کیلئے بھی دعا کیلئے کہا تو فوراً ایک جذبہ کے ساتھ اَور لوگوں نے بھی اپنی خدمات پیش کیں لیکن بہرحال انتظامیہ کو چاہیے کہ خاص طور پر جو weekends ہیں ان پہ خاص انتظام رکھا کرے۔ ضیافت کے شعبہ کو آئندہ کیلئے یہ بات نوٹ کرنی چاہئے۔

اسی طرح ضیافت کے شعبہ کا یہ بھی کام ہے کہ جلسہ کے دنوں میں بھی عموماً وافر مقدار میں کھانا تیار کریں۔ اس سال جو جلسہ ہو رہا ہے کیونکہ اندازہ صحیح نہیں ہے، کچھ لوگوں کے تحفظات ہیں کہ پتا نہیں بیماری کی وجہ سے لوگ آئیں کہ نہ آئیں، کچھ خوف کی وجہ سے آئیں کہ نہ آئیں۔ کچھ کا خیال ہے کہ ایک عرصہ کے بعد جلسہ ہو رہا ہے اس لیے ضرور آئیں گے لیکن عموماً ہماری انتظامیہ کا، خاص طور پر کھانے والوں کا، ضیافت کا جہاں خرچ کرنے کا سوال آتا ہے وہ منفی طرف جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وافر مقدار میں کھانا تیار کریں اس امید پہ ہوتے ہیں کہ کم کھانا تیار کرو لوگ کم آئیں گے۔ یہ بالکل غلط چیز ہے۔

ضیافت کی ذمہ داری ہے کہ جو مہمان آ رہا ہے اس کی پوری طرح مہمان داری کریں۔

اسی طرح کھانے کے بارے میں اسی ضمن میں مَیں ہدایت دے دوں کہ آجکل گرمیوں کے دن ہیں تو ضیافت کے شعبہ کو چاہئے کہ جب گوشت کٹواتے ہیں تو جس طرح کٹتا جاتا ہے تھوڑا تھوڑا گوشت فوری طور پر چلر(chiller) میں چلا جانا چاہئے نہ یہ کہ سارا دن پڑا رہے اور خراب ہو اور پھر لوگوں کو بیمار کرے۔ اسی طرح باقی کھانے کی بھی تسلی کرنی چاہئے۔ بہرحال جو لوگ، خدمت کیلئے رضا کار آئے تھے جن کا مَیں پہلے ذکر کر رہا تھا، وہ تو خدمت کیلئے آئے تھے۔ انہیں کھانا ملا یا نہیں ملا وہ تو خاموشی سے چلے گئے لیکن انتظامیہ کی ایک کمی سامنے آگئی۔

کارکنوں کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ کے ان تین دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی اس جذبہ سے خدمت کریں کہ انہیں ہمیشہ یہ احساس رہے اور دل میں یہ رہے کہ ہم نے اپنے افسروں سے یا کسی مہمان کی طرف سے اس خدمت کا کوئی صلہ نہیں لینا اور نہ ہمیں صلہ ملنا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور اس صحابی کے اسوہ کو اور اس کی بیوی کے اسوہ کو سامنے رکھنا ہے جس نے بچوں کو بھی بھوکا سلا دیا تھا اور خود بھی بھوکے رہے اور مہمان کی مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا۔ مہمان پر یہی ظاہر کیا روشنی بجھا کر کہ جس طرح وہ بھی اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہیں اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو اتنا سراہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی خبر دی اور اگلے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی سے فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے یعنی اس مہمان کو کھانا کھلانے کیلئے جو مسلمان کی تدبیر تھی اس پر اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر بڑا خوش ہوا اور ہنسا اور قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی قربانی کرنے والوں کا ذکر فرمایا ہے۔

یہ قربانی کرنے والے ہیں جو بے نفس ہو کر قربانی کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب قول اللہ و یؤثرون علی انفسھم ......الخ، حدیث 3798)

پس یہ تھے صحابہؓ کے طریق مہمان نوازی کرنے کے، مہمان کی خدمت کرنے کے۔

کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر مہمان بھی وہ جو زمانے کے امام کے بلانے پر آئے ہیں، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سننے کیلئے آئے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش لے کر آئے ہیں۔

پس بہت خوش قسمت ہیں وہ سب رضا کار جو دین کی خاطر آنے والے مہمانوں کی خدمت اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے کر رہے ہیں۔

جب بڑی تعداد میں لوگ ہوں تو مختلف مزاج کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ بعض زیادہ گرم طبیعت کے بھی ہوتے ہیں اور بعض دفعہ سختی سے کارکن سے مخاطب ہو جاتے ہیں یا سختی سے کسی چیز کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن کارکن کا کام ہے، مرد کارکنان کا بھی، لجنہ کی کارکنات کا بھی کہ کسی سے سختی نہیں کرنی۔ کسی سختی سے بولنے والے کا سختی سے جواب نہیں دینا بلکہ مسکراتے ہوئے جواب دینا ہے۔ اگر ضرورت پوری کر سکتے ہیں تو ضرورت پوری کریں ورنہ نرمی سے، پیار سے معذرت کر دیں یا اپنے بالا افسر کے پاس لے جائیں جو مہمان کا مسئلہ حل کر دے۔ بعض دفعہ یہ کام بہت مشکل ہو جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے یہ کام کرنا چاہیے۔ اپنے جذبات کو، اپنی زبان کو قابو میں رکھنا چاہئے۔ اسی طرح آپس میں بھی کارکنان جو ہیں اپنی زبان کو ایک دوسرے کیلئے نرم رکھیں۔ افسران اور نگران بھی اپنے معاونین کے ساتھ نرم زبان میں گفتگو کریں۔ اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو پیار سے سمجھائیں۔ افسران کو بھی یہ احساس ہونا چاہئے کہ یہ رضا کار اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے آئے ہیں اور باوجود اس کے کہ کسی خاص شعبہ کیلئے تربیت یافتہ نہیں ہیں خدمت کے جذبہ سے بے نفس ہو کر خدمت کر رہے ہیں تو ان کی عزت افزائی ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپس میں بھی سب کو مل جل کر کام کرنے کی توفیق دے اور یہ جذبہ اس وقت پیدا ہوگا جب افسروں کو بھی اور معاونین کو بھی اس بات کا ادراک ہوگا کہ ہم نے یہ خدمت قربانی کے جذبہ سے کرنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کے غلط رویے پر بھی خدمت اور قربانی کا کیا معیار قائم فرمایا اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک مہمان جو غیر مسلم تھا وہ آتا ہے تو اس کی کھانے سے خاطر تواضع کی جاتی ہے۔ اسے بستر رات کو سونے کیلئے مہیا کیا جاتا ہے۔ رات کو زیادہ کھانے کی وجہ سے یا کسی وجہ سے اس کا پیٹ خراب ہو گیا یا جان بوجھ کر تنگ کرنے کی وجہ سے اس نے یہ حرکت کی کہ وہ اپنا بستر گندا کر کے صبح صبح چلا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی اس حرکت کا برا نہیں منایا بلکہ پانی منگوایا اور خود ہی اسے دھونے لگ گئے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ باوجود ہمارے کہنے کے کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں ہم خادم حاضر ہیں ہمیں دھونے دیں، آپؐ نے فرمایا وہ میرا مہمان تھا۔ پس خود ہی یہ کام کروں گا۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 5، صفحہ 295، ایڈیشن 1984ء) (ماخوذ از مثنوی مولوی معنوی دفتر پنجم، صفحہ 20 تا 25)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من کان یؤمن باللہ......الخ حدیث 6018)

پس ہمارے سب رضا کاروں، کارکنان، کارکنات، افسر یا معاون سب کا فرض ہے کہ جو مہمان دین کی غرض سے آئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آئے ہیں، ان کی خدمت ہم قربانی کر کے بھی کریں گے۔ بلند حوصلگی کا مظاہرہ بھی ہر وقت کریں۔ خوش دلی سے چہرے پر بغیر کسی قسم کی ناپسندیدگی کے آثار ظاہر کیے خدمت کریں۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کارکنان میں بہت سوں میں ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس جذبے سے سب کارکنان کام کریں گے۔ مختلف شعبوں کے جو افسران مقرر کیے گئے ہیں وہ بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں خدمت کا موقع مل رہا ہے وہ افسر بن کر نہیں بلکہ خادم بن کر اپنے فرائض ادا کریں۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کریں تو ماتحت اور معاونین بھی جو ہیں وہ بھی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہمانوں سے حسن سلوک کے بارے میں بہت سے مواقع پر نصائح فرمائی ہیں۔ ایک موقع پر فرمایا دیکھو! بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم جانتے ہو۔ بعض کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں۔ اس لیے مناسب ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو (ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 226) پس یہ اصول ہمیشہ ہر کارکن کو اور خصوصاً ان کارکنان کو جن کا براہ راست لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے سامنے رکھنا چاہئے۔ خاص طور پر شعبہ مہمان نوازی اور طعام وغیرہ کی جو خدمت ہے وہ اس پر بہت پابندی سے عمل کریں۔

اس سال کیونکہ covid کی وجہ سے احتیاط بھی بہت کرنی پڑے گی اس لیے ایسا انتظام ہونا چاہیے اور میرے خیال میں شعبہ نے یہ انتظام کرنے کی کوشش کی ہے کہ کھانے کے وقت زیادہ لوگ زیادہ دیر تک بیٹھے نہ رہیں اور کھانا کھا کر جلد مارکی سے نکل جائیں۔ مہمانوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے اور انتظامیہ سے تعاون کرنا چاہیے۔ کھانا کھاتے ہوئے تو مجبوری ہے۔ ویسے عام طور پر جیسا کہ میں نے کہا ماسک پہنے رکھنے کی پابندی کریں اور کھانا کھاتے ہوئے کم سے کم بولیں اور باتیں کریں۔ خاموشی سے کھانا کھانے کی کوشش کریں اور جلد فارغ ہو کر چلے جائیں۔ نہ اپنے آپ کو مشکل میں ڈالیں نہ انتظامیہ کو۔

کارکنان کو تو میں نے چند بنیادی باتیں کہہ دیں اور انہیں مہمانوں کی خدمت کی طرف توجہ بھی دلا دی۔

اب مہمان بھی چند باتیں سن لیں۔ اگر مہمان اس بات کو سمجھ جائیں اور اس کی پابندی کر لیں جو اسلام کی تعلیم ہے کہ مہمان اپنے میزبان پر غیر معمولی، غیر ضروری بوجھ نہ ڈالے تو پھر محبت اور پیار والی فضا قائم رہتی ہے۔

مہمان اگر میزبان سے غلط توقعات یا ضرورت سے زیادہ توقعات وابستہ کریں تو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ پس مہمانوں کو بھی چاہیے کہ ضرورت سے زیادہ توقعات وابستہ نہ کریں۔ اگر یہ صورت ہوگی تو پھر گھر والے بھی سہولت میں رہیں گے اور جن کے سپرد مہمانوں کا انتظام ہے وہ بھی اور مہمان بھی سہولت میں رہیں گے۔ پس اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔ جماعتی نظام کے تحت بھی جو ٹھہرے ہوئے ہیں وہ ان کارکنان کے شکر گزار ہوں کہ ان کے احمدی بھائی بہنوں نے باوجود اپنی اچھی پوزیشنوں کے اپنے آپ کو مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کیا ہوا ہے۔ بعض دفعہ کھانا مہمان کے مزاج کے مطابق نہیں بنتا حالانکہ اس جماعتی روایت کا ہر احمدی کو پتا ہے کہ جلسہ کے دنوں میں ہمارے ہاں عموماً آلو گوشت اور دال پکتی ہے تو مہمانوں کو ان کے مزاج کے مطابق کھانا نہ بھی ملے تو خوشی سے کھا لینا چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان کو میزبان کی طرف سے جو بھی کھانا پیش کیا جائے اسے خوشی سے کھا لینا چاہئے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 204، حدیث 15048، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

گذشتہ سالوں میں تو یہ ہوتا تھا کہ اگر کسی نے لنگر کا کھانا نہیں کھانا یا اس کا دل نہ چاہے تو عارضی طور پر یہاں جلسہ کے اس علاقے میں جو بازار لگایا جاتا ہے وہاں سے جا کر کچھ نہ کچھ کھا لیتے ہیں۔ اس دفعہ تو بازار کی سہولت اس طرح میسر نہیں ہے اس لیے ایسے لوگوں کو جن کے کھانے کے مزاج مختلف ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خوشدلی سے جو میسر ہو کھا لینا چاہیے لیکن ضیافت والوں کو میں پھر کہوں گا کہ وہ اپنی بھرپور کوشش کریں کہ اچھا کھانا

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کثرت سے جو دعا مانگا کرتے تھے وہ یہ تھی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (یعنی: اَے اللہ ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیا میں بھی حسنہ عطا فرما اور آخرت میں بھی) (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، حدیث 6389)

طالب دعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ
اُس کی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو اُسے صلہ رحمی کا خلق اختیار کرنا چاہئے۔
(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، حدیث 2557)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

پکائیں۔ گو چند لوگ ہوتے ہیں اس مزاج کے لیکن وہ چند لوگ بھی بعض دفعہ پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں۔ اچھے اخلاق کا مظاہرہ صرف کارکنوں کا ہی کام نہیں ہے بلکہ ہر شامل ہونے والے کا کام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شاملین جلسہ سے بھی فرمایا کہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

ہمیشہ ہر شامل ہونے والا یہ بات پیش نظر رکھے کہ اس نے اس جلسہ میں شمولیت اپنی دینی اور علمی اور روحانی پیاس بجھانے کیلئے کی ہے اور اس بات کے حصول کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے کہ یہ جلسہ خالصۃً للّٰہی جلسہ ہے۔ اس لیے کبھی بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر کسی قسم کی بے چینی اور رنجش کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔ کارکن بھی انسان ہیں۔ اگر ان سے کوئی زیادتی ہو جاتی ہے تو صَرفِ نظر کرنا چاہئے اور اپنے اخلاق کی درستگی کا یہ بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض دفعہ ایسا ماحول بن جاتا ہے جہاں آپس میں کسی طرف سے، مہمانوں کی طرف سے بھی، کارکنوں کی طرف سے بھی، کوئی بات دوسرے کا غصہ بھڑکانے کا باعث بن جاتی ہے۔ لیکن اعلیٰ اخلاق تو یہی ہیں کہ صَرفِ نظر کرتے ہوئے انسان اس جگہ سے چلا جائے اور جھگڑے کو نہ بڑھائے۔ نوجوانوں میں بعض دفعہ ایسی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے تو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم جس مقصد کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ بہت بڑا مقصد ہے۔

اپنی روحانی پیاس بجھانے کا مقصد ہے، اپنے دینی علم میں اضافے کا مقصد ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے طریق سیکھنا مقصد ہے تو پھر اس کیلئے کم از کم اپنے جذبات کی قربانی بھی دینی ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ بھی مدد مانگنی ہوگی۔ جب یہ جذبہ ابھرے گا، جب زبانیں ذکر الٰہی کی طرف متوجہ ہوں گی، جب توبہ اور استغفار کی طرف توجہ ہوگی تو پھر اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچ بھی جائے گی تو عفو اور درگذر سے کام لیا جائے گا۔ پس ہمیشہ ان دنوں میں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ یہاں ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے گھر چھوڑ کر سفر کر کے آئے ہیں۔ سفر کی دعا سکھاتے ہوئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو کہ اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تُو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الذکر اذا رکب......الخ حدیث 3275)

پس جب ہم اس طرح دعا کر رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے یہاں قیام کو بھی اور سفر کو بھی برکتوں سے بھر دے گا۔ پس ان دنوں کو دعاؤں اور ذکر الٰہی سے بھرنے کی کوشش کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں ہر موقع کی دعا سکھائی ہے۔ بعض لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر جلسہ کی برکات سے مستفیض ہونے کیلئے آئے ہیں۔ انہیں پیچھے اپنے گھر والوں کی فکر بھی ہوگی تو آپؐ نے فرمایا یہ دعا کیا کرو: اے ہمارے خدا! مَیں پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل و عیال میں بُرے نتیجہ سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الذکر اذا رکب......الخ حدیث 3275)

بڑی جامع دعا ہے۔ سفر میں اپنے آپ کو بھی ہر طرح سے محفوظ رکھنے کیلئے دعا ہے اور گھر والوں کے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہنے کی بھی دعا ہے۔ ایسی سوچ اور ایسی دعاؤں سے زبانوں کو تر کرتے ہوئے جب یہاں ہر مرد، عورت پھر رہا ہوگا تو پھر جہاں ماحول پُرسکون ہوگا، دلوں کی تسکین کے سامان ہو رہے ہوں گے وہاں اللہ تعالیٰ ہر برے منظر سے بھی بچا کے رکھے گا۔

آجکل covid کی وجہ سے فکرمندی بھی ہے۔ دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ یہاں شاملین کو بھی محفوظ رکھے اور جو گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی محفوظ رکھے۔ پس عمومی دعاؤں کے ساتھ ان دنوں میں درود بھی خاص طور پر پڑھیں۔

اسی طرح نمازوں کے اوقات میں نمازوں کیلئے آئیں۔ باہر باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ اسی طرح کارکنان بھی نمازوں کے اوقات میں جن کی ڈیوٹی نہیں ہے، باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح سب شاملین یہ کوشش کریں کہ جلسہ کے پروگراموں کے دوران جلسہ گاہ میں بیٹھ کر تقریریں سنیں۔

مقررین نے بڑی محنت سے تقریریں تیار کی ہوتی ہیں۔ ان سے علمی اور روحانی فائدہ ہوتا ہے۔ اس لیے صرف یہ نہ دیکھیں کہ کون اچھی تقریر کر رہا ہے، کون اچھا مقرر ہے۔ یہ دیکھیں کہ نفس مضمون کیا ہے اور اس کا کتنا فائدہ ہے۔ عموماً تقریریں ایسے موضوعات پر ہوتی ہیں جن کی اس وقت ضرورت ہے اور اگر غور سے سنی جائیں تو بہت سے سوالات کے جوابات مل جاتے ہیں جو دلوں میں پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔

پس تقریروں کو بہت غور سے بیٹھ کر سنیں۔ اس مرتبہ تو بازار نہیں ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے لیکن جلسہ کے پروگراموں میں وقفہ کے دوران جو مختلف نمائشیں لگائی گئی ہیں، گو چھوٹے پیمانے پر ہیں اس دفعہ، وہاں جائیں اور ان کو دیکھیں۔ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حالات ٹھیک ہوں گے تو نمائشیں بھی وسیع ہو جائیں گی اور باقی نظام بھی اسی طرح چلنا شروع ہو جائے گا۔ یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اس دفعہ خشک موسم بھی ہے۔ بارشیں نہیں ہوئیں۔ اس لیے مجھے امید ہے گذشتہ سال کی طرح کار پارکنگ میں اتنی دِقّت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا ان شاء اللہ۔ گذشتہ سال تو بارشوں کی وجہ سے بہت زیادہ دقت ہوئی تھی۔ ویسے بھی اس سال بہتر انتظام ہے۔ ٹریک وغیرہ کا انتظام بہتر کیا گیا ہے نیز مستقل بنیادوں پر پانی کے نکاس کیلئے ماہرین کی مدد سے پانی کے نکاس کا وسیع کام ہوا ہے۔ گذشتہ مہینے جو بارشیں ہوئی تھیں ان میں جس طرح پانی کی نکاسی ہو رہی تھی اس ذریعہ سے لگتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہ بڑا فائدہ مند ثابت ہوگا۔ بہرحال اس سال تو ان دنوں میں خشک موسم کی پیشگوئی ہے لیکن کار پارکنگ میں بعض دفعہ زیادہ کاروں کے آنے کی وجہ سے انتظامیہ کو بھی بعض دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اگر کاروں پر آنے والوں کا تعاون ہو تو آرام سے یہ سب کچھ کنٹرول ہو جاتا ہے۔ اس لیے صبر اور حوصلے سے کاروں پر آنے والے ٹریفک کے نظام کے ساتھ تعاون کریں تا کہ کسی بھی قسم کی دقت نہ ہو۔

اسی طرح جیسا کہ میں ہر سال کہتا ہوں ٹائلٹس استعمال کرنے والے، غسل خانے استعمال کرنے والے جو ہیں وہ صفائی کا بھی خیال رکھیں اور اس سال خاص طور پہ پانی کو بھی ضائع نہ کریں۔ کم بارشوں کی وجہ سے حکومت نے بھی کم پانی استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ احتیاط سے پانی استعمال کریں۔ اسی طرح خشک گھاس کو بڑی آسانی سے یہاں آگ لگ جاتی ہے۔ اس بارے میں بھی خاص احتیاط کریں۔ کسی بھی قسم کی بے احتیاطی مشکل پیدا کر سکتی ہے۔ اپنوں کو یا ہمسایوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ حفاظتی نقطۂ نظر سے بھی ہر ایک کو محتاط ہونا چاہئے۔ ماحول پر گہری نظر رکھیں۔ کوئی بیگ یا کوئی ایسی چیز پڑی نظر آئے جس پہ شک ہو تو فوراً انتظامیہ کو اطلاع کریں۔ انتظامیہ بھی اور سکیننگ والے بھی کارڈ چیک کرتے ہوئے ماسک اتار کر ہر ایک کا چہرہ دیکھیں کہ کارڈ کی تصویر کے مطابق ہے کہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر ایک کو محفوظ رکھے اور اپنی خاص برکات نازل فرماتا رہے۔

پھر دوبارہ مَیں کہتا ہوں کہ ان دنوں میں ذکرِ الٰہی اور عبادتوں کی طرف خاص توجہ رکھیں۔ جماعت کی ترقی اور دشمنوں سے محفوظ رہنے کیلئے بہت دعائیں کریں۔ اسیران جو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں ان کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ جمعہ کی نماز میں بھی اور جمعہ کے بعد بھی، باقی دنوں میں بھی خاص دعائیں کرتے رہیں۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ کے حوالے سے دعائیہ کلمات پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں: ’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد 1، صفحہ 342)

اللہ تعالیٰ جلسہ میں شامل ہونے والے سب مرد و زن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ بعض لوگ جلسہ میں شامل ہونے کی نیت سے باہر کے ممالک سے بھی آئے ہیں لیکن یہاں آ کر بیمار ہو گئے یا بعض بڑی خواہش سے شامل ہونا چاہتے تھے لیکن شامل نہیں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ان کی نیتوں کا اجر دے اور ان دعاؤں کا انہیں بھی وارث بنائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ:202)

ترجمہ: اور انہی میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے ربّ!

ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالبِ دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے.رضی اللہ عنہ)

بیعت عقبہ ثانیہ 13 نبوی (بقیہ حصہ)

جب بیعت ہو چکی تو آپؐ نے اُن سے فرمایا کہ موسیٰؑ نے اپنی قوم میں سے بارہ نقیب چنے تھے، جو موسیٰؑ کی طرف سے اُن کے نگران اور محافظ تھے۔ مَیں بھی تم میں سے بارہ نقیب مقرر کرنا چاہتا ہوں جو تمہارے نگران اور محافظ ہوں گے اور وہ میرے لیے عیسیٰؑ کے حواریوں کی طرح ہوں گے اور میرے سامنے اپنی قوم کے متعلق جوابدہ ہوں گے۔ پس تم مناسب لوگوں کے نام تجویز کر کے میرے سامنے پیش کرو۔ چنانچہ بارہ آدمی تجویز کئے گئے جنہیں آپؐ نے منظور فرمایا اور انہیں ایک ایک قبیلہ کا نگران مقرر کر کے اُن کے فرائض سمجھا دیئے اور بعض قبائل کیلئے آپؐ نے دو دو نقیب مقرر فرمائے۔ بہرحال ان بارہ نقیبوں کے نام یہ ہیں:

(1) اسعد بن زرارہ ۔۔ان کا ذکر اُوپر گذر چکا ہے۔قبیلہ خزرج کے خاندان بنو نجار میں سے تھے۔ جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری تھی۔ یثرب میں نمازِ جمعہ کی ابتداء انہی کے ہاتھوں سے ہوئی۔ اوّل درجہ کے مخلصوں میں سے تھے۔ ہجرت کے بعد جنگِ بدر سے پہلے فوت ہو گئے۔

(2) اُسَید بن الحضیر ۔۔ان کا ذکر بھی گذر چکا ہے۔ قبیلہ اوس کے خاندان بنو عبدالاشھل سے تھے اور اکابر صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ ان کا والد جنگِ بُعاث میں قبیلہ اوس کا قائد اعظم تھا۔ اُسید نہایت مخلص اور نہایت سمجھدار تھے۔ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ انصار میں سے تین اشخاص اپنی افضلیت میں جواب نہیں رکھتے تھے یعنی اُسید بن الحضیر۔ سعد بن معاذ اور عباد بن بشر اور اس میں شُبہ نہیں کہ اُسید بڑے پائے کے صحابی تھے۔ حضرت ابوبکرؓ اُسید کی بڑی عزت کرتے تھے۔ عہدِ فاروقی میں وفات پائی۔

(3) ابوالہیثم مالک بن تیہان ۔۔ان کا ذکر بھی اُوپر گذر چکا ہے۔ حلفاء بنی عبدالاشھل سے تھے۔ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے ہو کر لڑے اور شہادت پائی۔

(4) سعد بن عبادہ ۔۔قبیلہ خزرج کے خاندان بنو ساعدہ سے تھے اور تمام قبیلہ خزرج کے رئیس تھے اور آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں ممتاز ترین انصار میں شمار ہوتے تھے۔ حتی کہ آنحضرتؐ کی وفات پر بعض انصار نے انہی کو خلافت کیلئے پیش کیا تھا جس کی وجہ سے وہ خلافت ابوبکرؓ کے سوال پر متزلزل ہو گئے تھے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

(5) البراء بن معرور ۔۔ قبیلہ خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھے اور بڑے معمر اور بزرگ آدمی تھے۔ ہجرت سے پہلے ہی وفات پا گئے۔

(6) عبداللہ بن رواحہ ۔۔ قبیلہ خزرج کے خاندان بنو حارث سے تھے اور مدینہ کے مشہور شاعر اور اوّل درجہ کے مخلصین میں سے تھے۔ جنگِ موتہ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی تھی حضرت جعفر بن ابی طالب کی شہادت کے بعد یہ امیر العسکر ہوئے اور لڑتے لڑتے شہادت پائی۔

(7) عبادہ بن صامت ۔۔قبیلہ خزرج کے خاندان بنو عوف میں سے تھے اور علماء صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں فوت ہوئے۔

(8) سعد بن الربیع ۔۔قبیلہ خزرج کے خاندان بنو ثعلبہ میں سے تھے۔ بڑے مخلص اور ممتاز صحابی تھے۔ حضرت ابوبکرؓ انہیں بڑی عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔

(9) رافع بن مالک ۔۔ان کا ذکر اُوپر گذر چکا ہے۔ قبیلہ خزرج کے خاندان بنی زریق میں سے تھے۔ جب یہ اسلام لائے تو آنحضرت ﷺ نے ان کو وہ قرآنی سورتیں عطا فرمائیں جو اس وقت تک نازل ہو چکی تھیں۔ جنگِ احد میں شہید ہوئے۔

(10) عبداللہ بن عمرو ۔۔ قبیلہ خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھے جنگ اُحد میں شہید ہوئے ان کی وفات پر آنحضرت ﷺ نے ان کے صاحبزادہ جابر بن عبداللہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے والد سے اللہ تعالیٰ نے بالمشافہ کلام کیا اور ان سے خوش ہو کر کہا کہ ’’اے میرے بندے! تم نے جو مانگنا ہو مانگو‘‘، تمہارے والد نے عرض کیا اے میرے خالق و مالک میری بس یہی خواہش ہے کہ پھر زندہ کیا جاؤں تا پھر اسلام کے راستہ میں جان دُوں‘‘ ارشاد ہوا ’’ہم ایسا ضرور کر دیتے، مگر ہم فیصلہ کر چکے ہیں کہ کوئی بشر اس دُنیا سے گذر کر پھر اس دُنیا میں واپس نہیں آئے گا۔ عبداللہ بن عمروؓ کے متعلق یہ روایت بھی آتی ہے کہ ایک دفعہ جنگِ اُحد کے چھیالیس سال بعد کسی سیلاب کی وجہ سے خطرہ پیدا ہوا تو اُن کی قبر کھود کر ان کو دُوسری جگہ منتقل کرنے کی تجویز کی گئی۔ اس وقت معلوم ہوا کہ ان کی نعش اسی طرح صحیح وسلامت تھی جس حالت میں کہ انہیں دفن کیا گیا تھا۔

(11) سعد بن خیثمہ ۔۔قبیلہ اوس کے خاندان بنو حارثہ میں سے تھے۔ جنگِ بدر میں شہید ہوئے۔ جب یہ جنگِ بدر کیلئے مدینہ سے نکلنے لگے تو ان کے والد نے کہا کہ ہم میں سے ایک کو گھر پر ٹھہرنا چاہئے اور چونکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں، تم گھر پر ٹھہرو۔ مگر انہوں نے اصرار کیا اور آخر یہ تجویز ہوئی کہ اس غرض کیلئے قرعہ ڈالا جائے؛ چنانچہ قرعہ میں ان کا نام نکلا اور وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکل آئے اور اُسی جنگ میں شہید ہوئے۔

(12) منذر بن عمرو ۔۔ قبیلہ خزرج کے خاندان بنو ساعدہ سے تھے اور ایک صوفی مزاج آدمی تھے۔ ’’بئر معونہ‘‘ میں شہید ہوئے۔

جب نقیبوں کا تقرر ہو چکا تو آنحضرت ﷺ کے چچا عباس بن عبدالمطلب نے انصار سے تاکید کی کہ انہیں بڑی ہوشیاری اور احتیاط سے کام لینا چاہئے کیونکہ قریش کے جاسوس سب طرف نظر لگائے بیٹھے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس قول و اقرار کی خبر نکل جائے اور مشکلات پیدا ہو جائیں۔ ابھی غالباً وہ یہ تاکید کر ہی رہے تھے کہ گھاٹی کے اُوپر سے رات کی تاریکی میں کسی شیطان کی آواز آئی کہ ’’اے قریش! تمہیں بھی کچھ خبر ہے کہ یہاں (نعوذ باللہ) مُذَمَّم اور اسکے ساتھ کے مرتدین تمہارے خلاف کیا عہد و پیمان کر رہے ہیں۔‘‘ اس آواز نے سب کو چونکا دیا مگر آنحضرت ﷺ بالکل مطمئن رہے اور فرمایا کہ اب آپ لوگ جس طرح آئے تھے اُسی طرح ایک ایک دو دو ہو کر اپنی قیام گاہوں میں واپس چلے جائیں۔ عباس بن نضلہ انصاری نے کہا ’’یارسول اللہ! ہمیں کسی کا ڈر نہیں ہے۔ اگر حکم ہو تو ہم آج صبح ہی ان قریش پر حملہ کر کے اُنہیں ان کے مظالم کا مزہ چکھادیں۔‘‘ آپؐ نے فرمایا ’’نہیں نہیں مجھے ابھی تک اس کی اجازت نہیں ہے۔ بس تم صرف یہ کرو کہ خاموشی کے ساتھ اپنے اپنے خیموں میں واپس چلے جاؤ۔‘‘ جس پر تمام لوگ ایک ایک دو دو کر کے دبے پاؤں گھاٹی سے نکل گئے اور آنحضرت ﷺ بھی اپنے چچا عباس کے ساتھ مکہ میں واپس تشریف لے آئے۔ قریش کے کانوں میں چونکہ بھنک پڑ چکی تھی کہ اس طرح رات کوئی خفیہ اجتماع ہوا ہے۔ وہ صبح ہوتے ہی اہل یثرب کے ڈیرہ میں گئے اور ان سے کہا کہ ’’آپ کے ساتھ ہمارے دیرینہ تعلقات ہیں اور ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ ان تعلقات کو خراب کریں، مگر ہم نے سنا ہے کہ گذشتہ رات محمد (ﷺ) کے ساتھ آپ کا کوئی خفیہ سمجھوتہ ہوا ہے۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ اوس اور خزرج میں سے جو لوگ بُت پرست تھے ان کو چونکہ اس واقعہ کی کوئی اطلاع نہ تھی، وہ سخت حیران ہوئے اور صاف انکار کیا کہ قطعاً کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ عبداللہ بن اُبَی بن سلول بھی جو بعد میں منافقین مدینہ کا سردار بنا، اس گروہ میں تھا، اس نے کہا: ’’ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ بھلا یہ ممکن ہے کہ اہل یثرب کوئی اہم معاملہ طے کریں اور مجھے اس کی اطلاع نہ ہو؟‘‘ غرض اس طرح قریش کا شک رَفع ہوا اور وہ واپس چلے آئے۔ اسکے تھوڑی ہی دیر بعد انصار واپس یثرب کی طرف کوچ کر گئے۔ لیکن ان کے کوچ کر جانے کے بعد قریش کو کسی طرح اس خبر کی تصدیق ہو گئی کہ واقعی اہلِ یثرب نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ کوئی عہد و پیمان کیا ہے جس پر ان میں سے بعض آدمیوں نے اہل یثرب کا پیچھا کیا۔ قافلہ تو نکل گیا تھا، مگر سعد بن عبادہ کسی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے ان کو یہ لوگ پکڑ لائے اور مکہ کے پتھریلے میدان میں لا کر خوب زدوکوب کیا اور سر کے بالوں سے پکڑ کر اِدھر اُدھر گھسیٹا۔ آخر جبیر بن مطعم اور حارث بن حرب کو جو سعد کے واقف تھے اطلاع ہوئی تو انہوں نے ان کو ظالم قریش کے ہاتھ سے چھڑا دیا۔

ہجرتِ یثرب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ رؤیا میں یہ بتایا گیا تھا کہ آپؐ کو ایک دن مکہ سے ہجرت کر کے کسی دوسری جگہ جانا ہو گا اور ساتھ ہی آپؐ کو ہجرت کی جگہ دکھائی گئی جو ایک باغوں اور چشموں والی جگہ تھی چونکہ ابھی تک اسکی تشریح آپؐ پر نہیں کھلی تھی اور تشریح سے قبل ایک نبی بھی بعض اوقات اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے، اس لیے آپؐ فرماتے ہیں کہ ذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ مَدِينَةُ يَثْرِبَ یعنی ’’میرا خیال اس طرف گیا کہ یہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے (جو نجد میں دو شاداب جگہیں ہیں) مگر وہ یثرب نکل آیا۔‘‘

چنانچہ جب یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا تو تب آپؐ پر یہ منکشف ہوا کہ ہجرت کی جگہ یثرب ہے نہ کہ یمامہ یا ہجر۔ اسکے بعد جب انصار کے ساتھ سب قول و قرار ہو چکا اور وہ ایک دفاعی عہد و پیمان کی بیعت کر کے واپس چلے گئے تو آپؐ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ اب جو لوگ جاسکیں وہ سب یثرب کی طرف ہجرت کر جائیں۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں باوجود قریش کی طرف سے کئی قسم کی روکوں کے اکثر مسلمان ہجرت کر گئے اور مکہ کے بہت سے مکانات خالی ہو گئے اور بالآخر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ اور ان کے اہل و عیال اور ایسے کمزور لوگ جو ہجرت کی طاقت نہ رکھتے تھے یا جنہیں قریش ہجرت کیلئے نکلنے نہ دیتے تھے باقی رہ گئے۔ یہ سب مہاجرین مدینہ اور انصار کے مکانات میں متفرق طور پر بطور مہمان کے ٹھہرے اور اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچ گئے اور مہاجرین کے واسطے آہستہ آہستہ الگ مکانات کا انتظام ہو گیا۔ مدینہ والوں نے جن کو مہاجرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کرنے اور پناہ دینے کی وجہ سے انصار کہتے ہیں نہایت گرمجوشی کے ساتھ مہاجرین کا استقبال کیا اور اپنے حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر اُن کے ساتھ سلوک کیا چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو آپؐ نے سب مہاجرین کو انصار کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 229 تا 234، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی نیکیوں کی توفیق اور مقبول نیکیوں کی توفیق بھی اُسی وقت ملتی ہے
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہو۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء)

طالبِ دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم .اے .رضی اللہ عنہ)

(716) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں خیر دین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرا ایک لڑکا شیر خوارگی میں فوت ہو گیا۔اسکے بعد جب مَیں قادیان آیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں شام کے قریب ٹہل رہے تھے۔ میرے السلام علیکم عرض کرنے پر فرمایا کہ تمہارا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔غم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ درخت کا پھل سب کا سب قائم نہیں رہا کرتا بلکہ کچھ گِر بھی جایا کرتا ہے مگر اس سے بھی اتنا ثابت ہو جاتا ہے کہ درخت بے ثمر نہیں ہے اور آئندہ کیلئے امید پیدا ہوتی ہے۔

(718) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرم دین بھیں والے کے مقدمہ میں گورداسپور تشریف لے گئے اور مَیں بھی وزیر آباد سے سیدھا گورداسپور پہنچا۔صبح کی نماز پڑھکر حضرت لیٹے ہوئے تھے۔مَیں دبانے لگ گیا۔میرے دبانے پر حضرت صاحب نے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھایا اور مصافحہ کیلئے میری طرف ہاتھ بڑھایا۔مصافحہ کر کے فرمایا حافظ صاحب آپ اچھے ہیں۔تو میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے پہچانتے ہیں۔فرمایا ’’حافظ صاحب کیا مَیں آپ کو بھی نہیں پہچانتا؟‘‘ یہ پاک الفاظ آج تک میرے سینے میں محبت کا ولولہ پیدا کرتے ہیں۔اور جب یاد آتے ہیں تو سینے کو ٹھنڈک پہنچتی ہے۔ اتفاقاً اس دن جمعہ تھا۔ چوہدری حاکم علی صاحب نے عرض کیا کہ حضور نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ حافظ صاحب جو ہیں یہ جمعہ پڑھائیں گے۔یہ فقرہ سُن کر میں اندر ہی اندر گھبرایا کہ مَیں اس مامور الٰہی کے آگے کس طرح کھڑا ہوں گا۔ مَیں تو گنہگار ہوں۔ الغرض جب جمعہ کا وقت آیا تو مَیں جماعت کے ایک طرف آنکھ بچا کر بیٹھ گیا کہ کوئی اور جمعہ پڑھا دے گا۔ مگر جب اذان ہوئی تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ حافظ صاحب کہاں ہیں۔میں نے حاضر ہو کر عرض کی حضور میری جرأت حضور کے آگے کھڑا ہونے کی نہیں۔فرمایا نہیں آپ کھڑے ہو جائیں اور خطبہ پڑھیں۔آپ کیلئے مَیں دعا کرونگا۔آخر تعمیل حکم کیلئے ڈرتا ڈرتا کھڑا ہو گیا۔خدا واحد لاشریک جانتا ہے کہ جب مَیں کھڑا ہو گیا تو اللہ نے ایسی جرأت پیدا کر دی اور ایسا شرح صدر ہو گیا کہ مَیں نے بے دھڑک خطبہ پڑھا۔ مَیں سمجھتا ہوں کے یہ حضور کی دعا کی برکت تھی۔اسکے بعد آج تک مَیں اپنے اندر اس دُعا کا اثر دیکھتا ہوں۔

(719) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں محمد حسین خانصاحب ٹیلر ماسٹر ساکن گوجرانوالہ حال قادیان نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ تقریباً 1901ء کا واقعہ ہے کہ مَیں قادیان آیا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو ملا اور عرض کی کہ مَیں حضرت صاحب سے ملاقات کیلئے آیا ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر ہی حضرت مولوی صاحب کے مطب میں بیٹھے گذری تھی کہ کسی نے اطلاع دی کہ حضور علیہ السلام مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے بازو سے پکڑ لیا اور لا کر مسجد مبارک کے محراب میں حضور کے پاس جا کر بٹھا دیا اور حضور سے کہا کہ یہ ڈاکٹر حسن علی صاحب کے پھوپھی زاد بھائی ہیں اور حضور سے ملاقات کیلئے آئے ہیں۔حضور میری طرف متوجہ ہوئے اور بات چیت شروع کر دی۔ مَیں نے اپنے بچپن سے لے کر اس وقت تک تمام حالات سُنا دیئے۔ اثنائے گفتگو میں حضور نے میری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ آپ کی آنکھیں خراب ہیں۔میں نے عرض کیا کہ بچپن سے ہی میری آنکھیں خراب چلی آتی ہیں۔والد صاحب بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ بہت تکالیف برداشت کرتا رہا۔ استادوں کی بھی خدمت کی۔ ایک مرتبہ مَیں کوہ مری گیا تھا تو کچھ آرام آ گیا تھا۔ پھر اسکے بعد دوبارہ آنکھیں خراب ہو گئیں۔حضور نے فرمایا آپ کا کام کوہ مری میں اچھا چل سکتا ہے۔آپ وہیں چلے جائیں۔ مَیں نے عرض کی کہ اب مَیں سکھر میں رہتا ہوں۔سکھر اور کوہ مری میں تقریباً پانچ چھ سو کوس کا فاصلہ ہے۔ ایک کاروباری آدمی کیلئے جگہ تبدیل کرنا سخت مشکل ہے۔تو حضور نے فرمایا کہ خدا تمہیں شفا دے گا اور اسکے بعد مَیں نے محسوس کیا کہ وہیں مسجد میں بیٹھے بیٹھے ہی میری آنکھیں بالکل صاف ہو کر ٹھیک ہو گئیں۔ اب میری عمر 56 یا 57 سال کی ہے۔اب تک مجھے عینک کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ پھر مَیں نے عرض کیا کہ میرا چھوٹا بھائی بہت متعصب ہے اور مَیں چاہتا ہوں کہ وہ بھی احمدی ہو جائے۔ حضور دعا فرمائیں۔ حضور نے جواب میں فرمایا کہ آپ کے ارادے بہت نیک ہیں۔خدا تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا کرے گا۔

اس وقت میرے بھائی کی یہ حالت تھی کہ ایک مرتبہ ان کے پاس اخبار بدر گیا تو ان کے دوست مولوی محبوب عالم صاحب ان کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے کہا۔ بابو صاحب ذرا اخبار تو دکھائیں۔تو انہوں نے جواب میں کہا کہ یہ اخبار نہیں پڑھنا چاہئے کیونکہ یہ قادیان کا اخبار ہے اور اس کے دیکھنے سے آدمی پر ایک قسم کا جادو ہو جاتا ہے۔مولوی محبوب عالم صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب تو قادیان میں بیٹھے ہیں۔کیا ہمیں زبردستی بازو سے پکڑ کر لے جائیں گے اور انہوں نے زبردستی اخبار لے لیا۔جب پڑھا تو اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر تھا۔اور ساتھ ہی قرآن مجید کی آیات سے استدلال کیا ہوا تھا۔ تو ان پر فوراً ہی جادو کا سا اثر ہو گیا۔غیر احمدی علماء کو بلایا اور ان سے گفتگو کی۔ وہ خود بھی عالم تھے۔مگر کچھ فیصلہ نہ ہو سکا۔مگر مجھے تار دے کر گوجرانوالہ سے بُلایا۔ جب مَیں وہاں پہنچا تو مَیں نے دیکھا کہ رات کے گیارہ بجے وہ دعا میں مشغول ہیں۔ میرے جاتے ہی انہوں نے توفّی کا مسئلہ پیش کیا اور میں نے اس کا جواب دیا۔ مَیں نے کہا کہ جس لفظ کی علماء کو کچھ سمجھ نہیں آتی وہ کسی جاہل سے پوچھ لینا چاہئے گاؤں کا پٹواری اور چوکیدار اور تھانے کا منشی عموماً جاہل ہوتے ہیں۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ وہ جو روزمرہ متوفّی وغیرہ لکھتے ہیں تو کیا ان کا مطلب مرنے والے کے متعلق یہ ہوتا ہے کہ وہ آسمان پر چڑھ گیا یا یہ کہ مر کر زمین میں دفن ہوا۔ جب متوفّی سے مراد آپ مرا ہوا شخص سمجھتے ہیں تو کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے اس سے زمین میں دفن ہونا مراد نہیں۔تو جواب میں انہوں نے کہا کہ بھائی ہمیں تو مرزا صاحب کے پاس قادیان لے چلو اور بیعت کرا دو۔ اس پر مَیں اپنے بھائی اور مولوی صاحب موصوف اور تین اور دوستوں کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور ان سب کی بیعت کرا دی اور دعا کیلئے خدمت اقدس میں عرض کیا۔

پھر بعد میں جب لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے تو ایک پٹھان نے حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ متواتر چھ ماہ میں نے آپ سے نقرس کا علاج کروایا ہے مگر کچھ بھی آرام نہیں آیا۔مگر آج یہ واقعہ ہوا کہ جب حضور کھڑکی سے باہر نکلے تو سب لوگ استقبال کیلئے کھڑے ہو گئے مگر مَیں کچھ دیر سے اُٹھا تو اتفاقاً حضور کا پاؤں میرے پاؤں پر پڑ گیا۔ اس وقت میں نے محسوس کیا کہ میری نقرس کی بیماری اچھی ہو گئی ہے۔ جب نماز کے بعد حضور اندر تشریف لے جانے لگے تو مَیں نے عرض کیا کہ حضور ہے تو بے ادبی کی بات مگر آپ میرے پاؤں پر پاؤں رکھ کر چلے جائیں۔ حضور نے مری درخواست پر ایسا کر دیا اور اب مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل صحت ہے۔ اس پر مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ صاحب نے جواب میں فرمایا کہ بھائی مَیں تو معمولی حکیم ہی ہوں لیکن وہ تو خدا کے رسول ہیں۔ ان کے ساتھ مَیں کیسے مقابلہ کر سکتا ہوں مَیں نے تو معمولی دوا ہی دینا تھی۔

اس واقعہ کے گواہ مولوی محبوب عالم صاحب اور میرے بھائی بابو محمد رشید صاحب اسٹیشن ماسٹر اور مستری علم دین صاحب ہیں۔

(720) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قادیان میں طاعون پڑی اور مرزا نظام الدین کے خاندان کے بہت سے افراد اس طاعون میں مبتلاء ہو کر فوت ہو گئے تو مرزا نظام الدین حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مکان پر آئے اور دروازہ کی چوکھٹ پر سر رکھ کر زار زار رونے لگے۔ جب حضرت مولوی صاحب نے ہمدردی کے رنگ میں اس کا سبب دریافت کیا تو مرزا صاحب نے اسی طرح روتے ہوئے کہا۔ مولوی صاحب! کیا ہماری مصیبت کا کوئی علاج نہیں؟ مَیں نے تو اب کوئی مخالفت نہیں کی۔ مولوی صاحب کچھ وقت خاموش رہے اور پھر فرمایا مرزا صاحب مَیں خدائی تقدیر کو کس طرح بدل سکتا ہوں۔ پھر جو افراد بیمار تھے۔ ان کے علاج معالجہ کیلئے ہمدردانہ رنگ میں مشورہ دیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا نظام الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے اور وہ اور ان کے بڑے بھائی مرزا امام دین صاحب ساری عمر حضرت صاحب کے سخت مخالف رہے اور ہر طرح کی ایذا پہنچائی اور سلسلہ حقہ کو مٹانے کی ہر رنگ میں کوشش کی جس کا ذکر گذشتہ روایتوں میں گذر چکا ہے۔ لیکن بالآخر جب مرزا نظام الدین صاحب کے بڑے بھائی مرزا امام دین صاحب فوت ہو گئے اور خدا کے فضل سے جماعت نے بھی اتنی ترقی کر لی تو مرزا نظام الدین صاحب نے محسوس کر لیا کہ اب یہ ہمارے بس کی بات نہیں رہی اور بعض دوسرے لحاظ سے بھی مرزا نظام الدین صاحب کمزور ہو گئے تو انہوں نے آخری وقت میں مخالفت کی شدّت کو ترک کر دیا تھا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس روایت میں جس طاعون کا ذکر ہوا ہے، وہ 1910ء میں پڑی تھی جس میں مرزا نظام الدین صاحب کے بہت سے اقرباء مبتلاء ہو کر فوت ہو گئے تھے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ کی نصرت اُنہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 456، ایڈیشن 2003ء)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 272، ایڈیشن 2003ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

۞ پنجوقتہ نماز ادا کرنے والی اور تلاوت کرنے والی ناصرات کی درست تعداد کا پتہ ہونا چاہئے ۞ ایسے پروگرام بنانے چاہئیں کہ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت اور بہتر تفہیم کی حوصلہ افزائی کی جا سکے ۞ اسلام میں عورتوں کے حقوق کے متعلق سیمینارز اور کانفرنس منعقد کریں اور ایسے مواقع پر غیر مسلموں کو بھی مدعو کیا کریں ۞ خواتین جرنلسٹ سے ذاتی تعلقات بنانے چاہئیں تا کہ وہ اسلام کا پیغام بہتر طور پر سمجھ سکیں ۞ سوال جواب کی صورت میں خطبہ جمعہ کے پروگرام بنانے چاہئیں ۞ لجنہ اماء اللہ یو.ایس.اے کو ہر سال کم از کم ایک ماڈل وِلیج کیلئے فنڈز مہیا کرنے چاہئیں ۞ اپنی مجالس عاملہ فعال کرلیں، اگر وہ اپنا اچھا نمونہ پیش کریں گی تو پھر باقی ممبرات بھی ان کے نقش قدم پر چلیں گی

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی حضور انور سے آن لائن ملاقات اور حضور انور کی مجلس عاملہ کو زرّیں نصائح و ہدایات

مورخہ 29؍اگست 2021ء کو اراکین نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ملاقات کیلئے اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں رونق افروز ہوئے جبکہ اراکین نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ نے مسجد بیت الرحمٰن Maryland، امریکہ سے شرکت کی۔

اس ملاقات کے دوران حضور انور نے جملہ اراکین نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور ان کے شعبہ جات میں بہتری لانے کیلئے ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے سیکرٹری ناصرات کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ پنجوقتہ نماز ادا کرنے والی اور تلاوت کرنے والی ناصرات کی درست تعداد کا آپ کو پتہ ہونا چاہئے اور ایسے پروگرام بنانے چاہئیں کہ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت اور بہتر تفہیم کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔

سیکرٹری صاحبہ Public Affairs کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو چاہیے کہ لجنہ کے پبلک ریلیشن ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے اسلام میں عورتوں کے حقوق کے متعلق سیمینارز اور کانفرنسز منعقد کریں اور ایسے مواقع پر غیر مسلموں کو بھی مدعو کیا کریں۔ اس طرح ان کو بھی پتہ چل جائے گا کہ حقیقی اسلامی تعلیمات کیا ہیں اور احمدیہ مسلم جماعت کی مساعی کا بھی علم ہوگا۔

سیکرٹری نو مبائعات سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کو مختلف لوگوں کے backgrounds کے مطابق ان کی اخلاقی، علمی اور تربیتی ضروریات کا خیال رکھنا ہوگا۔ آپ صرف ایک ہی پلان اور پروگرام کو سب پر لاگو نہیں کرسکتیں، جو عیسائیت سے شامل ہونے والی ہیں انہیں قرآن کریم کے بارے میں اور آنحضرت ﷺ کی سیرت و سوانح کے بارے میں بتائیں۔ چند بدھ مذہب اور ہندو مذہب سے آکر ملی ہیں، چند مسلمانوں سے اور چند عرب background سے آئی ہیں اور چند ایشین اور برصغیر سے تعلق رکھنے والی ہیں، یوں آپ کو ہر ایک کیلئے منفرد پلان بنانا پڑے گا۔

سیکرٹری برائے میڈیا سے مخاطب ہو کر حضور انور نے فرمایا کہ انہیں خواتین جرنلسٹس سے ذاتی تعلقات بنانے چاہئیں تا کہ وہ اسلام کا پیغام بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

سیکرٹری تربیت سے گزشتہ دس ماہ کی کارکردگی اور آئندہ دو ماہ کے مجوزہ پروگراموں کی بابت استفسار فرمانے کے بعد ممبرات مجلس عاملہ کو مثالی وجود بننے کی نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ہر معاملے میں عہدیداران کو، آپ کی مرکزی عاملہ بھی ایک مثالی نمونہ قائم کرنا چاہیے۔ اگر وہ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہوں گی، اگر وہ مرکز کی ہدایات کی پیروی میں باقاعدہ ہوں گی تبھی آپ کو اچھے نتائج مل سکتے ہیں۔ اگر مجالس کی عاملہ سے لے کر نیشنل عاملہ تک جملہ ممبرات عاملہ فعال ہو جائیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ آپ کی 50 فیصد یا اس سے زیادہ ممبرات آپ کے پروگراموں اور سرگرمیوں میں حصہ لے رہی ہوں گی۔ اس لیے اپنے گھر سے شروع کریں اور آپ کا گھر آپ کی عاملہ ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے مزید تربیتی پروگراموں کے متعلق استفسار فرمایا تو سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ہماری اس وقت زیادہ توجہ حضور انور کے خطبات جمعہ سننے پر ہے۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد تربیت کے متعلق دو سوالات لجنہ کے پیج پر پوسٹ کر دیے جاتے ہیں اور لجنہ کی ممبرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ان کے جوابات دیں تا کہ اس خطبہ میں جو تربیت کا پہلو ہو، وہ انہیں ذہن نشین کروایا جا سکے۔ ہم انہیں مزید باقاعدہ کرنے کی کوشش کریں گے انشاءاللہ۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر میرا خطبہ جمعہ کسی خاص تربیتی پہلو پر نہ ہو، کیونکہ آج کل تو زیادہ خطبات تاریخِ اسلام کے بارے میں ہیں، تو پھر کیا کرتی ہیں۔ اس پر سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ان خطبات میں بھی بہت سے تربیتی پہلو نکل آتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ مردوں کیلئے تربیتی پہلوؤں کا ذکر ہو ہی جاتا ہے لیکن اگر خواتین کیلئے آپ کو کوئی پہلو مل جاتا ہے تو پھر بہت اچھی بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ محنت سے کام کر رہی ہیں۔ پھر حضور انور نے ہدایات سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ میرے خیال میں آپ کو سوال جواب کی صورت میں خطبہ جمعہ کے پروگرام بنانے چاہئیں تا کہ خطبہ جمعہ کے بارے میں سوال پوچھا جائے پھر وہ جواب دیں یا لجنہ کا ایک گروپ ہو جو ان باتوں کو بیان کرے۔ اس پر سیکرٹری صاحبہ تربیت نے بتایا کہ حضور اب ایسا ہی کرنے کا ارادہ ہے، ان شاء اللہ کہ ہم بہنوں کا ایک گروپ بنا کر اس میں خطبہ کو ڈسکس کیا کریں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا، اچھا۔ ماشاءاللہ۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تربیت کو مزید توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اب آپ کے پاس مزید immigrants اور asylum seekers لجنہ کا اضافہ ہوا ہے جن کی بڑی تعداد بہت زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہے، اس لیے آپ کو ان کیلئے بھی ایک الگ نوعیت کا پروگرام بنانا پڑے گا۔ پھر حالات کے مطابق ان کے مختلف رویے ہیں۔ یوں آپ کو دیکھنا ہوگا کہ کم پڑھی لکھی لجنہ کیلئے آپ کس طرح کے پروگرام تشکیل دے سکتی ہیں۔ ان سب کا تعلق مختلف معاشروں سے ہے۔

سیکرٹری خدمتِ خلق سے مخاطب ہو کر حضور انور نے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ یو ایس اے انسانیت کی خدمت کیلئے وسیع فنڈز خرچ کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کو ہر سال کم از کم ایک ماڈل ولیج کیلئے فنڈز مہیا کرنے چاہئیں اور اسکا اندازاً خرچ نوے ہزار ڈالرز ہوگا۔ کیا آپ یہ ذمہ داری لینے کیلئے تیار ہیں؟ اس پر سیکرٹری صاحبہ نے جواب دیا: جی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

اس ملاقات کے اختتام پر صدر صاحبہ لجنہ نے حضور انور سے راہنمائی طلب کی کہ نوجوان نسل کو اپنے عقائد اور مذہب کے ساتھ کیسے جوڑ کر رکھا جائے۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تمہارا فرض لوگوں کو یاددہانی کروانا ہے اور انہیں نصیحت کرنا ہے۔ اور ان کیلئے دعا بھی کرو۔ کچھ عرصے کے بعد تھک کر پیچھے نہیں ہٹ جانا۔ آپ نے حوصلہ نہیں ہارنا۔ جب وہ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور اپنے تئیں جماعت سے الگ نہیں کرنا چاہتے تو پھر یہ ہمارا فرض ہے کہ ان کو احمدیت کی آغوش میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں جو ہمارے (جماعتی) لٹریچر میں موجود ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ قرآن کریم (میں یہ طریق موجود ہیں) تو انہیں بتائیں کہ یہ احکامات ہیں۔ دیکھیں قرآن کریم فرماتا ہے کہ باحیا لباس پہنو۔ یہ قرآنی حکم ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ حجاب لو۔ پردہ کرو۔ صرف جماعت احمدیہ اس کی پابندی پر زور نہیں دیتی بلکہ یہ قرآنی حکم ہے۔ اور دیگر احکامات بھی ہیں جن میں تلاوت، پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی۔ تو ان چیزوں کو آپ کو انہیں باور کروانا ہوگا۔ تو محبت اور پیار سے اور نرمی سے اس کی طرف توجہ دلاتی رہیں اور ان کو یہ بھی احساس ہونا چاہئے کہ آپ ان کی خیر خواہ ہیں۔ آپ جو بھی کر رہی ہیں وہ ان کی بہتری کیلئے ہے۔ آپ ان کو اس معاشرے کی بدیوں سے بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ پھر ان کیلئے دعا بھی کریں۔ پھر جب ایک دفعہ ان کو اس بات کا احساس ہو جائے گا تو ایک دن وہ آپ کی بات ماننے لگ جائیں گے۔ پھر ایک بار، دو بار، تین بار یا چار بار ان کو توجہ دلانے کے بعد آپ نے تھک نہیں جانا بلکہ ان کے پیچھے پڑے رہنا ہے اور توجہ دلاتے رہنا ہے۔ یہی آپ کا کام ہے اور یہی حکم قرآن کریم میں بیان فرمایا گیا ہے: اِنَّمَآ اَنۡتَ مُذَکِّرٌ اور یہ حکم آپ ﷺ کو مخاطب کر کے دیا گیا ہے کہ ان (مومنوں) کو بار بار نصیحت کرتے رہیں، اسلام کی خوبصورت تعلیم ان کو بتاتے رہیں۔ یہی آپ کا بھی کام ہے۔

اگر نیشنل، ریجنل اور لوکل سطحوں پر آپ اپنی مجالس عاملہ فعال کرلیں اور وہ سب آپ کے پروگرامز اور ہدایات پر عمل کر رہی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے 50 فیصد یا اس سے زیادہ ٹارگٹ حاصل کر لیا ہے۔ اس لیے کوشش کریں کہ اس طرف توجہ دیں کہ عاملہ کی ممبرات آپ کے پروگرامز پر عمل کر رہی ہیں یا نہیں۔ اگر وہ اپنا اچھا نمونہ پیش کریں گی تو پھر باقی ممبرات بھی ان کے نقش قدم پر چلیں گی۔ ہمیں اپنی اچھی مثال قائم کرنے کی ضرورت ہے پھر ہم اچھے نتائج کی امید کر سکتے ہیں۔

اللہ حافظ و ناصر ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17؍ستمبر 2021)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (آل عمران:32)

ترجمہ: تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ عام مسلمان اور ایک احمدی مسلمان کے عملی نمونوں میں واضح فرق ہونا چاہئے کیونکہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے
ہم نے اس روشنی سے حصہ لیا ہے یا حصہ لینے کا دعویٰ کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں روشنی دکھانے کیلئے بھیجا ہے

ہمیں دنیا کے اس نفسا نفسی کے دَور میں اپنے آپ کو ہر برائی سے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روشنی کی مدد سے بچانے کی ضرورت ہے، خراب راستوں سے بچنے کی ضرورت ہے

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کا زوال راتوں کی دعاؤں کو چھوڑنے اور لہو و لعب میں پڑنے کی وجہ سے ہوا تھا
آجکل بھی لہو و لعب، رات دیر تک مختلف کاموں میں مصروف رہنا، غیر تعمیری کاموں میں مصروف رہنا، ٹی وی ہے فلمیں ہیں انٹرنیٹ پر بیٹھنا ہے اور پھر فجر کی نماز پر نہ اٹھنا
تہجد تو علیحدہ رہی فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے اور جب فجر کی نماز وقت پر نہیں ادا ہوگی تو یہیں سے پھر زوال بھی شروع ہو جائیں گے پس یہ کوشش ہم میں سے ہر ایک کو کرنی چاہئے کہ
اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں کیونکہ تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ زوال وہیں شروع ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کی طرف سے توجہ ہٹتی ہے

اس زمانے میں معاشرہ مذہب سے دُور لے جانے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے اس لئے یہ دعا بھی ایک مومن کی دعاؤں میں شامل ہونی چاہئے کہ
ہمیں کفر اور شیطنت کے جہنم سے بچا، ہمیں لامذہبیت کے جہنم سے بچا، ہمیں خودسری، جھوٹ اور ظلم کے جہنم سے بچا، ہمیں اپنی رضا اور محبت کی دُوری کے جہنم سے بچا

انصاف کا نعرہ لگانا یا چھوٹی سطح پر انصاف کرنا بالکل اور چیز ہے اور مکمل سچائی کے ساتھ مکمل طور پر سچی گواہی دینا بالکل اور چیز ہے، ہم دنیا کو روشنی دینے کا دعویٰ لے کر اٹھے ہیں
ہر عورت اور مرد جو احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہے اس کا یہی دعویٰ ہے کہ ہم نے دنیا میں سچائی کو قائم کرنا ہے اگر یہ نہیں تو ہمارے دعوے کھوکھلے ہیں

ہم میں سے ہر بچے، ہر بوڑھے، ہر جوان، ہر عورت اور ہر مرد کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ جیسے بھی حالات ہوں ہر حالت میں مَیں نے سچ بولنا ہے،
خاص طور پر احمدی عورتوں کو سچائی کے قائم کرنے کیلئے ایک مہم چلانی چاہئے کیونکہ عورتوں نے آئندہ نسلوں کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرنا ہوتا ہے

مختلف معاشرتی برائیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان سے بچنے اور حقیقی معنوں میں عباد الرحمان بننے کیلئے قرآنی آیات کی روشنی میں اہم نصائح

جماعت احمدیہ یو.کے کے 48ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 30 اگست 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں مستورات سے خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج جو باتیں مَیں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مَردوں کیلئے بھی اسی طرح ضروری ہیں جس طرح عورتوں کیلئے یا ان باتوں سے یہ احساس پیدا نہ ہو کہ یہ مردوں کیلئے ہیں اس لئے عورتوں کیلئے ان کی اتنی اہمیت نہیں ہے۔ اسلام نے عورت اور مرد جو ایک گھر کی اِکائی ہیں ان دونوں پر ذمہ داری ڈالی ہے کہ اپنے گھروں کا حق ادا کرنے کیلئے اپنی اِکائی کی اہمیت کو سمجھنے اور اس کو معاشرے کا اہم حصہ بنانے کیلئے اپنے فرائض کو سمجھیں۔

آجکل کا معاشرہ سفری سہولیات کی وجہ سے، رسل و رسائل کی سہولت کی وجہ سے، الیکٹرانک میڈیا کی وجہ سے، تعلیم عام ہونے کی وجہ سے اپنے حقوق پر تو بہت زور دیتا ہے اور اتنا زیادہ زور دیتا ہے کہ ضرورت سے زیادہ زور ہے۔ لیکن اس ضرورت سے زیادہ حقوق پر زور دینے کی وجہ سے افراد، مرد ہوں یا عورتیں، اپنے فرائض بھول جاتے ہیں یا انہیں ثانوی حیثیت دیتے ہیں۔ اپنے حق تو انصاف کے حوالے دے کر لینا چاہتے ہیں لیکن دوسروں کے حق دینا نہیں چاہتے۔ یا تھوڑے سے فرائض پورے کر کے یا حق دے کر پھر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے دوسرے پر بہت بڑا احسان کر دیا ہے اور آجکل کے معاشرے کے فسادوں کی، جو چاہے گھریلو سطح پر ہوں یا ملکی اور بین الاقوامی سطح پر، یہی وجہ ہے کہ اپنے حقوق کو دوسروں کے حقوق پر ترجیح دی جاتی ہے۔ یا دوسروں سے ذمہ داریاں پوری کرنے کی توقع کی جاتی ہے لیکن اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف اس شدت سے توجہ نہیں دی جاتی۔ جب ایک مومن جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کرتی ہے، جو قرآن کریم کو آخری شرعی کتاب ماننے کا اعلان کرتے ہیں اور پھر ایک احمدی مرد اور عورت جو اس زمانے کے امام کی بیعت میں بھی آنے کا اقرار کرتے ہیں ایسے مومن کو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تم اپنے حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرو۔ اگر تم اپنے ذمہ فرائض اور حقوق ادا کرو گے، اگر معاشرے کا ہر فرد اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی کوشش کرے گا تو تمہارے حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے اور یہ حقوق جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے ذمّہ لگائے ہیں دو طرح کے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کے حقوق جن کو حقوق اللہ کہتے ہیں اور ایک اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق جنہیں حقوق العباد کہا جاتا ہے اور جب یہ دو قسم کے حقوق ان کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے والے ہوں۔ حق ادا کرتے ہوئے اس لئے کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ حق ادا کر رہے ہیں لیکن حق ادا نہیں ہو رہا ہوتا بلکہ حق ادا کرنے کی بجائے احسان کا رنگ غالب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو حق ادا کرتے ہوئے حقوق ادا کریں عباد الرحمن کہا ہے۔ اس میں عورتیں بھی شامل ہیں اور مرد بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں رحمان کے بندے کہہ کر عباد الرحمن کہہ کر اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کے صدقے تمہیں بیشمار انعامات دیئے ہیں۔ بیشمار خصوصیات کا انسانوں کو حامل بنایا ہے۔ اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ یہ رحمانیت اس کے احسانوں میں سے بہت بڑا احسان ہے۔ اور یہ رحمانیت بلاتخصیص ہر ایک کو فائدہ پہنچا رہی ہے۔ پس کیا یہ احسان تمہیں اس بات کا احساس نہیں دلاتا کہ تم اس کی بندگی کا حق ادا کرو۔ اسکے بتائے ہوئے طریق پر چلو۔

ایک انسان اپنے تھوڑے سے احسان کے بدلے یا ایک معمولی نیکی کرنے کے بعد یہ چاہتا ہے کہ اسکی تعریف ہو، اسکے کام کو سراہا جائے۔ اکثر ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان کے احسان کا ذکر بھی ہو لیکن اللہ تعالیٰ جو سب احسان کرنے والوں سے زیادہ احسان کرنے والا ہے اس کی شکر گزاری اور اسکی بندگی کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور پھر اس کا احسان صرف مادی اور ظاہری فوائد کیلئے نہیں۔ ہم صرف یہی نہیں دیکھتے کہ اس کے مادی اور ظاہری فوائد ہمیں حاصل ہو رہے ہیں بلکہ روحانی زندگی میں بھی اسکے احسانوں کے نیچے ہم دبے ہوئے ہیں۔

پس اس بات کا احساس کرنے کی طرف بھی ایک انسان جسکو مومن ہونے کا دعویٰ ہے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمارا مسلمان ہونا، ہمارا اللہ تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب کو ایک مکمل ضابطہ حیات سمجھنا، ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنا ہم سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ صرف ظاہری رنگ میں اور الفاظ میں ہی نہیں بلکہ حقیقت میں ہم رحمان کے بندے بننے کی کوشش کریں۔ ان حقوق و فرائض کو ان تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں جن کی اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے، جن کا ہمیں حکم دیتا ہے اور جس کیلئے اللہ تعالیٰ اپنے رسول بھیجتا ہے تا کہ وہ ہمیں حقیقی رنگ میں رحمان کے بندے بندیاں بنانے کے راستے دکھائیں، تا کہ وہ ہمیں زندگی بخش راستے دکھائیں، تا کہ ہم ان راستوں پر چل کر اپنے فرائض کو ادا کرنے والے بن کر رحمان خدا کے پیار کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں شامل ہونے کا دعویٰ تبھی سچ ہوگا جب ہم اپنی زندگیوں کو ایسی نہج پر ڈھالنے کی کوشش کریں گے کہ خدا کے حق بھی ادا کریں اور اس کی مخلوق کے حق بھی ادا کریں اور یہ حق اس صورت میں ادا ہوتے ہیں جب خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم ہو۔ جب اللہ تعالیٰ کے رسول کی باتوں پر کان دھرا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کے حکم دیئے ہیں ان کی طرف توجہ کریں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کا صرف دعویٰ ہی نہ ہو بلکہ یہ کوشش ہو کہ جس کام کی طرف وہ ہمیں خدا تعالیٰ کے حکم سے بلا رہے ہیں اس طرف ہم چلیں۔

چند جمعہ پہلے مَیں نے قرآن کریم کے اس حکم کی طرف توجہ دلائی تھی کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ (الانفال: 24) یعنی خدا اور رسول کی آواز کو سنو اور قبول کرو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کیلئے بلائے۔ یہاں مومنوں کو زندہ کرنے کیلئے بلائے کے الفاظ آئے ہیں۔ صحابہ کے زمانے میں قرآن کریم نازل ہوا۔ انہیں یہی حکم تھا اور ہر ایک مسلمان کو بھی یہی حکم ہے کہ روحانی زندگی کی طرف توجہ کرو۔ وہ زندگی جس کی طرف بلایا جا رہا ہے یہ روحانی زندگی ہے اور جب اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کسی کام کی طرف بلائیں، کسی طرف توجہ دلائیں تو ان باتوں کو غور سے سنو کیونکہ انہی باتوں سے تمہاری روحانی زندگی وابستہ ہے۔ جس روحانی زندگی کیلئے ہم باتیں تو بہت کرتے ہیں، اظہار بھی کرتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو اس روحانی زندگی کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کرتے ہیں اور وہ کوشش کیا ہے؟ وہ خدا تعالیٰ اور اسکے رسول کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ یہ جسمانی زندگی تو ایک دن ختم ہو جانی ہے۔ ہمیشہ رہنے والی زندگی کے انعامات تو روحانیت کے ساتھ ہی وابستہ ہیں۔

پس حقیقی زندگی کا حاصل کرنے والا تو وہی ہے جو اس ظاہری زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلے اور روحانیت میں ترقی کرے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنے پیش نظر رکھے اور پھر اس وجہ سے اس سلسلے کو ہمیشہ کی اخروی زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے والا بنائے اور جب یہ انعامات کو حاصل کرنے والا بنائے گا تو یہی وہ مقام ہے جب انسان عبدرحمان بنتا ہے، رحمان خدا کا بندہ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرنے والا بننا ہے تو اس کیلئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔

ایک احمدی عورت اور مرد کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں عبدرحمان بنوں گی اور بنوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے بندے بننا کیا ہے؟ یہ وہی عہد بیعت ہے، یہ وہی شرائط بیعت ہیں جن پر چلنے کا ایک احمدی بیعت کے وقت وعدہ کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائط بیعت میں اتنی جامعیت کے ساتھ ان تمام فرائض کا ذکر فرما دیا ہے جو ایک مومن کو عبدرحمان بناتے ہیں یا جن کی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے کہ ان پر عمل کرنے والا پھر کسی برائی میں مبتلا نہیں ہوتا۔ عبدرحمان بننے کیلئے، خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کیلئے سب سے اہم بات ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر ہر چیز کو ہیچ سمجھنا، کم تر سمجھنا۔ اسی لئے آپ نے یہ عہد لیا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ عہد لیا کہ ایک احمدی نے ہر قسم کے شرک سے بچنا ہے چاہے وہ ظاہری شرک ہو یا مخفی شرک ہو۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد سوم، صفحہ 563)

فرائض کی بجا آوری میں کمی اس وقت ہوتی ہے یا نیکیاں کرنے میں کمزوریاں اس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب انسان سمجھتا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو میں جھوٹ کا سہارا لے لوں گا۔ اپنی بات کو تھوڑا سا twist کر دوں گا، غلط بیانی کر لوں گا۔ یا اگر اپنے خیال میں جھوٹ نہیں سمجھتے تو یہی سمجھتے ہیں جو حقیقت میں جھوٹ ہی ہے کہ اگر تھوڑی سی بات کو بدلنا پڑے جیسا کہ میں نے کہا تو بدل لوں گا، کیا فرق پڑتا ہے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جو پھر دوسرے گناہوں میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے جو نیکیوں کو کھاتا جاتا ہے۔ جو فرائض میں کوتاہی کرواتا ہے اور حقوق غصب کرنے کی طرف مائل کرتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں اسکو بڑی اہمیت دی ہے۔

اسی طرح بے حیائیوں سے بچنا ہے۔ اسکی طرف بھی بہت توجہ دلائی۔ آجکل کے معاشرے کو آزادی اور تعلیم کے نام پر برباد کیا جا رہا ہے۔ اگر انسان غور کرے، ایک عقلمند انسان غور کرے، وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے فراست دی ہے اور یہ فراست ہی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جس نے احمدیت پر قائم ہونے کی توفیق عطا فرمائی، قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر وہ غور کرے تو یہی آزادی اور تعلیم کے نام پر جو بعض باتیں ہیں وہ زندگیوں کو برباد کر رہی ہیں۔ پس آزاد معاشرے میں رہتے ہوئے بڑی شدت سے ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ وہ ظلم نہیں کرے گا۔ خیانت نہیں کرے گا۔ فساد سے بچے گا۔ نفسانی جوشوں سے مغلوب نہیں ہو گا۔ یا پھر اور تفصیلات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی شرائط بیعت میں بیان فرمائی ہیں۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 564-563)

یہ نفسانی جوش ہی ہیں جو گھریلو مسائل کو بھی جنم دیتے ہیں۔ پہلے تعلیم اور آزادی نسواں کا نام دیا جاتا ہے۔ پھر وہ بڑھتے بڑھتے نفسانی جوشوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور پھر ان سے مسائل پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور ہمارے معاشرے میں سب سے پہلے جو مسائل جنم لیتے ہیں وہ گھریلو مسائل ہیں۔ پس اس طرف ہر عورت اور مرد کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر عفو ہے، درگزر ہے، عاجزی، انکساری کا عہد ہے جو ہم نے کیا۔ یہ تمام عہد ہماری شرائط بیعت میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کا بھی عہد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف اگر صحیح رنگ میں کی جائے، اسکے احسانوں کو یاد کیا جائے تو پھر اسکے حکموں پر انسان چلتا ہے۔ پھر عفو، درگزر، عاجزی، انکساری یہ ساری باتیں خود بخود پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پھر صبر اور حوصلہ دکھانے کا بھی عہد ہے۔ بدعات سے بچنے کا عہد ہے۔ بد رسومات سے بچنے کا عہد ہے۔ اب بد رسومات اور بدعات جو ہیں یہ بھی بعض جگہوں پہ جماعت میں راہ پانے لگ گئی ہیں۔ بعض بہانے تلاش کئے جاتے ہیں۔ بلا وجہ اپنے پر بوجھ ڈال کر بعض لوگ شادیوں بیاہوں پہ بعض خرچ کرتے ہیں۔ جن کو توفیق ہے اگر وہ کرتے ہیں تو وہ کر سکتے ہیں لیکن ان کے دیکھا دیکھی جس کو توفیق نہیں وہ بھی کوشش کرتا ہے کہ دکھاوا کیا جائے۔ جب دکھاوے کی حد آ جائے تو یہ پھر رسم بن جاتی ہے۔ یہ ایسا بوجھ بن جاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ پس اس کیلئے بھی ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں۔

پھر نمازوں کی پابندی، نوافل اور تہجد کی طرف توجہ ہے۔ یہ بھی شرائط بیعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد سوم، صفحہ 564) قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرح توجہ دلائی ہے۔ شرائط بیعت کیا ہیں یہ سب چیزیں وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائیں اور جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بار بار یاددہانی کروائی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم عبدرحمان بننا چاہتے ہو، اگر تم حقیقی رنگ میں مومن بننا چاہتے ہو تو پھر یہ بھی حق ادا کرو جو ایک عبادت کا رنگ ہے اور سراسر ظاہری نمازیں نہیں بلکہ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر درود بھیجو۔ توبہ اور استغفار کرنے کا عہد ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد سوم، صفحہ 564)

غرض کہ آپ کی تمام شرائط بیعت وہ ہیں جن پر چلنے کا ایک احمدی وعدہ کرتے ہوئے احمدیت میں شامل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ روحانی زندگی حاصل کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا، رحمان خدا کا، جسکے بے انتہا ہم پر احسان ہیں، حقیقی عبد بننے کی کوشش کرے۔ پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے اور اس بات کی طرف کوشش سے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ رحمان خدا ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اس کے بعض پہلو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں جو اجلاس کے شروع میں تلاوت کی گئی تھیں۔ ان میں سے بعض کی وضاحت بھی میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تا کہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو ہم میں سے ہر ایک سمجھے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ عام مسلمان اور ایک احمدی مسلمان کے عملی نمونوں میں واضح فرق ہونا چاہئے کیونکہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے۔ ہم نے اس روشنی سے حصہ لیا ہے یا حصہ لینے کا دعویٰ کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں روشنی دکھانے کیلئے بھیجا ہے۔ اور جب روشنی آتی ہے تو اندھیرا دُور ہوتا ہے اور جب اندھیرا دُور ہوتا ہے تو اچھی اور بری چیز واضح ہو کر نظر آنا شروع ہو جاتی ہے۔ راستوں پر چلتے ہوئے خراب راستوں اور صحیح راستوں کی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ حسن اور گندگی کا فرق ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب روحانی روشنی کا انتظام ہوتا ہے تو گناہ اور نیکی کا فرق نکھر کر سامنے آ جاتا ہے۔ پاک دلوں کو روحانی سورج روشن کر دیتا ہے۔ دلوں کے اندھیروں کو دُور کر دیتا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں آئے ہوئے اس روشنی دکھانے والے اور دلوں کی زمین کو روشن کرنے والے کے ساتھ جڑنے کی ہمیں اس نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ اسکے بعد اپنے آپ میں اور ایک عام مسلمان میں واضح فرق کر کے دکھائیں۔ اپنی چھوٹی سے چھوٹی برائی پر بھی نظر رکھیں اور دلوں کو اس روحانی روشنی کے نور سے منور کریں اور یہی حالت ہے جو ہمیں حقیقی مومن بناتی ہے اور ایسے مومنوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ پھر وہ ان کا دوست اور مددگار ہو جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (البقرۃ:258) کہ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو کر اندھیروں سے روشنیوں کی طرف ایسے مومنوں کو لے جاتی ہے۔ مومن اور غیر مومن میں ایک واضح فرق نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان صرف اسلام کا نعرہ لگانے کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دلوں کو روشن کرنے کا نام ہے۔ اور جب یہ حالت پیدا ہو تبھی اللہ تعالیٰ بھی بدیوں کی ظلمت کو نیکیوں کے نور سے بدل کر مومن اور غیر مومن میں تمیز فرما دیتا ہے، فرق ظاہر کر دیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو روحانی روشنی ہمیں عطا کی ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی کا ہی اس زمانے میں ظہور ہے اس کا حقیقی فیض ہمیں اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود کا آنا میرا آنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) کہہ کر مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا ہی قرار دیا ہے۔ اور مسیح موعود کے ماننے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی متبعین میں شمار فرمایا ہے۔ پس ایک احمدی کو، عورت کو، مرد کو اپنے آپ کو حقیقی مومن اور عبدرحمان بنانے کی ضرورت ہے، وہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو صحابہ نے اپنے اندر پیدا کی۔ اپنے اندر خلافت کے نظام کو جاری رکھنے کیلئے وہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو خلفائے راشدین کے زمانے میں خلافت کے حقیقی فرمانبرداروں اور اطاعت گزاروں نے اپنے اندر پیدا کی۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا ان کی اکثریت گو ظاہری طور پر مسلمان ہیں لیکن دین کو چھوڑ کر دنیا کی غفلتوں میں مبتلا ہو گئی ہے۔ دنیا کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے۔ یہ لوگ تو یہ عذر کر سکتے ہیں، گو یہ عذر بھی اللہ تعالیٰ کے قریب قابل قبول نہیں ہے کہ ہمیں ہمارے نام نہاد دین کے علمبرداروں نے مسیح موعود کو ماننے سے روکے رکھا تھا۔ لیکن ایک احمدی کیلئے کوئی بھی عذر نہیں ہے جو اپنی حالت کو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے بتائے ہوئے حکموں پر چلانے کی کوشش نہیں کرتا۔ جو اپنی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ جو روشنی میں ہوتے ہوئے روشنی کو قبول کرنے کے بعد پھر اس خیال میں رہتا ہے کہ رات کی تاریکی ہے اس لئے ہمیں اچھے برے کی تمیز کا پتا نہیں چلا تو وہ غلط ہے۔ وہ سمجھ لے کہ وہ صرف زبانی کلامی باتیں کر رہا ہے دل سے اس نے روشنی کو نہیں مانا اور نہ اس نے اپنی صحیح آنکھوں سے اس روشنی کو دیکھا ہے۔ غیروں کے پاس تو اللہ تعالیٰ کے حکم ذَكِّرْ یعنی نصیحت کر پر عمل کروانے والا کوئی نظام نہیں ہے۔ ہمارے پاس تو یہ نظام موجود ہے۔ پس ہمارے پاس کسی بھی صورت میں کوئی عذر نہیں ہے۔ ہمیں دنیا کے اس نفسانفسی کے دَور میں اپنے آپ کو ہر برائی سے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روشنی کی مدد سے بچانے کی ضرورت ہے۔ خراب راستوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ صحیح راستوں پر چلنے کی ضرورت ہے۔ ایک مومن کی یہ خصوصیت ہے اور ہونی چاہئے کہ وہ روشنی سے حقیقی فیض پانے کیلئے ظاہری راتوں کو بھی روشن بنائے تا کہ ان گناہوں سے بچے۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ راستہ دکھایا ہے اور فرمایا ہے کہ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (الفرقان:65) کہ رحمان کے بندے راتوں میں دعاؤں اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کا زوال راتوں کی دعاؤں کو چھوڑنے اور لہو و لعب میں پڑنے کی وجہ سے ہوا تھا۔ آجکل بھی لہو و لعب، رات دیر تک مختلف کاموں میں مصروف رہنا، غیر تعمیری کاموں میں مصروف رہنا۔ ٹی وی ہے فلمیں ہیں انٹرنیٹ پر بیٹھنا ہے اور پھر فجر کی نماز پر نہ اٹھنا۔ تہجد تو علیحدہ رہی فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے اور جب فجر کی نماز وقت پر نہیں ادا ہو گی تو یہیں سے پھر زوال بھی شروع ہو جائیں گے۔ پس یہ کوشش ہم میں سے ہر ایک کو کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں کیونکہ تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ زوال وہیں شروع ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کی طرف سے توجہ ہٹتی ہے۔ مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ کا کوئی نرالا وعدہ نہیں تھا، مشروط وعدہ تھا کہ راتوں کو زندہ کرو گے، اپنی عبادتوں کو زندہ رکھو گے، وقت پر جس طرح حکم ہے عبادتیں کرو گے تو تبھی تمہاری ترقیاں بھی ہیں۔ نہیں تو پھر وہی زوال شروع ہو جائے گا اور دین سے ہٹتے چلے جاؤ گے۔

پس جب ہم اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالیں گے، جب ہم اس طرح کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے حقیقی اور شکرگزار بندوں میں شمار ہوں گے۔ ہم اپنے قول و فعل سے یہ اظہار کر رہے ہوں گے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا ہے۔ اس لئے یہ پاک تبدیلیاں ہم میں پیدا ہوئی ہیں یا ہو رہی ہیں یا اس کیلئے ہم اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں۔ پس ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم احمدیت قبول کرنے کے بعد نصیحت حاصل کرنے والوں میں بھی بنیں اور شکرگزاروں میں بھی بنیں اور ہماری یہ حالت پھر دوسروں کو بھی روشنی دکھانے والی بنے گی۔

لجنہ کی رپورٹس میں، خدام الاحمدیہ کی رپورٹس میں، انصار اللہ کی رپورٹس میں، جماعت کی رپورٹس میں یہ ذکر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2016)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کیا جاتا ہے کہ ہم نے تبلیغ کی، تبلیغی سٹالز لگائے پمفلٹ تقسیم کئے یا دوسرے پروگرام دیئے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن اس کا حقیقی فائدہ تبھی ہوگا، آپ کی بات سن کر احمدیت میں شامل ہونے والے تبھی اپنی حالت میں حقیقی تبدیلی پیدا کرسکیں گے جب ہم خود اپنے دین کی تعلیم کا اپنے پر عملی اظہار کر رہے ہوں گے۔ جب ہم خود بھی ساتھ ساتھ اپنی کمزوریاں دُور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی شکرگزاری کر رہے ہوں گے کہ وہ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ ہم کمزوریاں دُور کریں۔ اس بات پر شکر کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال ہو رہی ہے۔ جہاں وہ ہماری تبلیغ کو پھل لگا رہا ہے وہاں ہمیں اپنی راتوں کو روشن کر کے دعاؤں کی توفیق بھی دے رہا ہے اور ہمیں اپنے اندر اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی توفیق بھی عطا فرما رہا ہے۔

اور جب ایک شخص، چاہے وہ عورت ہے یا مرد ایسا عبدرحمان بنتا ہے یا بننے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا بننے والے کا ایک بہت بڑا وصف یہ ہے کہ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (الفرقان: 64) کہ وہ عاجزی کا نمونہ ہوتے ہیں اور زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ پس عاجزی ایک بہت بڑا وصف ہے۔ ایک مومن کا، ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے اور یہ ضروری ہے۔ اس کیلئے وہ اپنے جائزے لے کہ کس حد تک ہم میں یہ خوبی ہے۔ بعض دفعہ بعض باتیں سامنے آتی ہیں کہ بعض نئے شامل ہونے والے اس لئے پیچھے ہٹ جاتے ہیں کہ پرانے احمدیوں یا عہدیداروں کے نمونے عاجزی کے بجائے تکبر پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ گو ان پیچھے ہٹنے والوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ انہوں نے زمانے کے امام کو حق سمجھ کر مانا ہے تو پھر ایمان میں ترقی کی کوشش ہونی چاہئے، نہ کہ کسی وجہ سے ان کو ٹھوکر لگے۔ کسی شخص کے نمونے کو دیکھ کر ٹھوکر نہیں لگنی چاہئے۔ لیکن ایسے نمونے دکھانے والے بھی ان کے اس گناہ میں غیر محسوس طور پر وجہ بن رہے ہوتے ہیں۔ پس ایک مومن کا کام ہے کہ روشنی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کسی کو اندھیرے میں بھٹکنے کیلئے چھوڑنے کی بجائے راستے دکھانے کی کوشش کرے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ عاجزی دکھانا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک اہم حکم ہے۔ پس اس کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ مَردوں میں تکبر زیادہ ہے اور عورتوں میں کم ہے یا مَردوں میں کم ہے اور عورتوں میں زیادہ ہے۔ کبھی کبھی عہدیداروں کے معاملے میں بھی مَیں نے دیکھا ہے، وجہ مختلف ہوجاتی ہے، لیکن عام طور پر تجربے میں یہی آیا ہے کہ جب اختیار ملتا ہے تو تکبر اور نخوت عورتوں میں بھی بہت زیادہ پیدا ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (الفرقان: 64) فرما کر ایک پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ تمہیں ایسا اقتدار بھی ملے گا جو ایک فاتح اور غالب کو ملتا ہے۔ جب تم غالب آؤ گے اور یقیناً یہ جماعت احمدیہ کا مقدر ہے اور تقدیر ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وعدہ ہے کہ غالب آنا ہے۔ (ماخوذ از تذکرہ، صفحہ 48، ایڈیشن چہارم، مطبوعہ ربوہ) جب غالب آؤ گے تو اس وقت بھی تمہارے اندر عاجزی ہونی چاہئے۔ پس مومنانہ صفات پیدا کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے اختیارات پر تو بالکل ہی تکبر نہیں پیدا ہونا چاہئے۔

پھر روشنی سے فیض پا کر روشنی پھیلانے والے رحمان خدا کی بندگی کا حق ادا کرنے والوں کی یہ نشانی بھی ہے یا ان کو یہ حکم ہے کہ یہ حالت تمہارے اندر پیدا ہوگی تو تم رحمان خدا کے بندے ہوگے ورنہ نہیں اور وہ یہ ہے کہ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان: 64) اور جب جاہل لوگ، لڑاکے اور بداخلاق لوگ جو ہیں وہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ اپنی حرکتوں سے جوش دلا کر کوئی جھگڑا اور فساد پیدا کریں، ان سے جب تمہیں واسطہ پڑتا ہے تو وہاں طیش میں آ کر اسی طرح اوچھے ہتھیار سے جواب دینے کی بجائے ایک عبدرحمان، ایک مومن بندی اور بندہ یہ کہتے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو۔ ہم تو تمہارے لئے بھی امن اور سکون چاہتے ہیں۔ یہی ہتھیار ہے جو ایک مومن کی کامیابی کا راز ہے کیونکہ ظلم و زیادتی کا نرمی اور عقل سے جواب دینا ماحول میں بہت سے دوسرے لوگوں کو روشنی دکھانے کا باعث بن جاتا ہے۔ پس اس طرف ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے کہ ذرا ذرا سی بات پر جھگڑے پیدا نہ کریں اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ غلبہ ملنا ہے۔ جب غلبہ مل جائے تب بھی ایک حقیقی عبدرحمان جاہلوں کی جہالت آمیز باتوں کو خاطر میں نہیں لاتا اور سلامتی ہی مانگتا ہے۔

اب قرآن کریم کے اس حکم کو آجکل کے مسلمان سربراہوں اور حکومتوں سے مقابلہ کرلیں تو صاف پتا چل جاتا ہے کہ یہ لوگ وہ نہیں ہیں جو عبدرحمان ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ تو یہ بتاتا ہے کہ یہودی نے سختی سے قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا تو آپ نے بڑے پیار سے اور آرام سے جواب دیا۔ (الجامع لشعب الایمان للبیہقی، جلد 13 صفحہ 521 فصل فی احسان قضاء الدین، حدیث نمبر 10717، مکتبۃ الرشد ناشرون سعودی عرب 2004ء) پس جہالت کا جہالت سے جواب دینا دنیا میں کہیں بھی پسند نہیں کیا جاتا لیکن دنیا والے اس پر عمل نہیں کرتے اور کسی مومن کے لئے تو کسی بھی صورت میں یہ قابل برداشت نہیں ہے کہ تکبر کا اظہار کرے۔ یہ مومن کی شان ہی نہیں کہ وہ کبھی تکبر کا اظہار کرے۔ اگر اس بات کو ہم سمجھ لیں تو ہمارے بہت سے گھریلو مسائل بھی حل ہو جائیں۔ خاوند بیوی کے جھگڑوں میں بھی بعض اوقات چند دن بعد اور بعض دفعہ بچے ہونے کے بعد بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں، گھر ٹوٹتے ہیں، ان کی بڑی وجہ جہالت سے ترکی بہ ترکی جواب دینا ہی ہے۔ ایک نے ایک بات کہی، دوسرے نے آگے سے دو کہیں اور یہی وجہ ہے جو بے صبری ہے اور جاہلانہ حرکات ہیں جن کی وجہ سے رشتے بھی ٹوٹتے ہیں۔ قرآن کریم کے احکامات جہاں وسیع معاشرے کیلئے روشنی دکھانے والے ہیں، اسی طرح ہر چھوٹی سے چھوٹی سطح پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ اگر ہر انسان ان کو سمجھ لے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو گھر کی اِکائی سے لے کر معاشرے کی اِکائی تک ایک مومنہ اور مومن امن کے پیامبر بن جاتے ہیں۔ سلامتی بکھیرنے والے بن جاتے ہیں۔ پس اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک دوسرے کو جواب دینا اور اپنا حق سمجھنا کہ میں صحیح ہوں، تکبر اور جہالت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جہالت صرف اس سے دُور نہیں ہوتی کہ آپ نے ڈگری حاصل کرلی، تعلیم حاصل کرلی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اعمال صالحہ بجالاؤ۔ یعنی ایسے اعمال جو صحیح وقت پر ادا ہو رہے ہوں۔ جہاں ایسے جھگڑے شروع ہوں وہاں انسان کی تعلیم کا تقاضا اور عقل کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں میں سے ایک فرد خاموش ہوجائے تاکہ جھگڑے مزید طول نہ پکڑیں۔ اگر یہ چیز نہیں ہے تو چاہے وہ کوئی ڈاکٹر ہے، کوئی پی ایچ ڈی ہے یا ڈگری ہولڈر ہے، جو مرضی پڑھا لکھا ہو وہ جاہل ہے۔ پس اس جہالت سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ یہ باتیں اس زندگی کو جہنم بناتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی مورد بناتی ہیں۔ پس اسکا علاج بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو۔ دعا کرو، استغفار کرو، لاحول پڑھو، ذکر الٰہی کرو۔

پس ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور یہ دعا کرنے کی ضرورت ہے کہ اے خدا! ہمیں جہالت اور کم علمی کے جہنم سے بچا۔ ہمیں دنیاداری اور ہوس پرستی کے جہنم سے بچا۔ ہمیں اپنی آئندہ نسلوں کی خرابی کے جہنم سے بچا۔ جب خاوند بیوی لڑ رہے ہوں تو اپنے بچوں کو بھی ظاہری جہنم میں مبتلا کر رہے ہوتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ اس لڑائی کی وجہ سے بچے بگڑ کر ایسے کاموں میں ملوث ہوجاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتے ہیں۔ میرے سامنے کئی ایسے معاملے آتے ہیں کہ بچے پریشان ہیں، پڑھائی میں کمزور ہیں، صحت اچھی نہیں ہے اور جب ذرا کریدو اور پتا کرو تو پتا چلتا ہے کہ گھر کا ماحول، ماں باپ کے جھگڑے بچوں پر منفی اثر ڈال رہے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا اس زمانے میں معاشرہ مذہب سے دُور لے جانے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے اس لئے یہ دعا بھی ایک مومن کی دعاؤں میں شامل ہونی چاہئے کہ ہمیں کفر اور شیطنت کے جہنم سے بچا۔ ہمیں لامذہبیت کے جہنم سے بچا۔ ہمیں خودسری، جھوٹ اور ظلم کے جہنم سے بچا۔ ہمیں اپنی رضا اور محبت کی دُوری کے جہنم سے بچا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب اسکے حکموں پر عمل کیا جائے کیونکہ ان برائیوں کا عارضی پیدا ہونا یا مستقل پیدا ہونا ہماری تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں۔

کسی کو یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ مجھ میں یہ برائیاں نہیں ہیں اس لئے مجھے ان دعاؤں کی ضرورت نہیں ہے۔ ان برائیوں سے خود بچنے اور آئندہ نسلوں کو بچانے کیلئے بھی یہ دعائیں ضروری ہیں اور دوسروں کے حقوق کی باریکی میں جا کر ہمیشہ ادائیگی کرتے چلے جانے کیلئے بھی ان دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو دم غافل ہوا وہ کافر ہوا اور جب یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے غفلت برتنا شروع کردے تو پھر رحمان خدا سے دُوری پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔

مَیں نے ابھی کہا کہ ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جھوٹ کے جہنم سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں۔ ان آیات میں ہی فرماتا ہے کہ رحمان کے بندوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (الفرقان: 73) کہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ ہر حالت میں ان کے منہ سے سچ اور صداقت کے الفاظ نکلتے ہیں۔ یہ کتنی اعلیٰ بات ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا اور یہ گواہی دی کہ آنے والا صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا ہے لیکن کیا اس سچائی کو قبول کرنے اور سچی گواہی سے ہمارا مقصد پورا ہوگیا۔ ہاں ایک حصہ تو پورا ہوگیا لیکن ایک بڑا حصہ اس وقت پورا ہوگا جب ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں ہوگا۔ سچ قبول کرنے کے بعد سچ ہمارے ہر عضو سے ظاہر ہو رہا ہوگا۔ معاشرے میں ہماری سچائی ایک پہچان بن جائے گی۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ توحید کے بعد سب سے بڑی نیکی جس کی ادائیگی کرنا اور اس کو صحیح طور پر نبھانا بڑا مشکل کام جو انسان کو پیش آ سکتا ہے وہ سچائی ہے۔ ہزاروں انسانوں میں رحم کا جذبہ بھی ہوتا ہے۔ عموماً انصاف کرنے والے بھی ہوتے ہیں لیکن مکمل سچائی کے اظہار اور ہر حال میں سچی گواہی دینے کیلئے بسا اوقات اکثر لوگ تیار نہیں ہوتے۔ یہاں یورپ میں پڑھے لکھے لوگوں میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے ایسے ہیں جو انصاف اور رحم کی آوازیں تو بلند کرتے ہیں لیکن اپنے متعلق تو ایک طرف رہا اپنے عزیزوں کے بارے میں بھی سچی گواہی دینی پڑے تو ٹال مٹول کی کوشش کرتے ہیں بلکہ بعض موقع پر اپنے ہم قوموں کے بارے میں بھی نہیں دے سکتے۔ آج دنیا کے جھگڑوں کی بنیاد اسی سچائی کی کمی کی وجہ سے ہے یا اسی سچائی کا فقدان ہے۔ انصاف کا نعرہ لگانا یا چھوٹی سطح پر انصاف کرنا بالکل اور چیز ہے اور مکمل سچائی کے ساتھ مکمل طور پر سچی گواہی دینا بالکل اور چیز ہے۔ اگر دنیا اس بات کو سمجھ لے تو جو اس وقت دنیا کے حالات کی وجہ سے خوفزدہ ہیں ان کے خوف دُور ہو جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو رحمان خدا کے بندے ہیں یا بندے کہلاتے ہیں اس کا دعویٰ کرتے ہیں وہ حقوق کے قائم کرنے اور ادا کرنے کیلئے کبھی سچی گواہی کو نہیں چھپاتے۔ ہم دنیا کو روشنی دینے کا دعویٰ لے کر اٹھے ہیں، ہر عورت اور مرد جو احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہے اس کا یہی دعویٰ ہے کہ ہم نے دنیا میں سچائی کو قائم کرنا ہے اگر یہ نہیں تو ہمارے دعوے کھوکھلے ہیں۔ ہم اس لئے نہیں پیدا کئے گئے یا جماعت میں اس لئے شامل نہیں ہوئے کہ ہم نے صرف دنیاوی ڈگریوں میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنی ہیں یا ہم نے دولت سمیٹنے کی طرف بھرپور کوشش کرنی ہے۔ یا ہمارا مقابلہ یہ ہے کہ فیشن میں کون ترقی کرتا ہے بلکہ ہم نے سچائی کو پھیلانا ہے۔ سچائی کو مانا ہے تو سچائی کو پھیلانے کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اگر یہ نہیں ہوگا تو پھر ہمارے دعوے بھی کھوکھلے ہیں۔ زمانے کے امام کو ماننا تو ایک طرف رہا۔ سچی گواہی کو چھوڑ کر ہم خدا پر ایمان سے بھی دُور ہٹ رہے ہوں گے کیونکہ ہم جھوٹ بولیں گے اور سچائی کو چھپائیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہماری نظر میں خدا تعالیٰ کی کوئی قدر نہیں رہی یا ہم خدا تعالیٰ کی بادشاہت کے بجائے شیطان کی بادشاہت قائم کرنے میں مددگار بن رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ توحید کے بعد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ ۞ مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ ۞ خدا کا عِشق مَے اور جام تقویٰ

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تجھے سب زور و قُدرت ہے خدایا ۞ تجھے پایا ہر اِک مطلب کو پایا

ہر اِک عاشق نے ہے اِک بُت بنایا ۞ ہمارے دِل میں یہ دِلبر سمایا

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

سچی گواہی ایک انتہائی اہم چیز ہے اسے ہم سب کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ پس ہم میں سے ہر بچے، ہر بوڑھے، ہر جوان، ہر عورت اور ہر مرد کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ جیسے بھی حالات ہوں ہر حالت میں مَیں نے سچ بولنا ہے۔ خاص طور پر احمدی عورتوں کو سچائی کے قائم کرنے کیلئے ایک مہم چلانی چاہئے کیونکہ عورتوں نے آئندہ نسلوں کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاص طور پر عورتوں سے یہ عہد لیا کرتے تھے جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے کہ کسی پر جھوٹا الزام نہیں لگائیں گی۔ (صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ الحشر، باب اذا جاءك المؤمنات يبايعنك، حدیث 4895)

یہ ضروری نہیں کہ ہر عورت میں ہی برائی پائی جاتی ہو کہ وہ جھوٹے الزام اور اتہام لگاتی ہے اور مرد اس گناہ سے پاک ہیں۔ میرے سامنے بہت سی ایسی مثالیں بھی ہیں کہ عورت سچائی سے کام لے رہی ہے اور مرد جو ہیں وہ غلط اور جھوٹی گواہی دیتے اور الزام لگاتے ہیں۔ یہاں عورتوں پر اس جھوٹ کی برائی سے بچنے کا خاص طور پر زور دیا گیا ہے اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ بعض قوموں میں اُس زمانے میں اور اب بھی ہے اور بعض علاقوں کی عورتوں میں تربیت کی کمی کی وجہ سے یہ بیماری بہت عام ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر جھوٹ بول دیتی ہیں۔ معمولی غلط بیانی کو سمجھتی ہیں کہ یہ جھوٹ نہیں حالانکہ معمولی سی غلط بیانی بھی جھوٹ ہے۔ یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ غلط بیانی کی جارہی ہے۔ دوسرے جیسا کہ میں نے کہا کہ عورت کا معاشرے کی تربیت میں بہت بڑا کردار ہے۔ اسکی گود سے بچے پل کر آگے معاشرے کی ذمہ داریاں اٹھانے والے ہوتے ہیں۔ جب بچہ یہ دیکھے کہ میری ماں اکثر غلط بیانی سے کام لے رہی ہے۔ گھر میں چاہے خاوند کے ڈر سے ہی یہ واقعات ہو رہے ہوں۔ سچائی کچھ ہو اور بیان کچھ اور کیا جارہا ہو اور بچے کے علم میں ہو کہ حقیقت کیا ہے تو بچوں پر پھر سچ کی اہمیت ختم ہوجاتی ہے اور جب یہ سچ کی اہمیت ختم ہوجائے تو پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خدا تعالیٰ پر ایمان بھی ختم ہوجاتا ہے اور یہی بہت بڑی وجہ آجکل کے زمانے میں بھی بن رہی ہے کہ سچائی کا فقدان ہے اور بچوں کو سمجھ نہیں آتی کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔ اس لئے کچھ باہر کے معاشرے کا اثر ہے کچھ گھریلو ماحول کا بھی اثر ہے بعض جگہوں پر بہت سے ایسے بھی ہیں کہ بچے پھر دین سے ہٹ جاتے ہیں۔ پھر نسلیں برباد ہوجاتی ہیں۔

یہاں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر سچی بات کو ضرور بیان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی بعض باتیں بیان کرنے سے انسان کو روکا ہے کیونکہ بعض ایسے سچ ہوتے ہیں جن سے برائیاں پھیلتی ہیں اور معاشرے کا امن برباد ہوتا ہے۔ پس جن لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے، چاہے وہ عورتیں ہیں یا مرد کہ اگر کسی کی کوئی برائی دیکھی تو ادھر ادھر بیان کر دی۔ اور پھر جب پوچھو تو یہ کہتے ہیں کہ جھوٹ نہیں بولا۔ ٹھیک ہے جھوٹ نہیں بولا لیکن اس طرح کی غیبتیں اور چغلیاں کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ سچ بات کہنے کے باوجود ایسے لوگ پھر خود بھی گناہ میں مبتلا ہو رہے ہوتے ہیں اور معاشرے کے امن کو بھی برباد کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا کسی کے نقائص بیان کرنا یہ غیبت ہے جس سے خدا تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے اور پھر اس طرح کھلے عام برائی بیان کرنے سے برائی کے نقصانات کی اہمیت بھی اکثر ختم ہوجاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فحشاء کو چھپانے کا بھی حکم دیا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک کا گند ظاہر کیا جائے اور آجکل کے معاشرے میں مغربی معاشرے میں بے حیائیاں اسی لئے پھیل رہی ہیں۔ گناہ کی نیکی اور گناہ کی تعریف اسلئے بالکل ختم ہوچکی ہے کہ ہر برائی کو آزادی کے نام پر کھلے عام کیا جاتا ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا یہی سچ ہے جس سے دنیا کا فساد پیدا ہوتا ہے۔ کسی کے متعلق بات کی جاتی ہے جب اسے پتا چلے تو پھر آگے سے غصے میں فساد پیدا کرتا ہے جھگڑتا ہے اور لڑائیوں اور جھگڑوں کا ایک سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔

ایسے معاملات بھی میرے سامنے آئے ہیں کہ ایک لڑکی بیاہ کر سسرال گئی تو سسرال کی باتیں اور کمزوریاں اور ایسی باتیں جو لڑکی کے ماں باپ کے بارے میں سسرال میں ہوئیں اپنے ماں باپ کو آکر بتا دیں۔ اپنے ماں باپ کی کمزوریاں اور باتیں سسرال میں کر دیں۔ اپنی طرف سے یہ اظہار کرنے کیلئے کہ مَیں کتنی سادہ اور سچی ہوں۔ یا بیوقوفی کی وجہ سے ایسی حرکتیں ہو گئیں اور پھر لڑکے اور لڑکی کے خاندانوں میں ناچاقیاں اور لڑائیاں شروع ہوگئیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یا تو شادی ٹوٹ گئی یا دونوں خاندانوں میں سالوں تک رنجشوں اور الزام تراشی کا سلسلہ چلتا رہا بلکہ تعلقات ہی ختم ہو گئے۔ ایسے بھی لوگ ہیں، ایسے خاوند ہیں جنہوں نے کہا کہ اگر تم نے اپنے ماں باپ سے تعلق رکھا تو پھر ہمارا تمہارے سے کوئی تعلق نہیں، مَیں تمہیں طلاق دے دوں گا اور ایسی بیٹیاں بھی ہیں جنہوں نے اس وجہ سے مجبور ہو کر پھر دس دس سال سے اپنے ماں باپ کی شکل نہیں دیکھی۔ پس یہ ظلم اس لئے ہوتے ہیں کہ معمولی سی بات کو ظلم اور برائی نہیں سمجھا جاتا اور اپنی طرف سے بڑا سچائی کا اظہار کیا جارہا ہوتا ہے۔ ہاں اگر نظام جماعت کا نظام اور کوئی بھی اصلاح کرنے والا ادارہ کسی گواہی کیلئے بلائے تو وہاں کسی بھی لحاظ کے بغیر سچی گواہی کو چھپانا نہیں چاہئے بلکہ اس کو دینا چاہئے۔

پس ایک مومن مرد اور عورت کی ہر بات میں یہ غرض ہونی چاہئے کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق زندگی بسر کرنی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (الفرقان: 73) یعنی عباد الرحمن کسی بھی دنیوی عزت کی وجہ سے یا دنیوی لذات کی وجہ سے متاثر ہو کر ان باتوں اور ان لذتوں میں شامل نہیں ہوتے بلکہ پہلو بچاتے ہوئے ایسی جگہوں سے ایسی مجلسوں سے جہاں صرف دنیاوی لذات ہوں گزر جاتے ہیں۔ پس لغویات میں ہر وہ چیز آتی ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ سے دُور کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات پر عمل میں روک بنتی ہے۔ چاہے وہ ناچ گانا ہے چاہے وہ ہوٹلوں میں بیٹھ کر فن کے نام پر شیشے کا استعمال ہے یا حقے کا استعمال ہے۔ مختلف ملکوں میں مختلف نام لئے جاتے ہیں۔ یا لڑکوں اور لڑکیوں کی مشترکہ مجالس ہیں اور دوستیاں ہیں جو پھر بعد میں دوسری برائیوں میں ملوث کر دیتی ہیں۔ چاہے یہ انٹرنیٹ پر راتوں کو بیٹھ کر نماز کے وقت کیلئے اٹھنے میں سستی دکھانا ہے یا انٹرنیٹ پر چیٹنگ (chatting) اور فیس بک (facebook) کا غلط استعمال ہے۔ اور چاہے یہ پھر عورتوں میں بیٹھ کر صرف دنیاداری کی باتیں کرنا ہے۔ اپنے زیوروں اور جوڑوں کو بنانے اور سلوانے کی باتوں میں مشغول رہنا ہے یا کسی کے بارے میں اس ٹوہ میں رہنا ہے کہ اسکے خاوند کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں۔ اسکا خاوند کیا کماتا ہے۔ فلاں کے گھر میں فلاں وقت میں کون آیا تھا۔ یہ سب لغویات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب باتوں سے منع فرمایا ہے اور فرمایا رحمان خدا کے بندوں کے یہ عمل نہیں ہوتے بلکہ ان کے دن اور رات عبادتوں میں اور ذکر الٰہی میں گزرتے ہیں۔

پس عام دنیاوی امور میں مصروف رہتے وقت بھی ہمیں ہر وقت یہ خیال رہنا چاہئے کہ میرا دنیاوی معاملات میں مصروف رہنا بھی مجھ میں کبھی یہ احساس پیدا نہ کرے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی نظروں سے اوجھل ہوگیا ہوں بلکہ ہر وقت یہ احساس رہے کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے اور جب یہ احساس ہو تو جہاں اللہ تعالیٰ کا خوف رہے گا، غلط کاموں سے انسان بچے گا وہاں بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی پھر نظر رہے گی۔ ہم اس طرف توجہ رکھیں گے اور توجہ دینی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے سارے احکامات بیان کر دیئے ہیں وہ بھی ہمیں کرنے چاہئیں۔ ان کو تلاش کرنا چاہئے کہ کون کون سے اس نے کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور وہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیان کر دیئے ہیں جن سے ہمیں بچنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر جس کا مَیں کل خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران: 111) یعنی تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدے کیلئے پیدا کیا گیا ہے جو نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، بڑی جامعیت سے اس میں ہماری ذمہ داریاں ہمیں بتا دی ہیں۔ اگر یہ باتیں ہم اپنے سامنے رکھیں تو تمام قسم کی نیکیوں پر عمل کرنے کی ہماری کوشش ہو گی اور تمام قسم کی برائیوں کو چھوڑنے کیلئے ہم جدوجہد کریں گے۔ ہم اس بات کی کوشش میں ہوں گے کہ ہم نے رشتے داروں سے حسن سلوک کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے۔ ہماری یہ کوشش ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ہم نے غریبوں کی خدمت کس طرح کرنی ہے۔ ہم اپنے اندر یہ وصف پیدا کرنے کی کوشش کریں گے کہ امانت کی ادائیگی کا حق ہم نے کس طرح ادا کرنا ہے۔ ہم یہ احساس پیدا کریں گے کہ دوسروں کا حق ادا کرنے کیلئے ہمیں کیا قربانی کرنی چاہئے۔ حسن ظنی ہمارا شیوہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی شکرگزاری میں ہم بڑھنے والے ہوں گے۔ تکلیفوں میں صبر ہمارے اخلاق کی خوبصورتی ہوگا۔ انصاف قائم کرنے اور احسان کا سلوک کرنے کی طرف ہماری توجہ رہے گی۔ اپنے عہدوں کو ہم پورا کرنے والے ہوں گے۔ صلہ رحمی کرتے ہوئے اپنے عزیزوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ والدین سے حسن سلوک ہمارے کردار کی خوبصورتی ہوگی۔ ہمسایوں سے حسن سلوک اور ان کے حقوق ادا کرنے کی طرف ہماری توجہ رہے گی۔ غصہ، بغض، کینہ سے ہم بچ کر رہیں گے۔ بدگمانی اور عیب لگانے اور چغلیوں سے ہم بچیں گے۔ دوسروں کا استہزاء کرنا اور ان کی تحقیر کرنا اور ان کو کمتر سمجھنا ہمارے نزدیک بڑا گناہ ہوگا۔ فضول خرچی سے ہم پرہیز کرنے والے ہوں گے۔ بچوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کیلئے صرف دعا ہی نہیں کریں گے بلکہ عملی اقدامات بھی کر رہے ہوں گے۔ اپنے عمل سے ان کے سامنے اپنے نمونے پیش کر رہے ہوں گے۔ بیوی خاوند کے اور خاوند بیوی اور بچوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پر توکّل میں ہم بڑھتے چلے جانے والے ہوں گے۔ غرض کہ نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے بچنا ہمیں ہماری اپنی حالتوں میں بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف پیدا کرنے والا بناتا چلا جائے گا اور ہم اس پاک معاشرے کو جنم دینے والے ہوں گے جس کے قائم کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور جس کی تفصیلات اور جزئیات اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں کھول کر بیان فرما دی ہیں۔ اور جس کو اس زمانے میں دوبارہ دنیا میں رائج کرنے اور خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کر کے عبد رحمان بنانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ پس ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم رحمان خدا کے ان بندوں میں شامل ہوجائیں جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ یہ اصولی ہدایت فرما دی ہے۔ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا (الفرقان: 74) اور جب انہیں ان کے ربّ کی آیات یاد دلائی جاتی ہیں تو ان سے بہروں اور اندھوں کا معاملہ نہیں کرتے۔ پس حقیقی مومن اور رحمان کے بندے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ جب نصیحت کی جائے اسکو سنتے ہیں۔ اپنی حالتوں کے بدلنے کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ بجائے اسکے کہ اپنی ذاتی خواہشات اور ترجیحات کو سامنے رکھیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک، عورتیں بھی اور مرد بھی اپنے عہد کو جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا ہے سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں اور رحمان کے ان بندوں میں شمار ہوں جن پر خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر ہر وقت پڑتی رہتی ہے۔

اب دعا کرلیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24/اکتوبر 2014)

......☆......☆......☆......

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا — اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE
(SINCE 1964) ﴿ہمارا عزم صاف ستھرا کاروبار﴾
قادیان دارالامان میں گھر، فلیٹس اور بلڈنگ کی عمدہ اور مناسب قیمت پر تعمیر کیلئے رابطہ کریں، اسی طرح قادیان دارالامان میں مناسب قیمت پر بنے بنائے نئے اور پرانے مکان/فلیٹس اور زمین کی خرید اور renovation کیلئے رابطہ کریں۔
(PROP: TAHIR AHMAD ASIF)
contact no. : 87279-41071, 83603-14884, 75298-44681
e mail : hussainconstructionsqadian@gmail.com
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر
KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB
MOBILE REPAIR SERVICES

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2013

قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات عصر حاضر کے مسائل کی روشنی میں

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر کی روشنی میں)

محمد کریم الدین شاہد، صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان

وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰۤی اَکۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوۡرًا

(سورۃ بنی اسرائیل:90)

ترجمہ: اور ہم نے اِس قرآن میں یقیناً ہر ایک (ضروری) بات کو مختلف پیرایوں سے بیان کیا ہے۔ پھر بھی اکثر لوگوں نے (اسکے متعلق) کفر کی راہ اختیار کرنے کے سوا ہر بات سے انکار کر دیا ہے۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالَم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا

وَكُلُّ الْعِلْمِ فِي الْقُرْاٰنِ لٰكِنْ
تَقَاصَرَ مِنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جاننا چاہئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر یک اہلِ زبان پر روشن ہوسکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر یک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں، وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اُس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر یک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کیلئے مسلّح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزۂ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جسکی اعجازی کیفیت ہر یک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے جو شخص قرآنِ شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علمِ قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 255)

سامعین کرام! خاکسار کی تقریر کا موضوع ہے ''قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات، عصرِ حاضر کے مسائل کی روشنی میں'' اور سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مذکورہ اقتباس سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید قیامت تک پیش آنے والے مسائل کا حل اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق انسان کی راہ نمائی کے سامان اس میں موجود ہیں۔ قرآنِ مجید خود یہ فرماتا ہے فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (سورۃ البیّنۃ:4) کہ اس میں دائمی اور قائم رہنے والی صداقتیں اور احکام موجود ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں انسان کی جسمانی، اخلاقی، روحانی، سماجی اور سیاسی ہر موضوع پر راہ نمائی موجود ہے۔

قرآن مجید انسان کی جسمانی نشو و نما کیلئے غذا کی اہمیت پر زور دیتا ہے کہ حلال اور طیب چیز استعمال کی جائے کیونکہ اس کا اثر نہ صرف جسم ہی پر ہوتا ہے بلکہ اس سے اسکی اخلاقی اور روحانی حالتیں بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ چنانچہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 91 اور 4،5 میں یہ احکام دیئے گئے ہیں کہ شراب، قمار بازی (جوا) اور شگون لینا یہ سب پلید اور شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔ مُردار مت کھاؤ، خنزیر (سؤر) کا گوشت مت کھاؤ۔ بُتوں کے چڑھاوے مت کھاؤ۔ لاٹھی سے مارا ہوا مت کھاؤ۔ گر کے مرا ہوا جانور مت کھاؤ۔ سینگ لگنے سے مرا ہوا مت کھاؤ۔ درندے کا پھاڑا ہوا مت کھاؤ۔ بُت پر چڑھا ہوا مت کھاؤ کیونکہ یہ سب مُردار کا حکم رکھتے ہیں۔ اور اگر یہ پوچھیں کہ پھر کیا کھائیں؟ تو جواب یہ دے کہ دُنیا کی تمام پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ صرف مُردار اور مردار کے مشابہ اور پلید چیزیں مت کھاؤ۔ اور فرمایا وَّكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ (اعراف:32) یعنی گوشت دال سبزی وغیرہ سب چیزیں جو پاک ہوں بے شک کھاؤ مگر یہ دھیان میں رہے کہ اعتدال سے ہر چیز استعمال کرو صرف ایک ہی چیز کی کثرت مت کرو۔ اور اسراف اور زیادہ کھانے سے پرہیز کرو۔

آج کل جو بعض لوگوں کی طرف سے یہ کہا جارہا ہے کہ گوشت خوری بالکل ترک کر دینی چاہئے کیونکہ اس سے دل کے اور دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی غلط خیال ہے کیونکہ اگر امراض پیدا ہوتے ہیں تو اسکے بیجا اور کثرتِ استعمال کے سبب سے ہیں۔ ورنہ اگر مناسب مقدار میں یہ سب چیزیں استعمال کی جائیں تو کچھ حرج نہیں ہوتا بلکہ یہ ضروری ہے۔ کیونکہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ گوشت خوری بالکل ترک کرنے کے نتیجہ میں بعض اچھی صفات جیسے جرأت، شجاعت اور حوصلہ مندی وغیرہ انسان میں کم ہو جاتی ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ غذا میں حلال اور طیب چیزوں کا اعتدال کے ساتھ استعمال ہی انسان کو اعمالِ صالحہ بجالا کر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: یٰۤاَیُّہَا الرُّسُلُ کُلُوۡا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ (المؤمنون:52) کہ اے رسولو! پاک چیزوں میں سے کھاؤ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم کو مناسبِ حال اچھے اعمال کرنے کی توفیق ملے گی۔ گویا عصرِ حاضر میں ہم جو اخلاقی گراوٹ اور بُرائیاں دیکھ رہے ہیں وہ حلال و حرام کی تمیز کھو دینے کا طبعی نتیجہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب انسان رشوت خوری، کالا بازاری، جمع خوری، مکر و فریب اور دھوکہ دہی سے کمائی ہوئی آمد پر گزارہ کریگا تو اسکے نتیجہ میں بد اخلاقی اور بے حیائی پیدا ہوگی۔ اور آج کل کے زمانہ میں فحاشی اور بے حیائی کو جس رنگ میں اخبارات اور میڈیا میں اُچھالا جارہا ہے اس سے تو یہی لگتا ہے کہ میڈیا نے تو فحشاء کے پھیلانے میں کمر کس لی ہے جس سے ایک تو فحشاء کا خوف کم ہو کر بے شرمی بڑھ گئی ہے تو دوسری طرف نئی نسل خصوصًا نوجوان نسل پر اس کا بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آج کل کی دنیا میں فحاشی کی انتہا ہو چکی ہے۔ پس یاد رکھیں کہ یہ جو فحاشی ہے اگر اِسی طرح سرِ عام پھیلتی رہی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف دُنیا نے رُخ نہ کیا، اس کی طرف توجہ نہ کی تو پھر یہ قومیں بھی اپنے انجام کو دیکھ لیں گی۔ یہ اِس دُنیا کو بھی یقیناً جہنم بنائے گی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اُس نے کیا سلوک کرنا ہے بلکہ اب میڈیکل ریسرچ ہے اُس میں واضح طور پر یہ کہا جانے لگا ہے کہ ایڈس کا مرض ایسے لوگوں میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے ......پس جس تیزی سے دنیا میں فحاشی پھیلائی جارہی ہے، ایک احمدی کا کام ہے کہ اس سے بڑھ کر اپنے خدا سے تعلق پیدا کر کے اپنے آپ کو اور دُنیا کو اس تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کی کوشش کرے۔ یہ دُنیا دار تو اپنے آپ کو تباہ کرنے پر تُلے بیٹھے ہیں۔ دُنیا دار اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کیلئے...... پوری دنیا کو فحشاء میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کا انجام پھر تباہی ہے۔ اُن لوگوں کی ہمدردی کیلئے ہمیں اُنہیں بچانے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا اور گناہ معاف کرنے والا بھی ہے، اُس نے مغفرت کا راستہ کھلا رکھا ہے۔ وہ فرماتا ہے وَالَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِہِمۡ ۪ وَمَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰہُ (آل عمران:136) کہ وہ لوگ جو کسی بے حیائی کے مرتکب ہوں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں پھر اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور اللہ کے سوا کوئی بخش نہیں سکتا۔ فحشاء پر اگر اصرار نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہو تو خدا تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23/29 اگست 2013 صفحہ 6)

سامعین کرام! عصرِ حاضر کے ضروری اور اہم ترین مسائل میں سے ایک مسئلہ دُنیا میں قیامِ امن کا ہے۔ اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ دُنیا میں فتنہ و فساد، بے چینی و اضطراب اور بدامنی و بے انصافی میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ضرور کہیں نہ کہیں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے جارہے۔ کیونکہ دراصل امن اور انصاف دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک کے بغیر دوسرا مقصد حاصل ہو جائے اور یقیناً یہ ایک ایسا اصول ہے جسے تمام شعور رکھنے والے اور عقلمند بخوبی جانتے ہیں۔ قیامِ امن اور بین الاقوامی تعلقات کیلئے قرآن مجید نے جو اصول بیان فرمائے ہیں وہی دراصل موجودہ مسائل اور بحران کا صحیح حل ہیں کیونکہ انسانی علم اور عقل محدود ہیں۔ اس لئے انسان جب فیصلے کرتا یا اصول مقرر کرتا ہے تو بسا اوقات ایسے عوامل انسانی دماغ میں آجاتے ہیں جو انسانی قوتِ فیصلہ پر پردہ ڈال دیتے ہیں اور انسان اپنے حقوق منوانے کی طرف چل پڑتا ہے۔ بالآخر کوئی ایسا فیصلہ ہوتا ہے یا کوئی ایسا نتیجہ نکلتا ہے جو انصاف سے عاری ہوتا ہے۔ جبکہ الٰہی قانون کامل ہوتا ہے اور ناانصافی اور ذاتی مفادات سے مبرا ہوتا ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنی مخلوق کی بہتری اور بھلائی چاہتا ہے۔ اس لئے اسکا قانون کلیتاً انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ جس دن دُنیا کے افراد اس اہم نکتہ کو سمجھ جائیں گے اُسی دن دُنیا میں حقیقی اور دائمی امن کی بُنیاد رکھ دی جائے گی۔ ورنہ ہم یہی دیکھتے رہیں گے کہ دُنیا میں امن قائم کرنے کی لامتناہی کوششوں کے باوجود ابھی تک ہم کوئی قابل قدر نتیجہ حاصل نہیں کر سکے۔

چنانچہ قرآن مجید انصاف پر قائم کئے جانے والے بین الاقوامی تعلقات اور دُنیا میں امن کے قیام کیلئے یہ اصول بیان کرتا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ ذَکَرٍ وَّاُنۡثٰی وَجَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ (الحجرات:14) یعنی اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزّز وہی ہے جو سب سے زیادہ متّقی ہے۔ گویا قومیں اور نسلیں صرف امتیاز یا پہچان کیلئے ہیں یہ تقسیم ہرگز کسی قسم کی برتری کا حق نہیں دیتی۔ اور تمام لوگ پیدائشی طور پر برابر ہیں۔ نیز سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو آخری خطاب فرمایا اُس میں تمام مسلمانوں کو یہ تاکید کی کہ وہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی عرب کو غیر عرب پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ غیر عربوں کو عرب پر کوئی فضیلت ہے۔ اسی طرح سُرخ و سفید رنگ والے لوگوں کو کالے لوگوں پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کالے لوگوں کو گوروں پر کوئی فضیلت ہے۔ ہاں جو بھی اُن میں سے اپنی ذاتی نیکی سے آگے نکل جائے وہی افضل ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

پس قرآن مجید کی یہ واضح تعلیم ہے کہ تمام قومیّتیں اور نسلیں برابر ہیں اور یہ کہ تمام لوگوں کو بغیر کسی تفریق کے اور بغیر کسی تعصّب کے مساوی حقوق فراہم کئے جائیں۔ یہ وہ کلیدی اور سنہرا اصول ہے جو قیامِ امن کیلئے مختلف گروہوں اور قوموں کے درمیان ہم آہنگی کی بنیاد رکھتا ہے۔ اسکے برخلاف آج ہم دیکھتے ہیں کہ طاقتور اور کمزور قومیں باہم جُدا اور منقسم ہیں۔ مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ اقوامِ متحدہ (U.N.O) میں بعض ممالک کے مابین تفریق کی گئی ہے اور سیکورٹی کونسل میں کچھ مستقل رکن ممالک ہیں۔ اور کچھ غیر مستقل رکن ممالک ہیں۔ یہ تقسیم اندرونی طور پر بے چینی اور ذہنی اضطراب کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ اور ہم آئے دن ایسی خبریں سنتے رہتے ہیں کہ بعض ممالک اس ناانصافی پر سراپا احتجاج ہیں۔

قرآن مجید ہمیں ہر معاملہ میں غیر مشروط عدل اور برابری کی تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ سورۃُ المائدہ کی آیت نمبر 3 میں ذکر ہے کہ عدل و انصاف کے تقاضے

پورے کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اُن لوگوں کے ساتھ بھی جو نفرت اور دشمنی میں حد سے بڑھ گئے ہیں انصاف کا سلوک برتا جائے۔فرمایا:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ (المائدہ:3) یعنی ایک قوم کی تمہاری ساتھ یہ عداوت کہ انہوں نے تمہیں مسجدِ حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو اور تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرو۔اور گناہ اور زیادتی کی باتوں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدہ:9) کہ کسی قوم کی دُشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

پس قرآن کریم نے عدل وانصاف قائم کرنے کیلئے ہماری فیصلہ کُن رہنمائی کی ہے اور اسکے ساتھ ہی ہمیں یہ سکھایا ہے کہ جب بھی کوئی آپ کو نیکی اور بھلائی کی طرف بلائے تو اُسے قبول کرو اور اگر کوئی آپ کو بدی اور غیر منصفانہ طریق کی طرف لے جائے تو اس کو ردّ کر دو۔ یہاں فطرتاً ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں عدل کا پیمانہ کیا ہے۔تو اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا (النساء:136) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ۔خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی نگہبان ہے۔

اس اصول کے تحت طاقتور اور دولتمند ممالک کو اپنے حقوق محفوظ کرنے کی کوشش میں غریب اور کمزور ممالک کے حقوق غصب نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی غریب اقوام کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کرنا چاہئے۔ اور دوسری طرف غریب اور کمزور اقوام کو بھی چاہئے کہ وہ طاقتور اور امیر قوموں کو نقصان پہنچانے کے مواقع تلاش نہ کریں بلکہ دونوں اطراف کو انصاف پر مبنی اصولوں پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ درحقیقت مختلف ممالک کے مابین پُرامن تعلقات کے قیام کیلئے یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

علاوہ ازیں قرآن مجید نے عدل وانصاف کا یہ پیمانہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى (النحل:91) یعنی یقیناً اللہ عدل کا احسان کا اور قریبی رشتہ داروں پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے۔گویا اس آیت میں عدل و انصاف کے تین مدارج کو اپنانے کا حکم دیتا ہے۔ پہلا درجہ انصاف کا عدل ہے۔ عدل کے معنیٰ برابری کے ہوتے ہیں۔ یعنی انسان دوسرے سے ایسا سلوک یا معاملہ کرے جیسا کہ اُسکے ساتھ کیا جاتا ہے۔اُس پر ظلم کیا جائے تو اتنا ہی بدلہ لے سکتا ہے جتنا کہ ظلم ہوا ہے۔مگر اس سے زیادہ سختی نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (سورۃ الشوریٰ:41) کہ بُرائی کا بدلہ اُسی قدر بُرائی ہے جس قدر اُس کے ساتھ کی گئی ہو۔لیکن جو شخص معاف کردے، اس نظریئے سے کہ اس طرح اصلاح ہوجائے گی تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اسی طرح اگر کسی سے کوئی شخص حُسنِ سلوک کا معاملہ کرتا ہے تو اس کا بھی فرض ہے کم ازکم اتنا حسن سلوک اُس سے ضرور کرے۔

قرآنِ مجید نے عدل کے ساتھ اُس سے اعلیٰ درجہ کا ایک اور مقام بیان فرمایا کہ عدل سے بڑھ کر احسان کا سلوک کرو جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ دوسرا ہم سے کیا سلوک کرتا ہے۔ بلکہ اگر وہ بُرا سلوک کرتا ہے تو پھر بھی ہم اُس کے ساتھ اچھا ہی سلوک کریں۔ یہ مقام پہلے مقام سے بڑا ہے اور عفو ودرگزر، غرباء کی مدد، صدقہ وخیرات اور قومی خدمات و نیکیاں وغیرہ سب اس میں شامل ہیں۔علوم کی ترقی و تدوین کیلئے کوشش کرنا بھی اسکے اندر آجاتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں اپنوں اور بیگانوں کو جسمانی اور روحانی فائدہ اور آرام پہنچتا ہے۔

پھر عدل کا تیسرا اور اعلیٰ مقام اِیتاءِ ذی القربیٰ کا بتایا، جس کا معنیٰ رشتہ داروں کو دینا یا رشتہ داروں کا دینا ہے۔اور مطلب اسکا یہ ہے کہ بنی نوع انسان سے ایسا سلوک کرو جیسا کہ ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار سے سلوک کرتا ہے۔یعنی وہ سلوک جو طبعی محبت کی وجہ سے بےغرض ، بےلوث اور بغیر کسی معاوضہ اور بدلہ کے خواہش کے ہو۔ جیسے ایک ماں اپنے بچے سے جو محبت کرتی ہے اور اس کیلئے قربانی کرتی ہے اُس میں ذرّہ بھر بھی بدلے کی خواہش نہیں ہوتی۔ گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کا مقام حاصل کرنے کے بعد جبکہ تم کو لینے سے زیادہ دینے کی خواہش ہوتی ہے تو اس سے بڑھ کر وہ مقام حاصل کرو کہ سب بنی نوع انسان تمہیں اپنے بچے نظر آنے لگیں اور اُن کی خدمت کا جوش تمہارے دل میں اس طرح موجزن ہوجائے جس طرح ایک ماں کے دل میں اپنے بچے کی محبت جوش مارتی رہتی ہے۔

معزز سامعین! عدل وانصاف کی یہ تعلیم صرف نظریاتی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً اس کو رائج کرکے دکھا دیا۔ چنانچہ ایک دفعہ قریش کے ایک معزّز گھرانے کی عورت فاطمہ مخزومی چوری کے الزام میں گرفتار کرکے لائی گئی۔قریش کے لوگوں نے یہ خیال کرکے کہ بڑے گھرانے کی عورت ہے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُس عورت کو چھوڑ دیئے جانے کی سفارش کی تاکہ اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرما کر اپنی ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں شفاعت کرنے آئے ہو؟ اور پھر آپؐ نے تمام لوگوں کے سامنے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا:

’’اے لوگو! تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوگئیں کہ جب کوئی شریف اور ذی حیثیت آدمی چوری کرتا تو لوگ اُسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اُس پر حدّ (سزا) جاری کردیتے۔خدا کی قسم ہے (تم اس فاطمہ مخزومی کی کیا بات کرتے ہو) اگر فاطمہ بنت محمدﷺ بھی چوری کرتی تو مَیں اُسکے بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔‘‘

(بخاری، کتاب الحدود، باب کراہیۃ الشفاعۃ فی الحدود)

اللہ! اللہ! کیسے زوردار الفاظ ہیں اور کس جلال کے ساتھ آپؐ نے اسلامی عدل وانصاف کو قائم فرمایا کہ جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی اور یہی وہ سنہری اصول ہے جس کو دنیا کے تمام ممالک اگر اپنالیں تو موجودہ اضطراب اور بےچینی کے حالات بدل سکتے ہیں۔

ایک اور سنہری اصول اقوام عالم کے مابین قیام امن کیلئے قرآن مجید یہ بیان فرماتا ہے کہ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ (سورۃُ الحجر:89) یعنی اپنی آنکھیں اُس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے اُن میں سے بعض گروہوں کو عطا کی ہیں۔اور اُن پر غم نہ کھا۔ گویا کسی بھی قوم کو دوسروں کے اموال اور وسائل پر حاسدانہ اور لالچ کی نظر نہیں رکھنی چاہئے۔اور کسی بھی ملک کو کسی دوسرے ملک کی مدد اور تعاون کرنے کا جھوٹا بہانہ بنا کر اُس ملک کے وسائل پر غیر منصفانہ طور پر قبضہ نہیں کرنا چاہئے۔ پس غریب ممالک کو تکنیکی مہارت اور دیگر امداد کی فراہمی کو بنیاد بنا کر اُن کے ساتھ غیر منصفانہ تجارتی معاہدے کرتے ہوئے اُن سے فوائد حاصل نہیں کرنے چاہئیں۔اسی طرح تکنیکی مہارت اور دیگر امداد کی فراہمی کو بنیاد بنا کر ترقی پذیر ممالک کے قدرتی وسائل اور اثاثوں پر قبضہ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے بلکہ نسبتاً کم خواندہ قوموں اور حکومتوں کو یہی سکھانا چاہئے کہ وہ اپنے قدرتی وسائل کو کس طرح بہتر طور پر استعمال کریں۔اقوام اور حکومتوں کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ ترقی پذیر اقوام کی خدمت کرنے اور ان کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ تاہم یہ خدمت قومی یا سیاسی فوائد حاصل کرنے کی غرض سے نہ ہو اور نہ ہی ذاتی مفادات حاصل کرنے کا ذریعہ ہوں۔ ہم جانتے ہیں کہ اقوام متحدہ نے گزشتہ چھ سات دہائیوں میں غریب ممالک کی مدد کیلئے بہت سے پروگرامز اور اداروں کا قیام کیا اور اپنی اس کوشش کے ساتھ انہوں نے ترقی پذیر ممالک میں موجود قدرتی وسائل کی تلاش بھی جاری رکھی۔ لیکن ان کوششوں کے باوجود ترقی پذیر ممالک میں کوئی ایک ملک بھی ترقی یافتہ نہ بن سکا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ترقی پذیر ممالک کی حکومتوں کی طرف سے وسیع پیمانے پر ہونے والی کرپشن بھی اس کی ایک وجہ ہے۔اور ہم بڑے ہی افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک اپنے مفادات کی خاطر ایسی حکومتوں کے ساتھ چلتے جارہے ہیں۔ تجارتی اور کاروباری معاہدات بھی اس طرح ہورہے ہیں جس کے نتیجہ میں معاشرہ کے غریب اور محروم طبقہ میں مایوسی اور بےچینی بڑھتی چلی جارہی ہے اور پھر یہی مایوسی اور بےچینی ایسے ممالک میں بغاوت اور اندرونی فسادات کو جنم دیتی ہے۔اور ایسے لوگ نہ صرف اپنے لیڈروں کے خلاف کھڑے ہوگئے ہیں بلکہ مغربی طاقتوں کے خلاف بھی کھڑے ہوگئے ہیں۔ پھر ایسے لوگ شدّت پسند گروہوں کے ہتّھے چڑھ گئے ہیں جنہوں نے انکی مایوسی سے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کا امن تباہ ہوچکا ہے۔

حضرات! امرواقعہ یہ ہے کہ ناانصافی ہمیشہ بدامنی کا باعث بنتی ہے۔ پس اگر کوئی ملک تمام حدود پار کرکے غیر منصفانہ طور پر دوسرے ممالک کے وسائل پر قبضہ کرتا ہے تو پھر دوسرے ممالک کو اس ظلم کے روکنے کیلئے اقدامات کرنے چاہئیں اور ایسے اقدامات ہمیشہ انصاف کے ساتھ اُٹھائے جانے چاہئیں۔اس قسم کی عملی اقدامات کے متعلق قرآن مجید ہماری رہنمائی اس طرح کرتا ہے : وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ (الحجرات:10) یعنی اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو اُن کے درمیان صُلح کراؤ۔پس اگر اُن میں سے ایک فریق دوسرے کے خلاف سرکشی اختیار کرے تو جو گروہ زیادتی اختیار کررہا ہے اُس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف لوٹ آئے۔

گویا قرآن مجید انسانی فطرت یا نیچر کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب ایک قوم کے دو گروہوں یا دو قوموں یا دو ملکوں میں باہم لڑائی ہوجائے تو ایسے موقعہ کیلئے ایک بااختیار مصالحتی بورڈ یا سیکیورٹی کونسل ہو، جس کا کام صرف زبانی جمع خرچ نہ ہو بلکہ ظالم کا ہاتھ روکنا اور مظلوم کی مدد کرنا ہو۔اگر کوئی فریق اس کونسل کے فیصلے کو ردّ کرے یا veto کرے تو قرآن مجید کا فرمانا ہے کہ قیامِ امن کیلئے اُس تنظیم کی ساری طاقتیں اُس کے خلاف برسرِ پیکار ہوجائیں یہاں تک کہ وہ اپنی ضد چھوڑ کر صُلح کا راستہ اختیار کرلے۔اور یہی صحیح اسلامی لیگ آف نیشنز کی صورت ہے۔ اس اُصول کو نظرانداز کرنے کی وجہ سے ہی موجودہ U.N.O اپنے فیصلوں میں اور اُن فیصلوں کی تنفیذ کروانے میں بسااوقات بےبس نظر آتی ہے۔ اور طاقتور ملک اور قومیں کمزور ممالک اور اقوام کے حقوق پامال کرتی چلی جاتی ہیں۔

پس قرآنِ مجید ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی فطرت اور ضروریات کے مطابق ایسے اُصول بیان فرماتا ہے جو نہ صرف قابلِ عمل اور امن بخش ہیں بلکہ اُن کو اپنانے کے نتیجہ میں دُنیا جنّت نظیر بن سکتی

جلسہ کے بابرکت ایام میں اپنی دینی اور روحانی حالت کو سنوارتے ہوئے خدا تعالیٰ کی معرفت میں بھی بڑھنے کی کوشش کریں

خدا بڑی دولت ہے اسکے پانے کیلئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ، وہ بڑی مراد ہے اسکے حاصل کرنے کیلئے جانوں کو فدا کرو،
ایک بچہ کی طرح بن کر اسکے حکموں کے نیچے چلو، نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے، نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلو تا تم پر رحم کیا جائے

10ویں جلسہ سالانہ فن لینڈ منعقدہ 17و18/جون 2022ء کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم   و علی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

اسلام آباد (یو.کے)

15-06-2022

پیارے احبابِ جماعت احمدیہ فن لینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ فن لینڈ کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور شاملین جلسہ کو اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر جلسہ کا انعقاد شروع کیا تھا اور اس کا مقصد جماعت کی اصلاح تھی۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا تھا۔ پس آپ جو اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں آپ میں سے ہر ایک کو اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے۔ ان بابرکت ایام میں جہاں دینی باتیں سن کر اپنا علم بڑھانے کی کوشش کریں، وہاں اپنی دینی اور روحانی حالت کو سنوارتے ہوئے خدا تعالیٰ کی معرفت میں بھی بڑھنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھنے کیلئے عبادات اور ذکر الٰہی بہت اہم ہیں۔ جب یہ ایک کوشش سے کی جائے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے معرفت الٰہی میں ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا یہی مقصد ہے کہ اس جماعت میں شامل ہونے والے افراد میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا ہو اور معرفت الٰہی میں ترقی کریں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ تاوان نہیں چاہتا بلکہ سچا تقویٰ چاہتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100، ایڈیشن 1988ء)

اس وقت دنیا کے جو حالات ہیں اس میں ہر احمدی کو اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ پہلے سے بڑھ کر خدا کے حضور جھکنا چاہئے۔ خدا کے قرب کے حصول کیلئے گریہ وزاری کریں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اسکے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو...... دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کیلئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔ خدا بڑی دولت ہے اسکے پانے کیلئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اسکے حاصل کرنے کیلئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو!! خدائے تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچہ کی طرح بن کر اسکے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے...... نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلو تا تم پر رحم کیا جائے۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 548-549)

خدا کرے کہ آپ سب اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنے اور اس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی توفیق پانے والے ہوں۔ آپ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جن کو اس زمانہ کے امام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر بڑا احسان فرمایا ہے کہ آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جس کے ذریعہ آپ کے تزکیہ نفس کے سامان پیدا کئے ہیں۔ پس اس عظیم نعمت کی قدر کریں اور خلافت کے ساتھ ہمیشہ وفا اور اخلاص کا تعلق قائم رکھیں اور دین کو دنیا پر غالب کرنے کا جو عہد کیا ہوا ہے اس عہد کو نبھائیں۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12/جولائی 2022)

ہے۔ ان اصولوں سے صرفِ نظر کرنے کا نتیجہ ہمیں عراق کی تباہی، لیبیا کا خونیں انقلاب، ملک شام کے خوں ریز فسادات اور مصر کے موجودہ بُحران کی شکل میں نظر آ رہا ہے۔ اگر بروقت ان حالات پر قابو نہ پایا گیا تو لازماً یہ حالات تیسری جنگِ عظیم کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اِن خطرات کو محسوس کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کے پانچویں خلیفہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر بنیامین نیتن یاہو، کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر سٹیفن ہارپر، اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر جناب محمود احمدی نژاد اور امریکہ کے صدر جناب باراک اوبامہ کے نام اپنے مخلصانہ خطوط میں نہایت دردمندانہ اپیل کی ہے کہ امنِ عالم کی موجودہ بگڑتی ہوئی صورتِ حال اور عالمی ایٹمی جنگ کے منڈلاتے ہوئے مُہیب سایوں سے بچنے کیلئے باہمی بات چیت کے ذریعہ امن و انصاف کے قیام کیلئے کوشش کریں۔ خدانخواستہ اگر ایسی جنگ بھڑکی تو یہ انسانی جانوں کے تلف ہونے کا سلسلہ درسلسلہ نظارہ ہوگا۔ اور اپاہج یا معذوری کے ساتھ پیدا ہونے والی آئندہ نسلیں بھی اِس جنگ کا خمیازہ بھگتیں گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم سب بخوبی آگاہ ہیں کہ جنگِ عظیم دوئم کے بُنیادی محرکات میں لیگ آف نیشنز کی ناکامی اور 1932 میں ظاہر ہونے والا معاشی بحران سرِفہرست تھے۔ آج دُنیا میں چوٹی کے ماہرین معاشیات برملا کہہ رہے ہیں کہ موجودہ دَور کے اقتصادی مسائل ور 1932ء والے بُحران میں بے شمار قدریں مشترک پائی جاتی ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سیاسی اور اقتصادی مشکلات نے کئی چھوٹے ممالک کو جنگ میں دھکیل دیا ہے۔ اور بعض ممالک کی داخلی بدامنی اور عدمِ استحکام میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ ان تمام اُمور کا منطقی نتیجہ ایک عالمی جنگ کی صورت میں ہی نکلے گا۔ اگر چھوٹے ممالک میں جھگڑے سیاسی طریق پر اور سفارتکاری سے حل نہیں کئے جائیں گے تو لازمی بات ہے کہ دُنیا میں نئے جتّھے اور بلاک جنم لیں گے اور یقیناً یہ امر تیسری عالمگیر جنگ کا بِگُل بجانے کے مترادف ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ ایسی صورتِ حال میں میرا ماننا ہے کہ دُنیا کی ترقی پر توجہ مرکوز رکھنے کی بجائے ہمارے لئے زیادہ ضروری ہے بلکہ ناگزیر ہو چکا ہے کہ ہم دُنیا کو بڑی تباہی سے بچانے کیلئے کوششوں میں جُٹ جائیں۔ بنی نوعِ انسان کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ جو سب کا خالق ہے کیونکہ انسانیت کی بقا کی یہی ایک ضمانت ہے۔ بصورتِ دیگر یہ دُنیا تو آپ ہی رفتہ رفتہ تباہی کی طرف گامزن ہے۔ حضور نے فرمایا ہمیں اپنے ذہنوں سے یہ وہم نکال دینا چاہئے کہ اگر ہم قیامِ امن کی کوششوں میں ناکام بھی ہو گئے تو جنگ کے شُعلے صرف چند چھوٹے ملکوں تک محدود رہیں گے۔ بلکہ یہ جنگ ایشیا کے غریب ممالک سے نکل کر یورپ اور امریکہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔

سامعین کرام! اگر اقوامِ عالم نے قرآن مجید کی اِس امن بخش تعلیم اور عالمگیر جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی دردمندانہ اپیل کو ٹھکرا کر لاپرواہی اختیار کی تو اس کے نتیجے میں اُنہیں کہیں بھی امان نصیب نہیں ہوگا اور لازمی طور پر ایک بھیانک اور خوفناک تباہی کا اُنہیں سامنا کرنا ہوگا۔ چنانچہ بانیٔ جماعت احمدیہ مسلمہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام نے دُنیا کو یہ وارننگ دی ہے کہ ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

نیز فرمایا: اَے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اَے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدّت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس مُلک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نُوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لُوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 269)

وَاٰخِرُ دَعۡوٰنَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 / جون 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ جمیلہ قمر اختر صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حسین اختر صاحب مرحوم (والتھم فارسٹ، یو. کے)

22 / جون 2022ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ گزشتہ 60 سال سے والتھم فارسٹ میں مقیم تھیں اور جماعت کے اولین ممبران میں سے تھیں۔ آپ نے مقامی سطح پر صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نے اپنے خاندان اور عزیز رشتہ داروں کے بچوں کے علاوہ جماعت کے بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ ایک لمبا عرصہ جماعت کے ممبران کو اپنے خرچ پر ہومیو پیتھک دوائیاں دینے کی بھی توفیق پائی۔ آپ اپنے بچوں کو ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم مزمل حسین احمد صاحب (معلم سلسلہ) ابن مکرم مفضل حسین صاحب (اٹارسی صوبہ مدھیہ پردیش، انڈیا)

6 / مئی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے 2002ء میں جامعۃ المبشرین قادیان میں داخلہ لیا اور 2005ء میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ کا تقرر صوبہ گجرات میں ہوا جہاں دس سال خدمت کی توفیق پائی۔ پھر 2015ء میں ایک سال صوبہ مدھیہ پردیش میں خدمت بجالانے کے بعد گزشتہ چھ سال سے صوبہ جھارکھنڈ کی مختلف جماعتوں میں خدمت بجالا رہے تھے۔ بوقت وفات جماعت سملیہ ضلع رانچی میں متعین تھے۔ آپ کی جہاں بھی ڈیوٹی لگی بڑی محنت اور لگن سے کام کرتے رہے۔ مقامی احباب جماعت ان کے اخلاق کے گرویدہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا بعمر 7 سال، ایک بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں۔

(2) مکرم ایم ابراہیم کُٹی صاحب (ماتھرا ضلع کولم صوبہ کیرالہ، انڈیا)

آپ 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1988ء میں بیعت کی سعادت پائی۔ آپ کا خاندان کٹر سنی ہے۔ اس لیے آخری وقت تک انہیں شدید مخالفت کا سامنا رہا مگر عہد بیعت پر بڑی مضبوطی سے قائم رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، قرآن کریم کی تلاوت بڑے شوق سے کرنے والے ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعت سے گہرا تعلق تھا۔ جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ چندہ کی بروقت ادائیگی کرتے تھے۔ مرحوم نے مقامی سطح پر لمبا عرصہ صدر جماعت کے علاوہ دیگر عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے انصار احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

(3) مکرم نور احمد صاحب (جکور صوبہ کرناٹک، انڈیا)

21 / اپریل 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو 1966ء میں بیعت کی سعادت ملی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، متوکل علی اللہ، سادہ مزاج اور اعلیٰ اخلاق کے حامل نیک انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ مرحوم جماعت جکور کے 12 سال صدر رہے اور جس وقت یہ یہاں آباد ہوئے وہاں کوئی احمدی نہ تھا اور اب وہاں 100 کی تجنید ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرم دولت حسین صاحب (رائے گرام ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، انڈیا)

13 / نومبر 2021ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے 1967ء میں بیعت کی اور وفات تک عہد بیعت پر استقامت کے ساتھ قائم رہے۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ بدرسومات کے سخت خلاف تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے تین بیٹے واقف زندگی ہیں اور دو داماد معلمین سلسلہ ہیں۔

(5) مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری عطاء اللہ بھلی صاحب (سابق صدر جماعت نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ وسابق صدر جماعت نصیر آباد، ربوہ)

19 / مئی 2022ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب پرور، امانتدار، بااخلاق، باکردار، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بلا تفریق ہر رشتہ کے تقدس کا خیال رکھتی تھیں۔ اپنی زندگی میں بہت سے گھرانوں کے عائلی مسائل کو بھی احسن طریق سے حل کروایا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بچے شامل ہیں۔ آپ مکرم طاہر محمود چودھری صاحب (امیر و مشنری انچارج تنزانیہ) کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کے ایک نواسے مکرم شعیب اسماعیل صاحب مربی سلسلہ آجکل نظارت اصلاح وارشاد ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم سیٹھ عبد السمیع بھٹی صاحب ابن مکرم فیض احمد بھٹی صاحب (کنری سندھ)

31 / مئی 2022ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم فیض احمد بھٹی صاحب کے نانا مکرم قاضی ضیاء الدین بھٹی صاحب کے ذریعہ ہوا۔ مرحوم کے والد کے دو ماموں حضرت قاضی عبد اللہ بھٹی صاحب اور حضرت قاضی عبد الرحیم بھٹی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کے والد مکرم فیض احمد بھٹی صاحب روزنامہ الفضل قادیان کے کاتب تھے۔ مرحوم 1947ء میں ہجرت کر کے کنری آئے اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک مختلف جماعتی عہدوں کے علاوہ امیر جماعت کنری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ بے پناہ محبت تھی۔ نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، خوش اخلاق، ملنسار، بہت ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مستحقین کی خاموشی سے مدد کرتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور متعدد پوتے پوتیاں شامل ہیں۔

(7) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت بنگلور، انڈیا)

29 / جنوری 2022ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ کو صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور کے علاوہ مختلف تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ تمام تحریکات اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ بنگلور میں تعمیر مسجد کے دوران نمایاں مالی قربانی پیش کی۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ خاص کر ہندو عورتوں کو جماعت کا پیغام پہنچانے میں کافی دلچسپی رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

شادی بیاہ پر فضول خرچی

حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں......ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 49)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سالانہ اجتماعات 2022ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 21، 22، 23 / اکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

دعائے مغفرت

خاکسار کی پھوپھیری بڑی آپا مکرمہ ساجدہ صاحبہ مورخہ 9 / اگست کی درمیانی شب کو ہمیں غمگین چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم شیخ رسول صاحب مرحوم آف جمشید پور (صوبہ جھارکھنڈ) کی اہلیہ تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین (سید عارف احمد، ننگل باغبانہ قادیان)

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے وہ معارف پیش کیے ہیں جو تیرہ سو سال میں کسی مسلمان کو نہیں سوجھے اور ان معارف اور علوم کا سینکڑواں بلکہ ہزارواں حصہ بھی ان کی کتابوں میں نہیں

23 مارچ یوم مسیح موعود کے حوالے سے سیرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25/مارچ 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال 23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ کیلئے کیوں اہمیت کا حامل ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ دن جماعت میں یوم مسیح موعود کے دن سے پہچانا جاتا ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی بیعت لی تھی۔

سوال اس دن دنیا بھر میں کس بارے میں جلسے کئے جاتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کی ضرورت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپؑ کے بارے میں پیشگوئیاں، آپؑ کی سیرت کے مختلف پہلو پر جلسے کئے جاتے ہیں۔

سوال زمانے کی ضرورت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی کیا اہمیت بتائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: زمانے کی ضرورت کے لحاظ سے اپنی بعثت کی اہمیت کا ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں ذکر فرمایا کہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت دکھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا ہے تا کہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اگر زمانے میں ایسا فتنہ وفساد نہ ہوتا اور دین کے محو کرنے کیلئے جس قسم کی کوششیں ہو رہی ہیں نہ ہوتیں تو چنداں حرج نہ تھا۔ پھر ضرورت کوئی نہیں تھی کسی کے بھیجنے کی۔ لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف، یمین و یسار اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر میں جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں۔ ہر طرف دائیں بائیں جہاں دیکھو یہی ہے کہ اسلام کو کس طرح ختم کیا جائے۔

سوال براہین احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے خلاف تصنیف اور تالیف ہونے والی کتابوں کی تعداد کتنی بتائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں اسلام کے خلاف چھ کروڑ کتابیں تصنیف اور تالیف ہو کر شائع ہونے کا ذکر کیا ہے۔

سوال جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں اسلام کے خلاف شائع ہونے والی کتابوں کا ذکر کیا اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی کتنی تعداد تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد بھی اس وقت جب آپؑ نے یہ فرمایا چھ کروڑ تھی اور اسلام کے خلاف کتابوں کا شمار بھی اسی قدر۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا کہ مسیح موعود علیہ السلام مولوی چراغ علی سے مضمون لیکر براہین احمدیہ میں شائع کرتے تھے؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: لوگ کہتے ہیں وہ لکھ کے دیا کرتے تھے۔ ان کی بعض کتابیں ہیں، ان کو براہین احمدیہ کے مقابلے میں رکھ لو کہ آیا کوئی بھی ان میں نسبت ہے؟ کہاں براہین احمدیہ اور کہاں ان کی تصنیف۔ انہیں ضرورت ہی کیا تھی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مضمون لکھ لکھ کر بھیجتے۔ ہر معمولی عقل والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر مولوی چراغ علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مضامین بھیجا کرتے تھے تو انہیں چاہیے تھا کہ معرفت کے عمدہ عمدہ نکتے اپنے پاس رکھتے اور معمولی علم کی باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھ کر دیتے۔ مگر مولوی چراغ علی صاحب کی کتابیں بھی موجود ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں بھی۔ انہیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں رکھ کر دیکھ لو۔ کوئی بھی ان میں نسبت نہیں ہے۔ انہوں نے یعنی مولوی چراغ علی صاحب نے تو اپنی کتابوں میں صرف بائبل کے حوالے جمع کیے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے وہ معارف پیش کیے ہیں جو تیرہ سو سال میں کسی مسلمان کو نہیں سوجھے اور ان معارف اور علوم کا سینکڑواں بلکہ ہزارواں حصہ بھی ان کی کتابوں میں نہیں۔

سوال جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیحیت کا دعویٰ کیا تو محمد حسین بٹالوی نے کیا اعلان کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: محمد حسین بٹالوی اعلان کیا کہ میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا تھا اور اب میں ہی اس کو تباہ کر دوں گا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیالکوٹ گئے تو مولویوں نے کیا فتویٰ دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیالکوٹ میں گئے تو مولویوں نے فتویٰ دیا کہ جو ان کے لیکچر میں جائے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔

سوال ان مولویوں نے لوگوں کو روکنے کیلئے کیا تدبیریں اختیار کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مولویوں نے راستوں پر پہرے لگا دیے تا کہ لوگوں کو جانے سے روکیں اور سڑکوں پر پتھر جمع کر لیے کہ جو نہ رکے گا اسے ماریں گے پھر جلسہ گاہ سے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر لے جاتے کہ لیکچر نہ سن سکیں۔

سوال جب لوگوں نے شور مچایا اور فساد کرنا چاہا تو سی ٹی انسپکٹر سیالکوٹ نے ان سے کیا کہا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس پر انسپکٹر صاحب نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا کہ تم کیوں غصہ ہوتے ہو؟ یہ تو یہی کہہ رہے ہیں ناں کہ عیسائیوں کا خدا مر گیا اس میں تمہارے غصہ کی کیا بات ہے۔ یہ تمہارے لیے اچھی بات ہے۔

سوال مخالفین کی مخالفت کس طرح فائدہ دیتی ہے؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص مخالفت کی باتیں سنتا ہے تو وہ پھر کریدتا ہے کہ اچھا یہ ایسے گندے لوگ ہیں۔ ذرا میں بھی تو جا کے دیکھوں۔ اور جب وہ دیکھتا ہے تو حیران ہو جاتا ہے کہ جو باتیں مجھے انہوں نے بتائی تھیں وہ تو بالکل اَور تھیں۔ یعنی مخالفین نے جو بتائی تھیں وہ تو اَور تھیں اور یہ باتیں جو احمدی کہتے ہیں بالکل اَور ہیں اور وہ ہدایت کو تسلیم کر لیتا ہے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے رام پور سے آنے والے ایک صاحب کی بیعت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ایک صاحب رام پور سے تشریف لائے۔ وہ رہنے والے تو لکھنؤ یا اس کے پاس کے کسی مقام سے تھے لیکن رام پور میں رہتے تھے۔ چھوٹا قد تھا ان کا، دبلے پتلے آدمی تھے۔ ادیب بھی تھے، شاعر بھی تھے اور ان کو محاوراتِ اردو کی لغت لکھنے پر نواب صاحب رامپور نے مقرر کیا ہوا تھا۔ وہ آ کے مجلس میں بیٹھے اور انہوں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں رام پور سے آیا ہوں اور نواب کا درباری ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوچھا کہ آپ کو یہاں آنے کی تحریک کس طرح ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ میں بیعت میں شامل ہونے کیلئے آیا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: آپ کو اس طرف آنے کی تحریک کس نے کی؟ انہوں نے بے ساختہ طور پر کہا کہ یہاں آنے کی تحریک مجھے مولوی ثناء اللہ صاحب نے کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پر ہنس پڑے اور فرمایا کہ وہ کس طرح؟ تو انہوں نے کہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی کتابیں نواب صاحب کے دربار میں آئی تھیں۔ اور نواب صاحب بھی پڑھتے تھے اور مجھے بھی پڑھنے کیلئے کہا گیا تو میں نے کہا جو جو حوالے یہ لکھتے ہیں میں مرزا صاحب کی کتابیں بھی نکال کر دیکھ لوں کہ وہ حوالے کیا ہیں۔ خیال تو مَیں نے یہ کیا کہ میں اس طرح احمدیت کے خلاف اچھا مواد جمع کر لوں گا لیکن جب مَیں نے حوالے نکال کر پڑھنے شروع کیے تو اُن کا مضمون ہی اَور تھا۔ اس سے مجھے اَور دلچسپی پیدا ہوئی اور میں نے کہا کہ چند اَور صفحے بھی اگلے پچھلے پڑھ لوں۔ جب میں نے وہ پڑھے تو مجھے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت اور آپؐ کی شان اور آپؐ کی عظمت جو مرزا صاحب بیان کرتے ہیں وہ تو ان لوگوں کے دلوں میں ہے ہی نہیں۔ پھر کہنے لگے مجھے فارسی کا شوق تھا۔ اتفاقاً مجھے درثمین فارسی مل گئی اور وہ میں نے پڑھی اور وہ جب پڑھنی شروع کی تو اِس کے بعد میرا دل بالکل صاف ہو گیا اور میں نے کہا کہ جا کر بیعت کر لوں۔

سوال جب محمد حسین بٹالوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اقدام قتل کے جھوٹے مقدمہ کی گواہی دینے آیا تو کس طرح اللہ نے اسے ذلیل کیا؟

جواب جب مولوی محمد حسین بٹالوی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف عدالت میں گواہی دینے آیا اور اس امید پر آیا کہ مرزا صاحب کو ہتھکڑی اگر نہ لگی ہو گی تو عدالت میں نعوذ باللہ ذلیل حالت میں کھڑے ہوں گے مگر اس نے جب دیکھا کہ آپؑ کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں تو برداشت نہ کرتے ہوئے اس نے کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر سے سوال کیا کہ مجھے بھی کرسی دی جائے۔ کپتان ڈگلس نے جب یہ بات سنی تو اسے سخت غصہ آیا اور اس نے غضبناک ہو کر کہا کہ تجھے کرسی نہیں ملے گی۔ مولوی محمد حسین نے کہا میرے باپ کو لارڈ صاحب کے دربار میں کرسی ملا کرتی تھی مجھے بھی کرسی دی جائے۔ میں اہل حدیث کا ایڈووکیٹ ہوں اور میرا حق ہے کہ مجھے کرسی ملے۔ تب کپتان ڈگلس نے کہا کہ بک بک مت کر اور پیچھے ہٹ اور سیدھا کھڑا ہو جا۔ اب بجائے اسکے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تذلیل دیکھتا خدا تعالیٰ نے اسے ذلیل کر دیا۔ پھر یہ تو عدالت کے کمرے کے اندر کا واقعہ ہے۔ جب مولوی صاحب باہر نکلے تو لوگوں کو یہ دکھانے کیلئے کہ گویا اندر بھی انہیں کرسی ملی ہے برآمدے میں ایک کرسی پڑی تھی اس پر بیٹھ گئے۔ چپڑاسی نے جب دیکھا کہ مولوی صاحب کو اندر تو کرسی نہیں ملی اور اب برآمدے میں کرسی پر آ بیٹھے ہیں تو اسے خیال آیا کہ اگر صاحب بہادر نے دیکھ لیا تو مجھ پر ناراض ہو گا۔ وہ دوڑا دوڑا آیا اور کہنے لگا آپ کو یہاں پر بیٹھنے کا حق نہیں۔ اٹھ جایئے۔ اس طرح باہر کے لوگوں نے بھی دیکھ لیا کہ مولوی صاحب کی عدالت میں کتنی عزت ہوئی ہے۔ مولوی صاحب اس پر غصہ میں جل بھن کر آگے بڑھے تو کسی شخص نے زمین پر چادر بچھائی ہوئی تھی اس پر بیٹھ گئے مگر اتفاق کی بات ہے کہ چادر والا بھی جھٹ آ پہنچا اور کہنے لگا کہ میری چادر چھوڑ دو۔ یہ تمہارے بیٹھنے سے پلید ہوتی ہے کیونکہ تم ایک مسلمان کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے عدالت میں گواہی دینے آئے ہو۔ تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب نصرت آتی ہے تو کوئی شخص اسے روک نہیں سکتا۔

......☆......☆......

عبادالرحمٰن میں سے سب سے بڑے عبدرحمٰن نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے جن کی قوت قدسی نے عبادالرحمن پیدا کئے، تکبر سے رہنے والوں کو عجز کے راستے دکھائے، ان کے ذہنوں سے غلام اور آقا اور امیر اور غریب کی تخصیص ختم کر دی

خدا تعالیٰ کی رضا میں فانی لوگ نہیں چاہتے کہ ان کو کوئی درجہ اور امامت دی جاوے
وہ ان درجات کی نسبت گوشہ نشینی اور تنہا عبادت کے مزے لینے کو زیادہ پسند کرتے ہیں یہ لوگ محبت ذاتی میں غرق ہوتے ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11/مارچ 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الفرقان آیت نمبر 64 وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا کی تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں سلام۔

سوال ان عبادالرحمٰن میں سب سے بڑے عبدالرحمٰن کون ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان عبادالرحمن میں سے سب سے بڑے عبدرحمن وہ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے جن کی قوت قدسی نے عبادالرحمن پیدا کئے۔ تکبر سے رہنے والوں کو عجز کے راستے دکھائے۔ ان کے ذہنوں سے غلام اور آقا اور امیر اور غریب کی تخصیص ختم کر دی۔

سوال قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کے بارے میں کیا ذکر ملتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کے بارے میں

فرماتا ہے: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی ہم قسم کھاتے ہیں کہ تو اپنی تعلیم اور عمل میں نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کی تفسیر میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہوسکتا ہے۔ پھر دیکھو کہ اقتداری معجزات کے ملنے پر بھی حضور ﷺ کے شامل حال ہمیشہ عبودیت ہی رہی اور بار بار اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ کلمہ توحید میں اپنی عبودیت کا اقرار ایک جزو لازم قرار دیا۔ جس کے بدوں مسلمان، مسلمان ہی نہیں ہوسکتا۔

سوال حضرت عائشہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن خلق کے بارے میں کیا فرماتی ہیں؟

جواب حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر حسن خلق کا مالک نہیں تھا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ صحابہ میں سے یا اہل بیت میں سے کسی نے آپؐ کو بلایا ہو اور آپ نے اس کو 'لبیک' یا 'حاضر ہوں' کہہ کر جواب نہ دیا ہو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اسی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کہ تو خلق عظیم پر فائز کیا گیا ہے۔

سوال جنگ بدر میں صحابہ نے کس طرح سفر طے کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سفر میں اپنی عاجزی کا کیا نمونہ دکھایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب آنحضور ﷺ جنگ کیلئے تشریف لے گئے تو صرف ستّر سواریاں تھیں اور تمام صحابہ ان پر سوار نہ ہوسکتے تھے چنانچہ تین تین اور چار چار صحابہ باری باری ایک ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی کوئی الگ اونٹ نہ تھا۔ آپؐ اور حضرت علیؓ اور مرثد بن ابی مرثد، ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے اور باوجود اصرار کے بھی آپؐ نہیں مانتے تھے کہ نہیں اسی طرح باری کے حساب سے ہم بیٹھیں گے۔

سوال حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی طرف رخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے، نظر ہمیشہ نیچی رہتی یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین کی طرف آپؐ کی نظر زیادہ پڑتی ہے۔ آپؐ اکثر نیم وا آنکھوں سے دیکھتے، اپنے صحابہؓ کے پیچھے پیچھے چلتے اور جب کبھی خاص جگہوں پہ جانا ہوتا تو ان کا خیال رکھتے، ہر ملنے والے کو سلام میں پہل کرتے۔

سوال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کے گھریلو کام کاج کے بارے میں کیا فرماتی ہیں؟

جواب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنے کپڑے خود دھو لیتے تھے، گھر میں جھاڑو بھی دیا کرتے تھے، خود اونٹ کو باندھتے تھے، اپنے پانی لانے والے جانور اونٹ وغیرہ کو خود چارہ ڈالتے تھے، بکری خود دوہتے تھے، اپنے ذاتی کام بھی خود کر لیتے تھے۔ خادم سے کوئی کام لیتے تو اس میں اس کا ہاتھ بھی بٹاتے تھے۔ حتیٰ کہ اسکے ساتھ مل کر آٹا بھی گوندھ لیتے۔ بازار سے اپنا سامان خود اٹھا کر لاتے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکساری اور تواضع کا کیا عالم تھا؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو حقیقتاً سب سے بڑے اور مستحق بزرگی تھے ان کے انکسار اور تواضع کا ایک نمونہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ لکھا ہے کہ ایک اندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن آپؐ کے پاس عمائد مکہ اور رؤسا شہر جمع تھے اور آپؐ ان سے گفتگو میں مشغول تھے۔ باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے کچھ دیر ہو جانے سے وہ نابینا اٹھ کر چلا گیا یہ ایک معمولی بات تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے متعلق سورۃ نازل فرما دی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں گئے اور اسے ساتھ لا کر اپنی چادر مبارک بچھا کر بٹھایا۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں عظمت الٰہی ہوتی ہے ان کو لازماً خاکسار اور متواضع بننا ہی پڑتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں و لرزاں رہتے ہیں۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو اللہ تعالیٰ کی بخشش کے متعلق کیا نصیحت کی؟

جواب رسول کریم ﷺ نے ایک موقع پر اپنے عزیزوں کو اور اپنی بیٹی فاطمہؓ کو کہا کہ تم لوگ یہ نہ سمجھنا کہ میرے ساتھ تعلق، میرے ساتھ پیار یا محبت یا میرا تم سے پیار یا محبت تمہیں بخش دے گا، بلکہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ کبھی نہ سمجھنا کہ خدا تعالیٰ تم سے اس لئے درگزر فرمائے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔ میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ پس اس کا فضل اور رحم ہر وقت مانگنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ مجھے بھی اس کے رحم کی چادر نے ہی لپیٹنا ہے۔

سوال حجۃ الوداع کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی دعا کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی تو مخفی نہیں ہے مَیں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہی تو ہوں۔ تیری مدد اور پناہ کا طالب ہوں، سہما اور ڈرایا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہو کر تیرے پاس چلا آیا ہوں۔ مَیں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ ہاں تیرے حضور میں ایک ذلیل گناہگار کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینے کی طرح ٹھوکروں سے خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور میرے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول کرتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے۔

سوال خدا کی رضا میں فانی لوگوں کی کیا حالت ہوتی ہے؟

جواب خدا تعالیٰ کی رضا میں فانی لوگ نہیں چاہتے کہ ان کو کوئی درجہ اور امامت دی جاوے۔ وہ ان درجات کی نسبت گوشہ نشینی اور تنہا عبادت کے مزے لینے کو زیادہ پسند کرتے ہیں یہ لوگ محبت ذاتی میں غرق ہوتے ہیں۔ ان کو دنیا کی مدح و ثنا کی پرواہ نہیں ہوتی۔ تو یہ مقام ایسا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ آسمان اور عرش سے ان کی تعریف اور مدح کرتا ہے۔

......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

آدمی رہتے تھے اور نشیب کے حصّہ میں واقع ہونے کے سبب سے صحت افزا جگہ پر بھی نہیں کہلا سکتا، نہ صرف یہ کہ اس میں کوئی موت نہیں ہوئی بلکہ کوئی چوہا بھی اس میں مبتلا نہیں ہوا، حالانکہ طاعون جب کسی گاؤں میں پڑے تو چوہے فوراً مرنے شروع ہو جاتے ہیں یہ ایک عجیب نشان ہے اور صاحبِ دانش کے لیے موجبِ تسلی۔ اگر ملائکہ آپ کی تائید نہیں کر رہے تھے تو پھر کیا چیز تھی جو امور طبعیہ کو جو حاکموں اور بادشاہوں کے قبضہ میں بھی نہیں ہوتے، آپ کی تائید اور غلامی میں لگائے ہوئے تھی۔ بڑے بڑے ڈاکٹر جو رات دن طبّی احتیاطوں سے کام لے رہے تھے طاعون کا شکار ہوتے تھے۔ شہروں سے باہر صاف محلّات میں رہنے والے اس کی گرفت سے بچ نہیں سکتے تھے۔ ٹیکا کرانے والے بھی محفوظ نہ تھے، مگر آپؑ کے گھر کے لوگ بلا کسی ظاہری سبب کے بِلا علاج کے، بِلا حفظان صحت کے سامانوں کی موجودگی کے، بِلا آبادی سے باہر جانے کے، اس وباء کے حملے سے محفوظ رہتے، بلکہ جانور تک اس کے اثر کو قبول نہ کرتے، حالانکہ گھر کے ساکنین بہت بڑی تعداد میں تھے، بلکہ طاعون کے دنوں میں اور بہت سے لوگ بھی درخواست کر کے گھر کے اندر آ جاتے تھے۔

اگر قادیان میں طاعون نہ آتا، یا اگر قادیان میں طاعون آتا مگر آپؑ کے گھر کے ارد گرد نہ آتا تو کہا جاسکتا تھا کہ اتفاق تھا مگر قبل از وقت یہ بات شائع کر دینے کے بعد کہ ملائکۃ اللہ آپ کی تائید میں ہیں اور طاعون کو اپنی غلامی کا طوق پہنائے ہوئے ہیں، طاعون کا قادیان میں آنا، پھر آپؑ کے گھر کے ارد گرد آنا، مگر آپ کے گھر میں سے کسی آدمی یا جانور کا بھی اس سے متاثر نہ ہونا ایک زبردست ثبوت ہے اس بات کا کہ ملائکہ کو آپ کی فرمانبرداری کا حکم دیا گیا تھا اور وہ آپ کی حفاظت پر مامور تھے۔ اس وجہ سے وہ اسباب طبعیہ بھی جو اُن کے زیر انتظام تھے آپؑ کی نصرت میں لگے ہوئے تھے۔

امور طبعیہ کا اس طرح آپ کی تائید کرنا بہت سے واقعات سے ثابت ہوتا ہے، مگر مَیں سمجھتا ہوں کہ اس کی مذکورہ بالا چند مثالیں کافی ہونگی اور ان سے اس قسم کے معجزات کی حقیقت آپ پر روشن ہو جائے گی اور آپ معلوم کر سکیں گے کہ اس قسم کی تائید جن کو حاصل ہو وہ مفتری اور کاذب ہرگز نہیں ہو سکتے۔

(دعوۃُ الامیر، انوار العلوم، جلد 7 صفحہ 498)

اور جماعت کے لوگ اَوروں کے مقابلہ میں کس طرح محفوظ اور امن میں رہے اس تعلق میں سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اسی طرح یہ بھی اعلان کیا کہ بستیوں میں سے قادیان نسبتاً محفوظ رہے گا اور یہاں اس قسم کی سخت طاعون نہیں پڑے گی جیسے کہ دوسری جگہوں پر پڑے گی اور گھروں میں سے آپؑ کا گھر کلّی طور پر محفوظ رہیگا، اس میں طاعون کا کوئی حادثہ نہیں ہوگا۔ ان اعلانوں کے بعد طاعون ہندوستان میں اس شدت کے ساتھ پھیلی کہ الامان! ہر سال کئی کئی لاکھ آدمی طاعون سے مر جاتا تھا مگر باوجود اس کے کہ آپؑ نے اپنی جماعت کو طاعون کا ٹیکہ کرانے سے منع کر دیا تھا جو طاعون کا ایک ہی علاج سمجھا جاتا تھا، دوسرے لوگ طاعون سے مرتے تھے مگر آپؑ کی جماعت کے لوگ نسبتاً طاعون سے محفوظ رہتے تھے اور متواتر اور کئی سال تک اسی طرح ہوتا ہوا دیکھ کر لوگوں نے سوچا کہ آخر کوئی بات ہے کہ اس طرح طاعون کے کیڑے احمدیوں کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کو پکڑتے ہیں اور ہزارہا لوگ اس کو دیکھ کر ایمان لائے۔ بلکہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے اکثر احمدی وہی ہیں جو اس نشان کو دیکھ کر ایمان لائے تھے۔ یہ بات اُن کے لئے حیرت انگیز تھی کہ طاعون کے کیڑوں کو کون بتاتا ہے کہ فلاں شخص مرزا صاحب کا ماننے والا ہے اور فلاں مُنکر۔

بڑے بڑے دشمن جیسا کہ پہلی بیان کردہ بعض مثالوں سے ظاہر ہے طاعون سے ہی ہلاک ہوئے لیکن آپؑ کی جماعت بہت حد تک محفوظ رہی۔ صرف کبھی کبھی اور کسی جگہ کوئی واقعہ ایسا ہو جاتا تھا کہ اُن میں سے بھی کوئی اس مرض میں مبتلا ہو جائے، متواتر کئی سال تک سارے ملک میں طاعون کی وبا کا پھوٹنا اور ماننے والوں کا نسبتاً محفوظ رہنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپؑ کی مذکورہ بالا رؤیا☆ اور آپؑ کے الہام "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔" کے ماتحت ملائکہ اس مرض کے جرمز کو آپؑ کی تائید لیکن آپؑ کے دشمنوں کی ہلاکت میں لگا رہے تھے اور اس طرح فرمانبرداری کا وہ حق پورا کر رہے تھے جو ہر مرسل کے متعلق اُن کے ذمہ لگایا گیا ہے۔

قادیان میں بھی ایسا ہی ہوا کہ دوسرے شہروں کی نسبت یہاں بہت ہی کم طاعون ہوئی اور تین سال تک ہو کر ہٹ گئی۔ حالانکہ دوسرے شہروں میں دس دس سال بلکہ بعض جگہ اس سے بھی زیادہ رہی۔ (ایضاً صفحہ 498)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ قادیان کے طاعون سے محفوظ رہنے کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پُرشوکت ارشادات اور عظیم الشان چیلنج کا ذکر کریں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

☆ رؤیا کے متعلق سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو طاعون ہاتھی کی صورت میں دکھائی جو تمام دُنیا میں تباہی ڈال رہی ہے مگر سب طرف خون ریزی کر کے آپؑ کے آگے آ کر مؤدب بیٹھ جاتی ہے۔ اس خواب کے معنے یہ تھے کہ طاعون کے ملائکہ کو آپؑ کی تائید کا حکم دیا گیا ہے۔"

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10678: مَیں ولید احمد بٹ ولد مکرم سعید احمد بٹ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 17/جون 2005 پیدائشی احمدی ساکن آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/مئی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/700 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:مظفر احمد شاہد العبد:ولید احمد بٹ گواہ:راجہ جمیل احمد

مسل نمبر 10679: مَیں محمد عثمان بٹ ولد مکرم عبد المجید بٹ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ بیعت 15/مئی 1992 پیدائشی احمدی ساکن مسرور آباد(آسنور) صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/مئی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/700 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:ولید احمد بٹ العبد:محمد عثمان بٹ گواہ:راجہ جمیل احمد

مسل نمبر 10680: مَیں امینہ بیگم بنت مکرم عبد الحفیظ صاحب مرحوم زوجہ مکرم مظہر الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 71 سال پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 86 گھٹیہ (عظمت علی بگیہ) اٹاوہ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/جون 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: چوڑی 1 تولہ، ہار 1.5 تولہ، دو انگوٹھیاں 3 گرام، جھمکی 5 گرام (کل 33 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 100 گرام، ایک رہائشی مکان بمقام گھٹیہ (اٹاوہ) حق مہر مبلغ -/5000 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/32000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:گلزار خان الامۃ:امینہ بیگم گواہ:محمد بشارت خان

مسل نمبر 10681: مَیں شکیل احمد سی.جی ولد مکرم سی.این شاہجہان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ بیعت 14/اپریل 1993 پیدائشی احمدی ساکن بیت العافیت (کالڈن آئی لینڈ) لکش دِویپ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/جولائی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/35000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:سی.جی.ساحل احمد العبد:شکیل احمد سی.جی گواہ:سی.این.شاہجہان

مسل نمبر 10682: مَیں امیر النساء بنت مکرم عبد الرشید صاحب مرحوم زوجہ مکرم منظور احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1959 تاریخ بیعت 1985، ساکن ادنوال ڈاکخانہ ادنوال ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/جولائی 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی کان کی بالیاں ایک جوڑی نصف تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/551 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ:یاسر ریحان الامۃ:امیر النساء گواہ:عبد الواحد صدیقی

مسل نمبر 10683: مَیں منظور احمد ولد مکرم فیروز احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشتکاری تاریخ پیدائش 2 جنوری 1965 تاریخ بیعت 1985، ساکن ادنوال ڈاکخانہ ادنوال ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/جولائی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از کاشتکاری ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:یاسر ریحان العبد:منظور احمد گواہ:عبد الواحد صدیقی

مسل نمبر 10684: مَیں شاہینہ بنت مکرم بیرن صاحب زوجہ مکرم شمس الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم مسجد عمر (سینٹ بنڈکٹ روڈ) ضلع ارناکولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/جون 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 24 گرام 22 کیریٹ (بصورت حق مہر) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ہاشم اشرف الامۃ:شاہینہ.پی.بی گواہ:ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10685: مَیں مرتاض احمد ولد مکرم ابراہیم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ بیعت 16/مارچ 2001، ساکن دار السلام ہاؤس (کاراکنو) صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/جون 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:صدیق.ٹی.کے العبد:مرتاض احمد.پی گواہ:کے.پی محمد اشرف

مسل نمبر 10686: مَیں سمسا بانو بنت مکرم حمید محمد صاحب زوجہ مکرم تسابل حق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 12/ستمبر 1966 پیدائشی احمدی، ساکن دار البرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/جون 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک مکان ایک کمرہ اور کچن پر مشتمل بمقام خوردہ، حق مہر مبلغ /8500 روپئے، زیور طلائی: 2 چین 3 تولہ، ایک جوڑی کان کے پھول 2.5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک جوڑی پازیب 4 تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:تسابل حق خان الامۃ:سمسا بانو گواہ:امتیاز الحق

مسل نمبر 10687: مَیں تسابل حق خان ولد مکرم اجابل حق خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پنشنر تاریخ پیدائش 14/مئی 1962 پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دار البرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/جون 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔دو بیڈروم اور کچن پر مشتمل ایک رہائشی مکان، پلاٹ 1000 sqft پر مشتمل بمقام خوردہ۔میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/20,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:امتیاز الحق العبد:تسابل حق خان گواہ:امیر الدین خان

مسل نمبر 10688: مَیں رانیہ مریم بنت مکرم شفیق احمد صاحب زوجہ مکرم اعجاز احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 28/جنوری 1994 پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سعودی عرب، مستقل پتا: Kizhake Thazhath ڈاکخانہ Thammanam ضلع کوچن صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/جون 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 1 لاکھ روپئے وصول شد، زیور طلائی 80 گرام 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 سعودی ریال ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ماجد منور الامۃ:رانیہ مریم گواہ:اعجاز احمد.کے.این

مسل نمبر 10689: مَیں عظمیٰ فاطمہ بنت مکرم محمد نصر اللہ نوجوان صاحب زوجہ مکرم منیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 11/اگست 1990 پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سعودی عرب، مستقل پتا: 24/150 آشرایا (آزاد نگر) مڈیکیری ضلع کوڈاگو صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/جون 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 130 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/60,000 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 سعودی ریال ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:نظام احمد الامۃ:عظمیٰ فاطمہ گواہ:منیر احمد

مسل نمبر 10690: مَیں ریحانہ اختر بنت مکرم ثناء اللہ ملک صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 24/فروری 1996 پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ آسنور تحصیل ڈی.ایچ.پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/جون 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:فیروز احمد خان الامۃ:ریحانہ اختر گواہ:عرفان احمد ملک

مسل نمبر 10691: مَیں روزیہ کوثر بنت مکرم منظور حسین صاحب زوجہ مکرم محمد نصیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5/اگست 1995 پیدائشی احمدی ساکن گورسائی تحصیل مینڈر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/جون 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔مبلغ 1 لاکھ روپئے کی مالیت کے زیور طلائی، حق مہر 50 ہزار روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:طاہر احمد الامۃ:روزیہ کوثر گواہ:نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 10692: مَیں کلثوم اختر بنت مکرم محمد یونس صاحب زوجہ مکرم شاکر حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 4/مئی 2002 پیدائشی احمدی، ساکن شیندرہ تحصیل سُرنکوٹ ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/جون 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 30 ہزار روپئے، زیور طلائی: 1/انگوٹھی، 2 عدد بالی (کل وزن نصف تولہ 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:محمد حنیف الامۃ:کلثوم اختر گواہ:نبیل احمد بھٹی

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 25 - August - 2022 Issue. 34

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کے ضمن میں
آپؓ کے دورِ خلافت میں اہل روم کے خلاف لڑی جانے والی جنگوں کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12/اگست 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کے ذکر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کا ذکر چل رہا تھا۔ آپ کے عہد خلافت میں شام کی طرف جو پیش قدمی ہوئی اس بارے میں آج ذکر ہوگا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق باغی مرتدین کی سرکوبی سے فارغ ہو گئے اور عرب مستحکم ہو گیا تو آپ نے اہل روم سے جنگ کرنے کے متعلق سوچا۔ یہ لوگ جارح قوم تھے مسلمانوں کو تنگ کرتے رہتے تھے۔ ملک شام کی حکومت کو جو آجکل شام ہے سلطنت روم کہا جاتا تھا۔ وہاں کے بادشاہ کو قیصر روم کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ آپ ابھی اہل روم سے جنگ کے متعلق غور وفکر میں لگے ہوئے تھے کہ اسی دوران حضرت شرحبیل بن حسنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! کیا آپ شام پر لشکر کشی کے بارے میں سوچ رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ ہاں ارادہ تو ہے لیکن ابھی کسی کو مطلع نہیں کیا۔ تم نے کس وجہ سے یہ سوال کیا ہے؟ اس پر حضرت شرحبیل نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی وہ خواب سنائی جس میں آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو ایک نرم اور زرخیز زمین پر حملہ کرتے دیکھا جس میں فصلیں، چشمے، بستیاں اور قلعے موجود تھے۔

حضرت ابوبکرؓ نے شرحبیل کی پوری خواب سنی اور پھر فرمایا تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں تم نے اچھا خواب دیکھا ہے اور اچھا ہی ہوگا انشاء اللہ۔ پھر حضرت ابوبکر نے خواب کی تعبیر حضرت شرحبیل کو بتلائی۔ اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کی بھی خبر تھی کیونکہ حضرت شرحبیل نے خواب میں یہ بھی دیکھا تھا کہ ایک شخص حضرت ابوبکر کو نیک اعمال اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیتا ہے اور اس نے حضرت ابوبکر کے سامنے سورۃ نصر کی تلاوت بھی کی۔ حضرت ابوبکر نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ دراصل اس نے مجھے میری موت کی خبر دی ہے کیونکہ یہی سورۃ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپ کو علم ہو گیا تھا کہ اس سورۃ میں آپ کی وفات کی خبر دی جا رہی ہے۔

بہرحال جب حضرت ابوبکر نے شام کی فتح کے لئے لشکر تیار کرنے کا ارادہ کیا تو آپؓ نے مشورے کے لئے حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور اہل بدر میں سے کبار مہاجرین وانصار نیز دیگر صحابہ کو طلب کیا۔ جب یہ اصحاب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے شام پر لشکر کشی کے ارادہ کا اظہار کرتے ہوئے صحابہؓ سے مشورہ مانگا۔ تمام صحابہ نے آپ کی رائے کی تائید کی اور عرض کیا ہم آپ کی بات بھی سنیں گے اور اطاعت بھی کریں گے۔ ہم آپ کی حکم عدولی نہیں کریں گے اور آپ کی تحریک پر لبیک کہیں گے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام میں لشکر کشی کے سلسلہ میں خالد بن سعید کو تیمہ روانہ کیا۔ حضرت خالد بن سعید تیمہ پہنچ کر وہیں مقیم ہو گئے اور اطراف کی بہت سی جماعتیں ان سے آ ملیں۔ رومیوں کو مسلمانوں کے اس عظیم لشکر کی خبر ہوئی تو انہوں نے اپنے زیر اثر عربوں سے شام کی جنگ کے لئے فوجیں طلب کیں۔ حضرت خالد بن سعید رومیوں کی طرف بڑھے مگر جب آپ ان کے قریب پہنچے تو وہ ادھر ادھر منتشر ہو گئے اور انہوں نے اپنی جگہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت خالد بن سعید اس جگہ پر قابض ہو گئے۔ حضرت خالد بن سعید نے حضرت ابوبکر کو اس کی اطلاع دی۔ حضرت ابوبکر نے لکھا کہ تم آگے بڑھو مگر اتنا آگے نہ نکل جانا کہ پیچھے سے دشمن کو حملہ کرنے کا موقع مل جائے۔

حضرت خالد بن سعید کے مزید کمک کے مطالبہ پر حضرت ابوبکر نے حضرت ولید بن عقبہ کو حضرت خالد بن سعید کی طرف شام پہنچنے کا ارشاد فرمایا۔ وہ جب خالد بن سعید کے پاس پہنچے تو انہوں نے خالد کو بتایا کہ اہل مدینہ اپنے بھائیوں کی مدد کیلئے بیتاب ہیں اور حضرت ابوبکر فوجیں بھیجنے کا بندوبست کر رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت خالد بن سعید کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور انہوں نے اس خیال سے کہ رومیوں پر فتحیابی کا فخر انہی کے حصہ میں آئے حضرت ولید بن عقبہ کو ساتھ لے کر رومیوں کی عظیم الشان فوج پر حملہ کرنا چاہا جس کی قیادت ان کا سپہ سالار باہان کر رہا تھا۔ حضرت خالد بن سعید نے رومی لشکر پر حملہ کرتے وقت حضرت ابوبکر کی اس ہدایت کو نظر انداز کر دیا کہ تم اتنا آگے نہ نکل جانا کہ پیچھے سے دشمن کو حملہ کرنے کا موقع مل جائے اور بہرحال وہ اپنی پشت کے دفاع سے غافل ہو گئے اور دیگر امراء کے پہنچنے سے پہلے ہی رومیوں سے جنگ شروع کر دی۔ باہان اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان کے سامنے سے ہٹ کر دمشق کی طرف نکل گیا۔ باہان کا پیچھے ہٹنا اصل میں ایک چال تھی وہ مسلمانوں کو گھیرے میں لے کر پیچھے سے ان پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ اس خطرے سے حضرت ابوبکر نے انہیں خبردار کیا تھا۔ حضرت خالد بن سعید دشمن کی فوج میں آگے گھستے گئے۔ اس وقت ان کے ہمراہ حضرت ولید بن عقبہ کے علاوہ حضرت ذوالقلاع اور حضرت عکرمہ بھی تھے۔ وہاں حضرت خالد بن سعید کو باہان کی فوجی چوکیوں نے ایک ساتھ مل کر محصور کر لیا اور ان کے راستے روک لئے۔ حضرت خالد کو اس کی خبر تک نہ ہوئی۔ خالد شکست کھاتے ہوئے ذوالمروہ تک پہنچ گئے مگر حضرت عکرمہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے بلکہ مسلمانوں کی مدد کرتے رہے۔ حضرت خالد بن سعید کی اس ناکامی کے باوجود حضرت ابوبکر صدیق کے عزم وحوصلہ میں ہرگز فرق نہ آیا۔ جب انہیں یہ خبر پہنچی کہ حضرت عکرمہ اور حضرت ذوالقلاع اسلامی لشکروں کو رومیوں کے چنگل سے بچا کر واپس شام کی سرحدوں پر لے آئے ہیں اور وہاں مدد کے منتظر ہیں تو حضرت ابوبکر صدیق نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر کمک بھیجنے کا انتظام شروع کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اس سلسلہ میں چار بڑے لشکر تیار کئے جنہیں شام کے مختلف علاقوں کی جانب روانہ کیا۔ ان کی تفصیل اس طرح ملتی ہے۔

پہلا لشکر یزید بن ابوسفیان کا تھا۔ یہ حضرت معاویہ کے بھائی تھے اور ابوسفیان کے خاندان میں بہترین آدمی تھے۔ بطور کمک بھیجے جانے والے چار لشکروں میں سے یہ پہلا لشکر تھا جو شام کی طرف آگے بڑھا۔ حضرت ابوبکر نے اس لشکر کا امیر حضرت یزید بن ابوسفیان کو بنایا۔ ان کے ذمہ دمشق پہنچ کر اس کو فتح کرنا اور دیگر تین لشکروں کی بوقت ضرورت مدد کرنا تھا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت یزید کا ہاتھ پکڑا اور انہیں الوداع کرتے ہوئے فرمایا۔ تم پہلے شخص ہو جسے میں نے مسلمانوں کے معززین پر امیر مقرر کیا ہے جو نہ تو کم حیثیت کے لوگ ہیں نہ کمزور نہ گھٹیا نہ مذہبی تشدد رکھنے والے ہیں۔ پس تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان کے ساتھ نرم رویہ اختیار کرنا اور اپنا بازو ان پر جھکائے رکھنا اور ان سے اہم معاملات میں مشورہ کرنا۔ اللہ تمہارے لئے تمہارے ساتھیوں کو حسن سلوک کرنے والا بنائے اور ہماری خلافت کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مدد فرمائے۔

پھر حضرت یزید اپنے لشکر کو لے کر شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکر ہر صبح شام نماز فجر اور عصر کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ تو نے ہمیں پیدا کیا۔ ہم کچھ بھی نہ تھے۔ پھر تو نے اپنی جناب سے رحمت اور فضل نازل کرتے ہوئے ہماری طرف ایک رسول بھیجا۔ پھر تو نے ہمیں ہدایت دی جبکہ ہم گمراہ تھے اور تو نے ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی جبکہ ہم کافر تھے۔ ہم تعداد میں تھوڑے تھے اور تو نے ہمیں زیادہ کیا ہم پراگندہ تھے تو نے ہمیں اکٹھا کر دیا۔ ہم کمزور تھے تو نے ہمیں طاقت بخشی۔ اے اللہ اپنے مشرک دشمنوں کے مقابلے میں اپنے مسلمان بندوں کی مدد فرما۔ اے اللہ انہیں آسان فتح نصیب فرما اور انکی بھرپور مدد کر۔

دوسرا لشکر شرحبیل بن حسنہ کا تھا ان کو الوداع کرتے ہوئے حضرت ابوبکر نے فرمایا میں تمہیں یزید بن ابوسفیان کی مانند وصیت کرتا ہوں اور ان باتوں کی بھی وصیت کرتا ہوں جن کا ذکر یزید کو کرنا بھول گیا تھا۔ میں تمہیں نماز وقت پر ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور جنگ کے روز ثابت قدم رہنے کی یہاں تک کہ تم فتح حاصل کر لو یا شہید ہو جاؤ اور مریضوں کی عیادت کرنے اور جنازوں میں شامل ہونے اور ہر حال میں بکثرت اللہ کا ذکر کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

تیسرا لشکر ابوعبیدہ بن جراح کا تھا۔ حضرت ابوبکر نے ان کو حمص کی جانب روانہ فرمایا ہے۔ حمص بھی شام کا ایک بڑا شہر تھا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت ابوعبیدہ کے ساتھ قیس بن حبیرہ کو بھی روانہ فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر نے ان کے متعلق ابوعبیدہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہارے ساتھ عرب کے شہسواروں میں سے ایک عظیم شرف ومنزلت کا شخص ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ جہاد کے معاملے میں اس سے بڑھ کر کوئی نیک نیت ہو۔ اس کی رائے اور مشورے سے اور جنگی قوت سے مسلمان بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ اس کو اپنے سے قریب رکھنا اور اس کے ساتھ لطف وکرم کا برتاؤ کرنا اور اسے یہ محسوس کرانا کہ تم اس سے بے نیاز نہیں ہو۔ پھر حضرت ابوبکر نے قیس بن حبیرہ کو بلایا اور فرمایا تمہیں ابوعبیدہ امین امت کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ ان پر اگر ظلم کیا جائے تو وہ اس کے بدلے میں ظلم نہیں کرتے اور اگر ان کے ساتھ بدسلوکی کی جائے تو معاف کر دیتے ہیں۔ تم ان کی حکم عدولی نہ کرنا اور یہ تمہیں خیر ہی کا حکم دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا باقی ذکر آئندہ ہوگا۔ فرمایا: اس وقت میں ایک شہید کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک ہمارے شہید نصیر احمد صاحب ہیں جو عبدالغنی صاحب کے بیٹے تھے۔ ربوہ میں دارالرحمت شرقی میں رہتے تھے۔ بارہ اگست کو ایک معاند احمدیت نے خنجروں کے وار کر کے ان کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور انور نے شہید مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: زیادہ وقت محلہ کی سطح پر جماعتی خدمات میں گزارتے تھے۔ اس وقت بھی مجلس انصار اللہ میں بطور منتظم انصار اور محصل شعبہ مال خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ محلے میں ہر کسی کی مدد کرتے بالخصوص یتامی اور غریبوں کی مدد کے لئے ہر دم تیار رہتے۔ مسجد کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھتے۔ نہایت دیانتدار محنتی ملنسار اور دلیر انسان تھے۔ جس وقت بھی ڈیوٹی اور پہرے کے لئے بلایا جاتا تو حاضر ہو جاتے۔ خلافت سے ان کا والہانہ عشق تھا۔ نماز فجر کے بعد ایک گھنٹہ باقاعدگی سے تلاوت کرتے روزانہ دعا کے لئے بہشتی مقبرہ جاتے۔ مرحوم کی بیٹی مبارکہ صاحبہ کہتی ہیں کہ شہادت سے چند دن قبل انہوں نے خواب میں دیکھا کہ لوگوں کا ہجوم ہے اور صدمہ کا ماحول ہے جس پر صدقہ بھی دیا گیا۔ شہید مرحوم گذشتہ کچھ عرصہ سے خود بھی بار بار اظہار کرتے تھے کہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میرا وقت کم رہ گیا ہے۔ مرحوم کی بہت ساری خوبیاں بیان کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کا بھی حامی وناصر ہو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی ان کی اولاد کو بھی توفیق دے۔ حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد شہید مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad